Tvaarekh Jend
By Duni Chand 1920 G.K.V.

1260

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम तवारीख जुनैद

लेखक मुतवै फैज़ आम अलीबाद

प्रकाशन वर्ष 1920

आगत संख्या 1260

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1260

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بفضل سری ست گورو رمایل تاریخ منظوم بشیال

ریاست لفٹنٹ کرنل ہز ہائنس فرزند دلبند راسخ الاعتقاد

دولت انگلشیہ راجہ راجگان مہاراجہ سرران بیر سنگھ

صاحب راجندر بہادر جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے۔ سی

ایس۔ آئی۔ والی جیند۔

1260
2234
AEE.
2831

الموسوم بہ

تواریخ جیند

مصنفہ

منشی دولی چند قانون گوے جیند بسفارش ڈاکٹر

لیکھراج سنگھ صاحب صدر ہسپتال شہر علیگڈھ

سنہ ۱۹۲۰ء

در مطبع فیض عام علی گڑھ طبع گردید

1260,U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ओ३म्

पुस्तक संख्या.....

पञ्जिका संख्या.....

पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई सज्जन पन्द्रह दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

For Gurukul Kangri Haridwar

Presented by Shri Shant Sarup Authoris from Shimla

فہرست مضامین تاریخ جیند

صفحہ	مضمون
۲	گنا باد پرماتما
	وجہ تالیف
۳	بیان حسب حال خود
	کشور ہند
۶	ریاست جیند
۹	دار الخلافہ جیند
۱۱	قصبہ سفیدوں - دادری
۱۳	سنگرور
۱۴	گلاراں - بازید پور - بالا نوالی
۱۵	حالات راجہ جیسل تا چودہری پھول
۲۳	عہد سردار تلوک سنگہ صاحب علیحدگی ریاست پٹیالہ و نابھ
۲۴	عہد سردار سکھچین سنگہ صاحب علیحدگی ریاست نابھ
	کارنامہ سردار عالم سنگہ و عہد مہاراجہ کجیت سنگہ
۲۶	تخت دہلی سے خلعت پانا
۲۷	فتح سرہند و مسند آرائی جیند
۲۹	تخت دلی سے ریاست جیند اور خطاب مہاراجگی کا ملنا
۳۰	مہاراجہ کی شادی - و اولاد - شادی بی بی صاحبہ راج کنور و پیدائش مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب
۳۱	نابہہ سے جنگ سنگرور پر تسلط
۳۲	نزاع باہمی رؤسا پھول - کنور ہمت سنگہ کی بغاوت و امداد پٹیالہ
۳۳	پٹیالی امداد بوقت تسخیر قلعہ بھٹنڈہ
	شکر شاہی کی شکست
۳۴	ناظم ہانسی کا جیند پر حملہ و قتل
۳۵	ناظم دہلی کی صلح - سردار سیالبہ کی شکست
۳۶	ناظم دہلی کی ناکامیابی حملہ پٹیالہ میں
	والی برہت پور کی شکست
۳۷	پٹیالہ کا انتظام - سردار مہان سنگہ
۳۸	کی بغاوت لعلاقہ پٹیالہ
۳۸	بغاوت سردار آلا سنگہ - مہاراجہ کی سرگباشی
۳۹	ریاست جیند کی تقسیم - ذکر ریاست کنہ - تھانیسر
	عہد مہاراجہ بھاگ سنگہ صاحب بہادر تخت دہلی سے جاگیر ملنا
۴۱	مرہٹوں کی شکست
۴۲	امداد والی رائے کوٹا عروج جارج طامس
۴۵	خروج جارج طامس
۴۶	جنگ سندھیا
۴۷	معافی خراج - حد بندی پنجاب - جنگ ہلکر
۴۹	خانہ جنگی رؤسا رپھول

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مضمون	صفحہ
تسلط لدہیانہ - فساد پٹیالہ	۵۰
تسلط گھونکانہ	۵۱
والی لاہور کا عزم ہردوار	۵۲
کوٹلہ پر لاہور کا حملہ - اتحاد لاہور و پٹیالہ تسلط شہر انبالہ	۵۳
دوراندیشی راجگان پھول - نپولین	۵۴
بوناپارٹ - پیش بینی دولت برطانیہ	
پنجاب میں سفیر کی ناکامیابی - عہدنامہ پنجاب	۵۵
اعلان شاہی - لدہیانہ پر برٹش کا عارضی قبضہ	۵۷
ریاستوں کی آزادی - اشتہار شاہی	۵۸
پٹیالہ میں خرابی - مہاراجہ صاحب سنگھ کی سرگیاشی	۵۹
مہاراجہ کا مفلوج ہونا - مہاراجہ کی وصیت -	۶۰
دیوان جیشی رام کی نیت	
ایجنٹ صاحب کی رائے - گورنمنٹ کا حکم -	۶۱
اجنٹ ریاست کی قایمی رانی صاحبہ اور دیوان جیشی رام کا قتل	
کنور پرتاب سنگھ کی فراری ٹیکہ فتح سنگھ صاحب کی خودمختاری کنور کی گرفتاری وفات	۶۳
کنور مہتاب سنگھ - ٹیکہ فتح سنگھ صاحب کی ایجنسی حدبندی ریاست - مہاراجہ صاحب کی سرگیاشی	۶۵
مہاراجہ کی شادی واولاد	۶۶
مہاراجہ فتح سنگھ صاحب کا دور حکومت	
مہاراجہ سنگھت سنگھ صاحب کی مسندنشینی	۶۷

مضمون	صفحہ
مائی صاحبکنور کی رنجنی - مہاراجہ کی شادی	۶۷
مہاراجہ کے اوصاف	۶۸
شراب خانہ خراب - دیوان سنگھ کی دیوانی	۶۹
برٹش کی تاکید پر اثر نہ ہونا -	۷۰
مہاراجہ کا لاہور جانا - جاگیر پانا	
لاہور کا دوسرا سفر	۷۱
اتحاد لاہور سے راجگان کو ممانعت	۷۲
وخط وکتابت کی امتناع - انتظام ریاست میں برٹش کی امداد	
جیند میں انتظام پھر بگڑا - مہاراجہ سنگت سنگھ صاحب کا سرگباش ہونا مسند کا خالی رہنا	۷۳
برٹش گورنمنٹ کی نیک نیتی - وتجویز	۷۴
ناجائز دعوے کی نامنظوری	۷۵
سرداران بڈرو کھاں یا زیدپور	
سردار سردپ سنگھ صاحب کی حقیقی	۷۶
مہاراجہ سردپ سنگھ صاحب کی مسندنشینی	۷۸
فساد بالانوالی	
برٹش کی فوج کشی کابل پر مہاراجہ کا انہار خلوص	۷۹
کیتھل گردی	۸۰
علاقہ کیتھل معاوضہ میں لینا - لاہور سے بگاڑ	۸۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
روسار اینڈرے ستلج کا خیال	۸۲	سند تملیک ریاست	۹۷
برٹش کی فوج کشی لاہور پر اور فتحیابی	۸۳	تملیک بدیوانہ	۹۸
برٹش کی امداد میں مہاراجہ کی خدمات فتح کشمیر۔		شرط تبنیت کا اعادہ۔ پٹیالہ نابہ کو صلہ	۹۹
برٹش کی قدردانی۔ معافی محصول راہداری ۱۸۴۶ء کی سند	۸۴	انبالہ میں دربار شاہی	
جزا رسزا سرداران اینڈرے ستلج	۵۸	حکیم قاسم علی جیجری۔ عطائے خطاب خویشاں جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ مہاراجہ کے اوصاف	۱۰۰
الحاق پنجاب	۸۶	مہاراجہ کی شادیاں و اولاد	۱۰۱
جنگ لجوانہ	۸۷	مہاراجہ کی سرگباشی۔ مہاراجہ رگبیر سنگھ صاحب کی مسند نشینی۔	۱۰۲
مفسدہ ۱۸۵۷ء دلی	۸۸	مہاراجہ کے اوصاف	۱۰۳
برٹش کی امداد عزم دلی۔ انتظام کرنال پانی پت	۸۹	جنگ چرخی	۱۰۵
پیش قدمی لشکر جنید۔ حفاظت جمنا پل۔	۹۰	خیرات	۱۰۷
اشار راہ میں جنگ و جنگ بادلی		تعمیرات	۱۰۸
جنگ علی پور۔ باغپت۔ انسداد لغاوت جنید	۹۱	ترقیات۔ فساد فرقہ کوکہ	۱۰۹
بھرتی فوج و خرید اسپان۔ تسخیر دلی	۹۲	توسیعات آبپاشی۔ مہاراجہ کو خطاب ملنا	۱۱۰
جھجر و اودے کی ریاستیں		دربار قیصری۔ خطابی قرعہ۔ مہم افغانستان	۱۱۱-۱۱۲
خدمات انتظامی و قدر خدمات	۹۳	مہم مصر چیف کالج لاہور تعمیر جوبلی ہسپتال	۱۱۳
خدمات کا صلہ	۹۴	مہاراجہ کی شادیاں و اولاد	
جاگیر عطیہ کی تفصیل۔ بڈرو کہاں کا تحت میں آنا۔ خرید پرگنہ بدیوانہ	۹۵	ٹیکہ صاحب و مہاراجہ صاحب کی سرگباشی	۱۱۵
انتخاب ریجنسی۔ ترقیات منصب	۹۶	آغاز عہد سری حضور والا و قیامی کونسل	۱۱۶
		دربار مسند نشینی	۱۱۷
		نہر جمن۔ انتخاب لشکر شاہی	۱۱۸

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مضمون	صفحہ
عطائے القاب - ملاقات شہزادہ - خاتمہ کالج مرتسر	
شادی مہاراجہ	۱۱۹
تار برقی - شادی بی بی صاحبہ کلاں - حضور کی	
دوسری شادی	۱۲۰
پریزیڈنٹ کونسل کو خطاب - شادی وغم -	
جشن ڈائمنڈ جوبلی وعطائے خطابات	۱۲۱
ترقی آبپاشی - مہم تیراہ	۱۲۲
مہاراجہ کو اختیارات کا ملنا	۱۲۴
قحط سنہ ۱۹۰۰ء جنگ بوئیرز	۱۲۵
مہم چین - وفات حضرت ملکہ معظمہ -	
قیصر ہند کی تخت نشینی	۱۲۶
خاتمہ کتاب	۱۲۷
مناجات - وصف وزیر اعظم	۱۲۸
قصیدہ	۱۲۹
شکریہ	۱۳۰
تاریخ ہائے تصنیف	۱۳۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

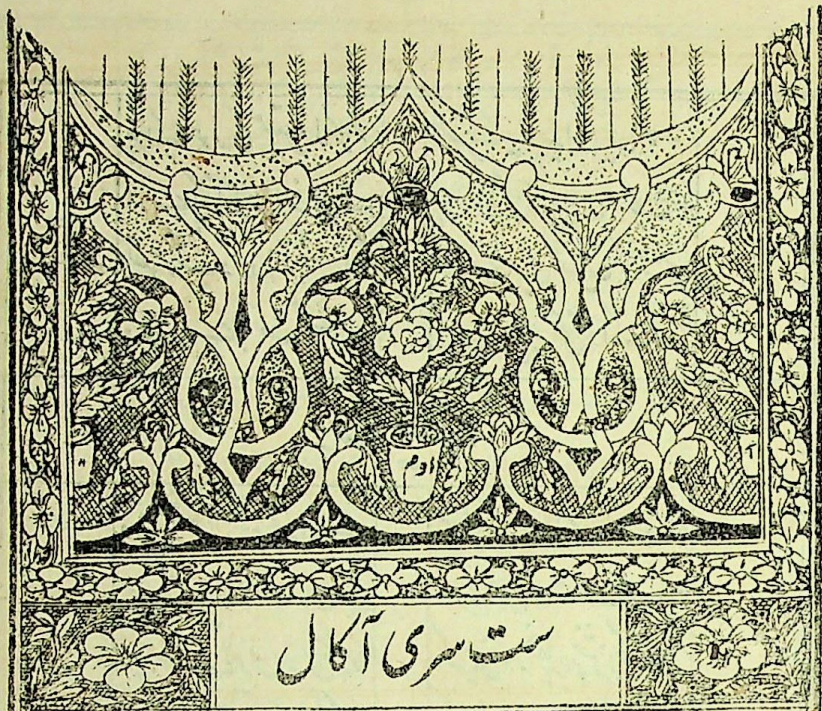

ست سری آکال

بنام ترا کار پرماتما
جو ہی آفرینندۂ ورہنما

وہ ہی ہے چگوں صانعِ کائنات
حقیقی جاندار ہر شش جہات

وہی ہی کریم و رحیم و قدیم
نہ کوئی شریک اس کا اور نہ سہیم

جہاں ہی مقامِ حیات و ممات
اِسی نام کو ہی ثبات و ثبات

ہی رزاق مخلوق لیل و نہار
گناہوں خطاؤں کا آمرزگار

گدا کو شہنشاہی بخشے وہی
شہنشہ سے لے پل میں تاجِ شہی

ستے سے ستگر کے بخشے اماں
وہی ہی نگہبان ہر ناتواں

برآرندۂ حاجتِ سوگوار
غنی یا کہ ہو مفلسِ روزگار

شرف بخشا انسان کو خلق پر
فضیلت کی دستار کی زیبِ سر

خرد فہم و ادراک ذہنِ رسا
زبانِ سخن سنج بھی کی عطا

مہ و مہر انجسم نہیں و زمیں
کیا بہرِ انساں ظہورِ جہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر ایک طور کی نعمتیں لاکلام — بشر کے لیئے پیدا کی ہیں تمام
اے گپتا ناچیز انسان سے — ہی شکر اُس کا بیرون امکان سی
تصوّر شب و روز کر اُس کا تو — وہ موجود ہی تجھ میں کر جستجو
وہی نام ہے باعثِ مخلصی — نہیں اور ہی مکتی و ایک کوئی

وجہ تالیف

دیا درشٹی سیکشن بھگوان سے — میں اب تک رہا امن و امان سے
میسر ضرورت کا سامان ہے — سر و کسی کا نہ احسان ہے
ریاست میں قانون رائج ہوا — کہ یعنی درِ فیض پنشن کھلا
مسلسل کی اڑتیس برس نوکری — ہوئی حسب دستور پنشن میری
یہ بندہ نوازی ہی حکام کی — کہ توقیر کی خدمت و کام کی
اگرچہ وہ قانون ہے مہربان — ہر اک طور پر ہی مفید جہاں
مگر اُس کا عامل ہو نصف شعار — نہ ہو تا کہ حق تلفی روزگار
زمانہ کی اب اور رفتار ہے — مجھے اُس کی تقلید سے عار ہے
کہ یعنی خوشامد کی عادت نہیں — خوشامد طریقہ شرافت نہیں
عزیزان دلبند لختِ جگر — گورنمنٹ یوپی میں ہیں ڈاکٹر[1]
گئے بہرِ تفریح طبع واں گیا — گئے شغل تعمیر میں دل دیا
کتب مذہبی اور تاریخ کا — بہنگامِ فرصت مطالعہ کیا
پڑی پھولسامہ پہ میری نظر — کہا مُلہم غیب نے اے بشر
یہ ہی جیند دربار کی ہسٹری — سخن سنج ناظم نے تالیف کی
یہی کار سعیے کا دشوار ہی — تو دامِ ہوس میں گرفتار ہی

[1] اودھ آگرہ

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدر رہا نفسِ خود کام کا
طلبگار ہر عیش و آرام کا

رہے نام دنیا میں اولاد سے
دیا نو تصانیف و ایجاد سے

اگرچہ جہاں میں تو دل شاد ہی
مطیع اور نیکو بخت اولاد ہی

مگر مان کہنا کہ زیرِ قلم
مکرر ہو تاریخ نہرِ رقم

کہ شہرت بھی ہو یادگاری بھی ہو
دعا موجبِ رستگاری بھی ہو

کہا میں نے طاقت نہیں ہی مجھے
نہیں ربط شعر و سخن سے مجھے

مکرر کہا چالبازی نہ کر
مری رد بر و حیلہ سازی نہ کر

صلہ کا نہیں ہی تو امیدوار
نہ تعریف و مدحت کا ہی خواستگار

بجیب لیاقت سخن سنج ہو
کہ دُرہائے نایاب کا گنج ہو

شغل میں ہوں ایام نشین بسر
خیالات ناپاک ہوں پاک تر

اُٹھایا اسی وقت میں نے قلم
کیا از سرِ نو یہ نسخہ رقم

لکھا مختصر اپنے حالات کو
بزرگانِ پیشیں کے درجات کو

گزارش ہی اہلِ ہنر سے مری
نہیں سہو و نسیاں سے انساں بری

جو آئے کوئی عیب اس میں نظر
نہ اصلاح سے ہرگز کریں درگذر

توجہ صحت کی ہو جانب ضرور
کہ ہو صحنِ گلزار سے خار دور

صدی نوزدہ عیسوی سترہ سن
ہوا شروع تصنیف شعر و سخن

ولے عارضہ چشم میں مبتلا
رہا چند ماہ تک نہ کچھ لکھ سکا

ہوئی سن اٹھارہ میں کوشش تمام
ہوا نفس مضمون کا اختتام

بیان حسبِ حالِ خود

وطن ہی مرا جیسنڈ ارالامال
یہ بلدہ ہی رونق میں رشکِ جنان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لقب تا نونگویان سے خاندان — سلف سے رہا ہے مشہور تا این زمان
لب نام ہی خاندانی مقرر — حقیقی برادر دو باہم دگر
کہ دو داس اور پرتھی مل نوبہار — ہیں وارث نامور خاندان
یہ لکھتا ہوں اس وقت کا ماجرا — شہنشاہ اکبر تھا فرمانروا
ہوئی قسمت و بخت کی یاوری — سند قانونگوئی کی شہ سے ملی
کیا شاد خدمت سے شہ نامجو — مددگار عامل رہا نیک خو
مرحمت کے گانوں جاگیر میں — نڑائی و رجن دو تحریر میں
علاوہ عطایات شاہنشہی — مقرر کی نذرات دیہات بھی
رہا عہد شاہی تلک یہ عمل — خلل سے حکومت کے آیا خلل
دے از سر نو ریاست نے پھر — کیا رد و بدل مختصر طور پر
کروں گر صراحت تو بے سود ہے — مثل سے ہی ظاہر جو موجود ہے
ہوئی سن اٹھتر میں ترمیم جب — ریاست نے تنخواہ مقرر کی تب
وہ جاری ہی تنخواہ برائے دوام — بحکم مہاراجہ سرگ دھام
مصنف اسی نخل کی شاخ ہی — سکونت کا یاں مختصر کاخ ہی
بنام دوانی چند ہوں مشتہر — تخلص ہی گپتا دلے بے ہنر
کپور سنگھ ہی نام نامی پدر — زمانہ میں اپنے جو تھے نامور
یہ برکات مرحوم کا ہی نشاں — کہ خامہ مرا آج ہی ترزبان
میں او تم ورن دیش ہوں قوم سے — اگرواں ہوں مفتخر قوم سے
برادر حقیقی مرا ایک ہے — گوری شنکر نام آور و نیک پے
و نگن چند ہی میرا پور مہیں — ستودہ شمائل طاعت گزیں
ریاست میں دونوں بتخواہ ہیں — دبیر سخن سنج و ہوشیار ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لکھراج سنگھ | پسر دوئی ہی میرا نکہیراج | کہ ہی ڈاکٹر نامور در علاج
گورنمنٹ سرس میں ہی متعلق | علیگڈھ میڈیکل میں ہی آج کل
بتقریب دربار شاہنشہی | جو تمغا تاج پوشی دفرمانروی
گورنمنٹ برٹش نے اعزاز کا | شہنشاہی میڈل عنایت کیا
ڈسمبر اسی سال کا ہی رواں | اور تاریخ پنجم ہی سب پر عیاں
کشنر بہادر ڈویژن آگرہ | ہوئے زیب افزا علیگڈھ ضلع
کیا ایک دربار حکام وار | باظہار خوشنودی خدمات دار
سر عام دربار اعزاز کی | بدست مبارک عطا کچ کی
یہ جلدوی خدمات تھا دار کا | صلہ تھا یہ فیاضی سرکار کا
پسر سوئی ہی مراد سیراج | جو ہی ریلوے ڈاکٹر خوشحال
نبیرہ مرانا مور شام ہے | سروپ اس کا لچھمنہ آرام ہی
بتتیجہ حقیقی ستوتی خصال | اگورد نکو نام ہی کنج لال
چچازاد بھائی ہے تحصیلدار | سادھو رام نامی دیانت شعار

کشور ہند

جہاں میں کوئی ہند سی سرزمیں | لطافت خوبی میں بہتر نہیں
کہ ہر حصہ ملک زرخیز ہے | ہر اک بحر و دریا گہر ریز ہی
خزانہ تھا علم و ہنر کا یہاں | کسی سے نہ مخفی ہی یہ داستاں
جو آباد روز ازل سے یہاں | تمامی ولایت میں ہیں ہندواں
لہذا ہی مشہور ہندوستاں | زمانہ گزشتہ سے تا ایں زماں
گزشتہ جگہوں کے جمیع واقعات | تواریخی حالات ہم تذکرات
کتب شاستر سے ہیں ظاہر تمام | خبردار ہیں عالم ہند عام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj,Foundation Chennai and eGangotri

شروع دور کلیگ کا سب ماجرا — ہی بھارت کی کپنک میں لکھا ہوا
ہوئیں بعد ازاں سلطنت جتقدر — مرتب تواریخ ہے سر بسر
شہنشاہ برٹش کا اب دور ہی — توانا سے خائف نہ کمزور ہی
شہنشاہ ہی جارج پنجم جہاں — شہ داد گر مثل نوشیروان
نہ تھا دور اسلاف میں کچھ امان — خزاں سے تھا برباد یہ بوستان
تسلط ہوا جب سے برٹش کا یاں — ترقی پہ ہر دم ہے امن و امان
ہر اک رسم مذموم مسدود کی — غلامی ستی اور دختر کشی
در فیض تعلیم ہے وا کیا — کہ پر چار ودیا کا ہی جا بجا
مذاہب کو ہر گونہ آزادگی — عطا کی ہوئی دور افتادگی
ہوا ریلوے ڈاک اور تار سے — شفاخانوں سے نیز انہار سے
رعیت کو آرام بے انتہا — ترقی تجارت ہوئی جا بجا
پولس سے کیا انتظام جہاں — مٹایا نشان جفا پیشگاں
یہ خوش بختی ہند ہی سر بسر — چمسفورڈ ہیں حکمراں ملک پر
یہ جنرل گورنر ہیں اور وائسرا — رعایا پہ ہی دست شفقت سدا
بحکم شہنشاہ مختار ہیں — معزز بہ خدام سرکار ہیں
اسی ملک میں خطہ پنجاب ہی — سراسر ہے معمور و شاداب ہی
ریاست ہے پنجاب میں جیند کی — اسی کی یہ ہی معتبر ہسٹری

ریاست جیند

سیاست ریاست کی مشہور ہے — نکو نظمی کا ذکر تا دور ہے
شروع سے ریاست ہے با اختیار — بری باج قیصر سے ہی شہریار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زر و سیم پر سکہ مضروب ہی — جو ٹکساں ہی معتبر خوب ہے
حدودِ مضافات ہیں مختلف — حصص نو میں دیہات ہیں مختلف
مساحت سے رقبہ کثیر و قلیل — مربع ہی تیرہ سو چالیس میل
آبادی علاقہ کی تفصیلوار — نہیں تین لکھ سے ہی کم زنہار
اگرچہ ہر اک ذات آبادی ہی — مگر جاٹ کی زیادہ تعدادی ہی
ریاست کو ہر صیغہ سے مال کی — وصولی ہے زر میں لکھ سال کی
پیادہ سپہ اور جنگی سوار — ہی تعداد میں پانصد یکہزار
سڑک کا در ہے نہر ہر سو رواں — ہر ایک شہر میں ریلوے ہی یہاں
شفاخانے قایم کیے جا بجا — کیے ہر جگہ باب تعلیم وا
رعایا کا آرام مدِ نظر — مہاراجہ صاحب کو تھا بیشتر
پیے گرم بازاریِ تاجراں — در آمد برآمد متاعِ گراں
رسوماتِ دیرینہ کے برخلاف — کیا راہداری کا سارا معاف
قلمرو میں برش کے چوں لگاں — ریاست کے واقع ہیں اکثر مکاں
قلعہ شہر انبالہ ہی بے نظیر — اور شملہ کی کوٹی بھی ہی دلپذیر
جو دارالخلافہ ہی پنجاب کا — وہاں کرتے ہیں ورباغ ہی پر فضا
سدا برت جاری کیے فیضِ عام — رکھی کیش میں درگاشی مقام
زیارت گہہ قوم سکھاں میں — مقدس گروجی کے استھان میں
ربع مال ہی وقف بہر دوام — منادر و زنار داروں کے نام
بحکم مہاراجۂ راجگاں — بنایا گیا گورودوارہ مکاں
مچایا بہت شور اسلام نے — کیا لیک انصاف حکام نے
وہ مشہور دلی میں ہی سیسگنج — پرستش گہے قوم سکھ سیسگنج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گذارہ وہاں کا مقرر کیا — ودائی محاصل دیا موضع کا
مفصل میں آگے کروں گا بیاں — لکھی اس جگہ مختصر داستاں
ہمارا جگاں نے زرِ نقد کی — کئی کالجوں کی ہی امداد کی
برادر ہیں جدی ہم راجگاں — کہ ہونا مورثوں کا خاندانی
وفادار صادق ہیں یا ہم دگر — رفاقت میں ہیں مثلِ شام و سحر
رہا چند بھائیوں کی امداد پر — بوقتِ مہم اور ضرورت دگر
مہاراجہ رنجیت سنگھ تاجدار — نوازش ہوئی گیت کا تا مدار
اطاعت کی منزل پہ اوّل قدم — حضورِ شہنشاہِ عالی ہمم
مہاراجہ بھاگ سنگھ نے رکھا — وفاداری کی دل سے تا انتہا
مہاراجگاں جس پہ عالی مقام — مددگار برلش ہے سب تمام
سردیپ سنگھ مہاراجہ راجگاں — زمانہ بغاوت میں نعرہ زناں
بذاتِ مبارک گئے بہرِ جنگ — کیا قافیہ خیل اعدا کا تنگ
ہوئی فوجِ جنگی دمِ کارزار — شرر بار میدان میں مثلِ نار
مہم دل میں ہر رنج پڑتا سہی — بموقع مہم سوئے کابل گئی
مقابل ہوئی جرمنِ روسیاہ — تباہ کر دیا دشمنِ کینہ خواہ
ریاست کی خدمات مشہود ہیں — کہ اسناد برلش کی موجود ہیں
ریاست میں ہیں حکمراں آجکل — مہاراجہ رن بیر سنگھ بے بدل
بوقتِ عدالت ہیں نوشیرواں — مددگار مظلوم اور ناتواں
جری ہیں بہنگام شیر افگنی — سخاوت میں ہیں مثلِ حاتم سخی
بہت قدرداں ہیں زبان کے — ہنرمند و جنگی جوانان کے
گرنمنٹ برلش سے بہرِ دوام — باسم گرامی دقائم مقام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خطابِ معزز مہاراجگی — عنایت کیا قدر کی تاج کی
شہنشاہِ قیصر کے فرزند ہیں — بہ اعتقاد راسخ و دلبند ہیں
مقرر سلامی کی تعداد ہی — پندرہ سی کم اور نہ ایزاد ہی
اگرچہ ہی جٹ قوم یہ خاندان — مگر سکھی مذہب میں فخرِ جہاں
برٹش شاہ وہ ڈپٹی کمشنر خواں — بحکم گورنمنٹ شاہِ جہاں
اتالیق و ٹیوٹر مہاراجہ کا — بہت عرصہ تک تھا یہاں رہا
ولادت مہاراجہ کا سن و سال — اوناسی و چھپنیں ہے بیشمال
ہوئے سن اٹھاسی میں مسند نشیں — بروزِ مبارک و نیکو ترین
بمنظوریِ قیصرِ تاجدار — ملا نو دہ سن میں کل اختیار
ریاست کے دربار دربار کی — نہ طاقت ہی تعریف و اظہار کی
قرینہ ہی دربار مثلِ شہاں — زعہدِ گزشتہ مہاراجگاں

دار الخلافہ بکدہ جیند

کورکھشتر دنیا میں مشہور ہی — اسی بھوم میں شہر معمور ہی
مہاتم کورکھشتر جس نے سنا — وہی اس کی عظمت پہ نازاں ہوا
زمانہ میں یہ شہر مشہور ہے — نہ نزدیک تک بلکہ تا دور ہی
سری جینتی بھگوتی کا یہاں — پراچین مندر ہی عظمت نشاں
اسی نام پر نام مذکور ہے — وہی شہر یہ جینتا پور ہے
ولے عام مشہور ہی جیند نام — اسی نام نے پائی شہرت تمام
بہو تیرتھ بھی ہی تاں پاکیزہ یاں — شوالہ مہادیو ہے درمیاں
مقامِ پرستش ہنوداں ہی — کلیدِ درِ گنجِ اراں ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لبِ تال ایوان رنگین تر — بہ تعمیر پختہ ہی سنگین تر
جو لفظِ مبارک و گڈھ کو بہم — دمِ گفتگو وصل ہو یا رقم
تو ہو نام ایوان کا آشکار — تفاوت سخن میں نہیں زینہار
بلندی بہ دو یم ہی حصنِ حصین — فتح گڈھ ہی ہمپایہ چرخِ بریں
یہاں قانونگویان آباد ہیں — ریاست کے سایہ میں آزاد ہیں
محلہ بھی مشہور ہے نام سے — کہن سالہا ماضی ایام سے
محلہ میں مندر سری کرشن کا — زمانہ بزرگان میں تھا بنا
یہاں اس سامندر نہیں اور ہے — نہیں پر تا بھی کہیں اور ہی
بہت پاک ہی سوم تیرتھ یہاں — عبادت گہے عابد و زاہداں
یہ تیرتھ بہت ہی پراچین ہے — عمارت بھی تیرتھ کی سنگین ہی
عروجِ بزرگاں کی ہی یادگار — کہ تا حال ہی قایم و پر قرار
کئی اور تیرتھ ہیں مثمر ثواب — کہ ہو غسل سے سرد نارِ عذاب
پنڈارہ دہم را مرادو مقام — زمانہ میں ہیں مشتہر پاک دہام
مقامِ پرستش ہی سکھاں یہاں — سدا برت اسمیں ہی محتاجگاں
سمادہی مہاراجہ بھاگ سنگھ — نہایت وضعدار ہی خشت و سنگ
دو ہیں خانقاہ شہر میں مشتہر — کہ اک شاہ ولایت ہی دوجن دگر
زیارت گہے اہلِ اسلام ہیں — پسندیدۂ دل در و بام ہیں
جمن نہر سے خطہ شاداب ہی — کہ ہر چشمۂ نہر پر آب ہے
ہر سو طراوت ہی باغات کی — خیابانِ کشمیر ہے مات کی
یہی خطہ ہریانہ مشہور ہے — سراسر ہے سرسبز معمور ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قصبۂ سفیدون

کتب شاستر میں سرپدمن نام — جو اصلی ہی وہ درج ہی لاکلام
سفیدوں دئے غلط مشہور ہے — کورکشتر خطہ میں معمور ہے
زمیں ہی مقدس سبھی سربسر — ہے مشہور تالاب یاں ناگچھتر
بحکم مہاراجہ رگھبیر سنگھ — سرِ نو بنایا گیا بے درنگ
اسی عہد میں باغ فیقر لگا — جو ہے بہر تفریح طبع دلکشا
زمانہ حکومت میں شیر جری — کہ یعنی مہاراجہ گجپت ہری
حصارِ بریں پختہ و پائدار — بنایا گیا جو کہ ہے برقرار
تجارت کایاں گرم بازار ہی — ترقی سراسر نمودار ہے

قصبۂ دادری

روایت زمانہ میں منقول ہی — یقیناً صحیح اور معقول ہے
زمیں رقبہ پیشتر شہر کی — فرازِ بلندی سے پستی میں تھی
جو کثرت ہوئی مینڈکوں کی یہاں — کہ ہی نام بھاشا میں دادُر عیاں
تو بارے جگا بخت خفتہ زمیں — بسا نیک ساعت میں قصبہ وہیں
دو بھاشا زباں جو کہ تھی مادری — اسی لفظ سے لفظ ہے دادری
عمارت ہی قصبہ عجوبہ جہاں — خصوصاً نوابی قلعہ اور مکاں
ندی نام دوہان کایاں گذر — ہی موسم میں برسات کے پرخطر
حفاظت شہر کے لئے بھی فصیل — بنائی گئی ہی بلند و طویل
بندھا قاعدہ انجنیری یہاں — لگایا گیا راہ کے درمیاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراجہ گھمبیر سنگھ

بحکم مہاراجہ سرگباش — خداوند گیتی و انساں شناس
لگا اس جگہ پر فضا پھول باغ — برائے طراوت و فرح دماغ
نوا سنج ہیں بلبلانِ چمن — کہ جس جا نشیمن تھے زاغ و زغن
پہاڑوں کا ہی سلسلہ چند جا — وہ سنگ لرزہ ہی تحفہ کلیانہ کا
بہ ایام برسات ہی یہاں بہار — ولے موسم گرم ہی ناگوار
زمیں کل علاقہ نہ ہموار ہے — گذر اس طرف کو نہ انہار ہے
مویشی کا یاں میلہ مشہور ہی — تجارت مویشی کی تا دور ہی
علاقہ کے دیہات میں بیر تھے — محاصل کو نقصان وہ بیر تھے
مزارعان کی ہر جگہ تھی تمی — زمیں غیر مزروعہ افتادہ تھی
اٹھارہ سو عیسے بیاسی تھا سن — بحکم مہاراجہ فخرِ زمن
ہوا عملہ تحصیل کا رد بدل — چچا جیگوپال اس جگہ مستقل
کیا خود بدولت نے تحصیلدار — مصنف کیا نائب و پیشکار
آبادی علاقہ میں کوشش ہوئی — ادھر سے بلایا اودھر سے کوئی
بلائے ضلع غیر سے کاشتکار — دیا مشورہ سب کو انجام کار
کہ نذرانہ پہ بسوہ ہم کو ملے — اجازت سکونت کی ہم کو ملے
لئیں سب سے درخواستہا ضابطہ — سفارش کی تحریر با واسطہ
مہاراجہ نے رائے منظور کی — بیاں کی جو تکلیف سب دور کی
اسی قت سی ملک آباد ہی — ضرورت سے آبادی ایزاد ہی
نہ باقی رہا بیڑ یا زرگاں — ولیکن مہاراجہ راجگاں
ستاسی تھا سن ہو گئے سرگباش — ہوا ساغرِ آرزو پاش پاش
گیا قدرداں قدردانی گئی — گیا مہرباں مہربانی گئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حضورِ سرکیشن پرماتما — دعا ہی تہ دل سی صبح و مسا
مہاراجہ کی عمر میں جان ہو — مہیا معیشت کا سامان ہو
مسلسل ہو نخلِ اہل بارو — رہے نام روشن چو شمس و قمر

قصبہ سنگرور

ہی سنگرور سنگر کی ہی یادگار — کہ بانی مبانی تھا وہ نامدار
بعہدِ مہاراجہ رگبیر سنگھ — ہوا حکم نافذ کہ اب بے درنگ
سرِ نو سے تعمیر بازار ہو — سڑک بھی وسیع پختہ تیار ہو
بہ تعمیل ارشاد عالی جناب — کی تعمیر بازار نو بس شتاب
سبھی اک نمونہ کے بازار ہیں — دکانیں بھی طرفہ وضعدار ہیں
عماراتِ دیوان خانہ تمام — عجائب اب ہی سب لاکلام
مہیا جلوسی ہی سامان واں — مکمل ہے آراستہ ہر مکاں
محاذی میں ہی پرفضا بعلیاغ — معطر ہو خوشبوئے جان و دماغ
روان جا بجا نیر ہیں آبشار — تماشی ہی صحنِ چمن پر بہار
بنا سرعجب دلکشا باغ ہے — کہ جس سے دلِ لالہ پر داغ ہی
اسی باغ میں ایک تالاب ہی — چمک جل کی مانند مہتاب ہی
وہیں سنگِ مرمر کی بارہ دری — بنائی گئی وسط میں قیمتی
زنانہ بھی ایوان سرکار کے — بلندی میں افزوں ہیں کہسار سے
جگہہ ہی مقرر سما دھساں یہاں — وسیع احاطہ میں پختہ ہیں سب مکان
سما دھی مہاراجگان تاجدار — جداگانہ موجود ہیں نامدار
فتح سنگھ مہاراجۂ راجگاں — سنگت سنگھ فیاض عالی مکاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراجہ رگھبیر سنگھ تاجدار	ولی عہد ببیر سنگھ نامدار
علاوہ ازیں مائی درانیاں	مقبرہ ہی عبرت گے ابلہاں
نواح شہر میں باغ و بستان ہیں	مقامات گلگشت انسان ہیں
منادر و تالاب ہیں چار سو	روانی پہ ہی ہر طرف آب جو

کلاران

لب بحر گھگر جو معمور ہیں	وہ دیہات نیلی کے مشہور ہیں
ہی قصبہ کلاراں صدر کا مقام	قلعہ پختہ یاں پر ہی سنگیں تمام
ریاست سے قایم ہی تھانہ وہاں	محافظ رعایا کا ہی بے گماں

بازید پور

یہ بازید پور خاص ہی وہ مقام	سروپ سنگھ مہاراجہ مرگ دھام
اُسی سرزمیں سے بامداد بخت	ہوئے مالک ملک و سیم و تخت
مہاراجہ صاحب کو یہ سرزمیں	تھی مرغوب دل سے لہذا وہیں
دیا حکم تعمیر سنگیں حصار	مکانات آرام شاہانہ وار
دگر پختہ تالاب تیار ہو	بباغ ارم نیز گلزار ہو
رہے عہد میں اپنے رونق فزا	اسی قصبہ میں شوق سے دیرپا
سما وہی مہاراجہ نامدار	اسی سرزمیں پہ ہی شاہانہ وار

بالانوالی

جو تھا بانی و مورث خاندان	وہ سکھ چین سنگھ نامور نوجوان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسی نے بالانوالی آباد کی — اُسی نے ہی قایم تھی بنیاد کی
بنایا یہاں اک حصنِ حصین — بلندی میں ہمپایہ چرخِ برین
قدیمی علاقہ ریاست یہ ہے — کہ موروثی ترکہ وراثت یہ ہے
سراسر ہی آب و ہوا خوشگوار — زمیندار ہیں رستمِ روزگار
تمامی ہی زرخیز رقبہ زمیں — کوئی خطّہ یاں اس کے ثانی نہیں
علاقہ بہت ہی یہ خوشحال ہے — ہر اک خانہ کانِ زر و مال ہے

حالات ابتدا راجہ جیبل والیِ جیسلمیر تا حویلی پھول

دبیرِ خبردار رازِ نہاں — زبانِ قلم سے ہی عنبر فشاں
زمانہ گزشتہ میں فرماں روا — جیسلمیر میں راجہ جیبل ہوا
وہ تھا بھٹی رجپوت نیکو سیر — سخاوت و انصاف میں نامور
اِسی راجہ جیبل نے بنیادی سنگ — رکھا اور آبادی کی بے درنگ
اُسی نام پر شہر معمور ہے — وہی نسل معمور تا دور ہے
جو تھا نامور بہیم اُس کا پسر — اوہر آگیا بعد رحلتِ پدر
تھا بارہ سو بیالیس سن بکرمی — ترقی پہ اقبال تھا ہر گھڑی
کہ سرسہ و بھٹیانہ بھٹنیر پر — جمایا قدم مستقل بے خطر
وہ رائے پتھورا تھا فرمانروا — کہ جو آخری رائے رایان تھا
نہ کی حرکتِ ناروا پر نظر — کیا بلکہ اغماض اور درگذر
غرض جب ہوئے سال تیرہ بسر — تو بدلی زمانہ نے صورت دگر
شہابالدین غوری شہ پرچھا — ہوا تختِ ہندی پہ رونق فزا
ہوا معترض راؤ سے یک قلم — اطاعت میں پایا وہ ثابت قدم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا مرحمت ملک بہر دوام — جمن اور ستلج کی حد تک تمام
بسر بھر کیا عیش سے سال بھر — بھروسہ تھا شاہانہ اقبال پر
اُسی راؤ نے پھر بہ شہر حصار — بنایا حصارِ بریں پائدار
ہوئے منقضی سال چودہ یہاں — قضا سے ہوا سوئے جنت رواں
اکھرتھا سن بارہ سو بکرمی — وراثت پدر کی پسر کو ملی
ہوا نامی جو نہر وہاں تاجور — ریاست کا مالک بجائے پدر
رہا عیش و عشرت میں چھ سال تک — ہوئے شاکی ہنوار پھر یک بیک
شکایت پہ فوراً شہنشاہ کا — جو خونخوار لشکر یہاں آگیا
تو فی الفور جونہر نے پیکار پر — دلیری و ہمت سے باندھی کمر
مددگار اقبال تھا سر بسر — کیا فوج شاہی کو زیر و زبر
مہاراجہ پاٹن فتح پال تھا — جواں اُسکی تھی دخترِ مہ لقا
ہوا راؤ کا دختر اش سے بواہ — ہوئے اُس سے فرزند زیبندہ ۴
شماران کا چودہ یا اکیس ہے — ہر اک نام پر گوت تجنیس ہے
بڑے راؤ فرزند تھے سو یہی — کہ سرسبز ہے شاخ یہ آپ کی
وہی سدھو کی شاخ مشہور ہے — وہی براڑ نامی سے مذکور ہے
شگفتہ اُسی شاخ کے پھول ہیں — جنابِ مہاراجگاں پھول ہیں
مسلسل ہوئے بعد ازیں نامور — کہ تھا اِک کا اِک نورِ نظر
ہوا اُس سے منگل یل ارجمند — ہوا اُس کا فرزند نامی آنند
تھا کیہوا اُسی نامور کا پسر — ہوئیں شادیاں مختلف طور پر
کہ تھی دختر رجپوت اک مہ جبیں — دویم جاٹ کی تھی وہ عصمت قریں
وٹے جاٹ کی دخت سے نارو ا — بلا رسم یہ عقد باہم کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بطن دیمی سے ظہور پسر — ہوا ساعتِ نیک تھی سر بسر
جوانی میں لڑکے نے کی جستجو — انکو قسمتی تھی کہ پایا گرو
دیا سے گرد کے ہوا کامیاب — بنا پنج سد جی کا خود آفتاب
وہی نام مشہور سد ہو ہوا — وہی گوت ہے اس کی اولاد کا
عجب زندگانی کا ہے ماجرا — تواریخ سے نقل میں نے کیا
کہ نامہرباں مادرِ بدسیر — جو سد ہو کی موجد تھی وہ دختر
ولادت سے سد ہو کی غمگین ہوئی — عداوت سے ناحق سر کیں ہوئی
رفاقت اسی وقت کی دایہ سے — کیا اس کو خوشنود سرمایہ سے
کہا دایہ نے لڑکی پیدا ہوئی — نہ زندہ ہوئی بلکہ مردہ ہوئی
کہوں قصہ تلخ میں کیا تمام — دیا ہاتھ سے اپنے جنگل مقام
ولیکن نہ قدرت کو منظور تھا — کہ ہو خاتمہ جانِ معصوم کا
پڑا جب مسافر کو بچہ نظر — لیا گود میں لے گیا اپنے گھر
وہ جنگل میں لے رو کے تھا نیم جاں — کیا پیار چوں مادرِ مہرباں
یہاں دایہ نے ماجرا کہدیا — وہ سب راز سربستہ افشا کیا
پدر کو ہوئی جستجو پر نظر — لگا ہاتھ قسمت سے لختِ جگر
ہوا اپنے محسن کا مشکور وہ — نہ خدمت سے قاصر تھا یا دور وہ
ہوئے تخم سد ہو سے فرزند چند — ولے شاخ داہر تھی اقبالمند
کہ کیتھل دارونی کے والیان — اسی نخلِ اعلیٰ کی ہیں ڈالیاں
مسلسل رواں شجرہ ہے مختصر — کہ بھورا ہوا بیر پھر ناھور
ہوا نامی ست راج عالی نژاد — پسر اس کا چڑھتا تھا فرخ نہاد
ہوئے بعد یکدیگر سب امیر — وہ ماہی و گھولا و مہراہیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برادر اسس کا بیٹا تھا بن موہ — فرید کوٹ جس سے کہ ہی مشتہر ہوا

پور اور براٹھ اور کالی باؤ — وہ سنگر کہ تھا بانی سنگرور جو

تھا پندرہ سو عیسے دو چوبیس میں — شہنشاہ بابر جواں پیلتن

لیے ساتھ میں موکب بے کراں — ہوئے سوئے لاہور نعرہ زناں

حضور جہاندار سنگر گیا — عنایت شہی سے موقر ہوا

رفاقت شہنشاہ کی اختیار — رہا دو برس تک وہ خدمتگذار

گیا پانی پت جب کہ میدان میں — تو وہی جنگ میں جان اک آن میں

پسر اس کا بیرم تھا بس ہوشیار — مددگار تھا بخت اور روزگار

محبت سے شہ نے بلایا اسے — جو مرکز دل تھا جتایا اسے

کرم بخشی سے پھر کیا جوہری — سند نامہ ملک کی نیز دی

وخص ہو بابر سے وہ نامور — بسوئے وطن ہو گیا رہسپر

تھا نیلی کا رقبہ وسیع و فراخ — بنایا وہیں بہر آرام کاخ

بیدووالی مشہور ہی وہ کا نام — مثال وطن پھر گیا یاں قیام

گئے سال چوبیس یاں پر بسر — رہا عیش و عشرت میں شام و سحر

ہوا پھر جو ہمی سے مصروف جنگ — مدد کے لیے خود گیا بیدرنگ

مہاراج بیرم کی تھا یادگار — نمبردانگی چیدہ روزگار

مہاراج کا نامی سنتو پسر — گیا ساتھ داد اکے پیکار پر

مقابل ہوئے دونوں میدان میں — ہوئے لقمہ موت اک آن میں

حقائق سنتو مرحوم کا اک پسر — نکو نام بھگو خجستہ سیر

لیہراس کا موضع ہوا نامدار — ششم بادشاہ کا تھا خدمتگذار

بحکم گرو ایک موضع بنا — بسایا بہ رنگ چمن پر فضا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھے آباد جاٹان بھولر وہاں — زمانہ گزشتہ سے چوں داستاں

لیا زورِ شمشیر سے بوہ چھین — ہوئی زیرِ قبضہ تمامی زمیں

وہیں پرن مہراج آباد ہے — جو برلشن حکومت میں آزاد ہے

کیا بھرتی لشکر پئے کارزار — دلاور جوانانِ ہانسی حصار

کیے تنگ بھٹی بوقتِ دغا — نہ بھٹی کوئی پھر مقابل ہوا

پرانا پرانا عدو کینہ خواہ — کیا اپنی طاقت سے بالکل تباہ

نہ ہرگز کوئی پھر شکایت ہوئی — وہ نابود آخر حکایت ہوئی

وہ ہا برج تھا آبادی مہراج کا — عدد جانی تھا سکھوں کے راج کا

گروجی مہاراج مہراج میں — ہوئے رونق افروز یاں راج میں

کیا عرض موہن نے با صد ادب — کہ بسرام یاں کیجئے چند روز اب

بحکمِ شہنشاہ لشکر دلیر — ہوا گام زن اس طرف مثلِ شیر

شہنشاہی افسر بدد بدسیر — العدد اد اکبر تھا افواج پہ

وہ درپے بحبس تھا گردیو کی — چلی چال کچھ مکر اور ریو کی

تو موہن دلیری سے تیار ہو — مقابل ہوا جنگ و پیکار کو

مچا معرکہ جنگ میدان میں — نہ طاقت رہی فوجِ ترکان میں

وہ ناکام دتی کو لشکر گیا — سراسر فراری کا رستہ لیا

تہِ دل سے گردیو نے دی دعا — زمانہ میں ہو نسل فرمانروا

اکتیس تحلیے سو لہ صدی — خزاں باغ اقبال میں آگئی

زمیندار قصبہ کوٹلہ کپورہ حصار — وفادار موہن ولی یار غار

ہوئے ساتھ بھٹنیر کے گرم جنگ — وہ پہونچا گمک کے لیئے بیدرنگ

کہ انجام موہن مہ رو پچند — وکل چند پسر ذی ارجمند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئے سخت زخمی ہم کارزار — نہ جاں بر ہوئے موت سے زینہار
بہ اسمِ گرامی بہائی روپ چند — بھائی روپا ہی نام اے ہوشمند
کہ یعنی وہ اک موضع آباد ہی — جو مرحوم کی نام کی یاد ہے
وہ کام آئے سیف پیکار میں — رہا پھول ہستی کے گلزار میں
چھتر تھا سن سولہ سو بکرمی — مہک آئی محلات سے پھول کی
مقامِ ولادت وہ مہراج ہی — نہ تعریف کا جو کہ محتاج ہی
روانی یہ تھا سالِ عمرِ رواں — زمانہ وہ نابالغی بارہواں
کہ ترکہ ملا آپ کو باپ کا — حفاظت میں اقبال تھا آپ کا
برادر حقیقی کا صندل تھا نام — ہوئی صبح امید غم سے چو شام
چچا اُن کا کالا ہوا سرپرست — وفادار دل سے رہا نیک بخت
گزارش گروجی سے اُس نے کیا — کلیدِ درِ رزق کیجئے عطا
سخن سنج ہیں گر کہ کیا نام میں — کہا پھول صندل دلارام ہیں
زبانِ مبارک ہی گوہر فشاں — شگفتہ رہے پھول یہ جاوداں
اگر قربِ ستلج کے آباد ہو — رئیسِ ریاست و آزاد ہو
سدا یہ پھلے اور پھولا کرے — درِ رزق خلقت پہ کھولا کرے
دعا ہی مری - نسل ہو تا مجدار — ثمردار رہو دائما شاخ وار
جواں ہو گیا پھول آئی ترنگ — کہ بھٹیر و بھٹنی سے ہوں گرم جنگ
کروں سینہ کو کینہ سے پاک میں — ملا کر سرِ دشمناں خاک میں
زمیندار سکناں کوٹ اور کپور — ہوئے متفق حال ما صد سرور

کوٹ کپورہ

کیا اُس نے تجویز بہنگر مقام — برائے عدو سوزی و انتقام
شروع جنگ کی بھٹی بھٹیر سے — کیا حملہ خوں ریز شمشیر سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1260

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا ناظم ملک حازم ادہر
لیئے ساتھ لشکر بصد کر و فر

نہیں اُن دنوں پھول میں چھوپ تھا
کہ سیر و سیاحت میں مشغول تھا

نہ موجود پایا جو وہ نامور
تو ناظم نے غصہ سے پھر بخیلر

تمامی کیا ضبط مال و منال
ملازم کیئے قید دشمن مثال

کیا سب کو پابند زنجیر سے
کیا سب کا پامال تدبیر سے

جو ہیں پھول گھر آیا گلگشت سے
ممکانات خالی ملے رخت سے

ز جور و جفا ناظم بدسگال
ہوا پھول کے دل میں رنج و ملال

دلیرانہ ہمت سے تیار ہو
لیا ساتھ میں فوج جرار کو

بدنبال ناظم روانہ ہوا
مددگار بخت و زمانہ ہوا

لیا مال ناظم سے واپس پھرا
ملازم ہوئے قید سے سب رہا

رفاقت کا وعدہ دیا یا ہمی
ہوئی دور ناظم کی سب بدظنی

ہوئیں نامور پھول کی شادیاں
معزز گھرانہ میں اعزو شاں

وہ ایک ڈھلوں سردار کی نخت تھی
سدا نہ کی دیم نیک بخت تھی

بطن مائی بالی سے روشن گہر
ہوئے نیک اوقات میں جلوہ گر

تلوکا، ورامّا، ور گھو ہیں نام
کہ اوّل و دیم ہیں مشہور عام

شکم مائی رجی سے فرزند تین
ہوئے چنو، جھنڈو، و بختو ذہین

تلوکا و راما حضور گرو
گئے موضع کانگڑ بصد آرزو

قدمبوسی کی بادشاہِ دہم
ہوئے ملتجی اُن سے نظرِ کرم

مہاراج گرو نے کی دیا
کیا جامہ سکھی کا فوراً عطا

دیا نیز اک خنجر آب دار
کہ حاصل رہے ہو دم کارزار

برآمد ہوا یا خزانہ شہی
ہوا جو دہری پھول کی طبع ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیا سوئے سرہند با نقد و زر
وہ خود چودھری پھول نیکو سیر

بہادر کو اتصال ہی پور سے
ہے یاں کہ ہی قرب سنگر درے

بوقتِ عمل علم جوگ ابھیاس
سدا مائی بالی رہا کرتی پاس

دلے حیف اس دن نہ وہ ساتھ تھی
قضا پھول کی رچی کے ہاتھ تھی

سمادہی دی آپنے واں لگا
نہ مائی کو اُس بھید کا تھا پتہ

وہ سمجھی گئے چودھری سرگ کو
کیا مشہر آپ کی مرگ کو

ادا واہ کی رسم کی زود تر
کہ پیش آگیا عاقبت کا سفر

چھیالیس تھا سن سترہ سو بکرمی
کہ ناگہہ قضا آگئی پھول کی

سمادہی بھی ہی چودھری کی یہاں
بزرگانہ ہی اُس کی توقیر دہاں

عہد سردار تلوک سنگھ صاحب و صحت کی ریاست پٹیالہ

با بہم

تلوک سنگھ نامی پور مہیں
ہوا مسندِ باپ پر جانشیں

برادر تمامی ہوئے ایک جا
بہم عہد و پیمان واثق کیا

کہ ہو ایک کی ایک امداد پر
بوقتِ ضرورت چہ شام و سحر

بہم مشورت سے ہر اک کام کو
کیا جاوے تا نیک انجام ہو

مہمات مالی و ملکی تمام
صلاح مشورت سے ہوں اختتام

عدو آئے گر بر پرخاش و جنگ
مقابل پہ آئے ہر اک بید رنگ

بہم ملک مفتوحہ ہو منقسم
بہ صدق و صفائی بلا بیش و کم

پھر املاک موروثی تقسیم کی
ہر اک نے وہ تقسیم تسلیم کی

تلوک سنگھ نابہہ کی املاک پر
بزرگانہ قابض رہا سر بسر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ الہہ کی پتی و دیگر محال — ملا رام سنگھ جی کو بے قیل و قال
جیوندان دیا نیز بہر گذر — بہ رگھوبرادر فرشتہ سیر
وہ چنو وجھنڈ دمعہ تخت ملا — ہوئے قابض گمٹی سب مستقل
یہ سردار نابھہ کے ہیں ولیدار — معزز ہیں اور نیز عالی تبار
مہاراجہ مرحوم کے دو پسر — ہوئے کشورِ ہند میں نامور
کہ تھا ایک گوردت یہ بخت جواں — دوم نامی سکھ چین شیر جواں

عہد سردار سکھ چین سنگھ صاحب و علیحدگی ریاست نابھہ

ہوا مسند آرا بجائے پدر — مہاراجہ گورنمنٹ میں نامور
ریاست کا جو عام دستور تھا — ارسا کیں کو مرکوز خاطر رہا
مودب طریقہ سے عارض ہوئے — کہ حصہ برادر کو دیدیجئے
کہ تقسیم ہو باہمی خوب تر — بجز فائدہ کے نہیں کچھ ضرر
کیا ملک تقسیم حصہ دیا — کہ سکھ چین سنگھ کو جدا کر دیا
زمیندار منڈی چوہڑ نام کی — جواں وخت پاکیزہ اندام تھی
ہوئے اس سے سکھ چین سنگھ گفتگو — مبارک مبارک ہی آئی صدا
اسی سے ہیں یہ نیز فرزند تین — ہوئے پیدا انکو وصاحب نگیں
عالم سنگھ سردار اعظم پسر — میانہ وہ کچھ پست ہری نامور
بلاقی سے سنگھ کو بہم وصل تھا — وہی تیسرا چھوٹا در اصل تھا
بالا نوالی کو شش سے آباد کی — شروع نیز تعمیر کی قلعہ کی
بنایا حصار بریں استوار — مقام سکونت وجائے قرار
ضعیفی میں تقسیم کی جا داد — نہ ہوتا کہ باہم فساد و عناد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیا بالا نورالی بہ پورِ کلاں — برائے حکومت چو فرماں رواں
دیال پورہ مرزا برائے دوام — کیہ منتقل پور اصغر کے نام
وے عہد فرزند دویم کیا — وہی باقی ورثہ پہ قابض ہوا
وہ سترہ سو عیسے اٹھاون تھا سن — ہوا ختم جب زندگانی کا دن
پچھتر برس کی تھی عمر رواں — کہ راہی ہوئے سوئے باغِ جناں

کارنامہ سردار عالم سنگھ صاحب

جنابِ معلّی کا اعظم پسر — نکو نام تھا عالمِ نامور
رُخِ حال سے سر بسر آشکار — زمانہ میں تھا رعب و فر بیشمار
جمن اور ستلج کے باشندگاں — امیر و غریب و چہ پیر و جواں
ہوئے آپ کے آپ فرماں پذیر — جواں بختِ سردار آفاق گیر
یہی فاتحِ شہر سرہند تھا — توانائی میں رستمِ ہند تھا
گزر سکر رہوئیں شادیاں — ولیکن نہ اولاد کا تھا نشاں
پسِ جنگ سرہند یک سال تک — رہا شاد دنیا میں زیرِ فلک
گرا اسپ سے سر نگوں بر زمیں — گئی دفعتہً جانِ شیریں وہیں
ریاست کو ترکہ وہ سارا ملا — کہ حقدار والی ریاست کا تھا

عہد مہاراجہ گجپت سنگھ صاحب بہادر

پچانوے تھا بست و ستر صدی — مہینہ تھا بیساکھ ہفتم سودی
مبارک سراسر تھا منگل کا دن — برآمد ہوا در زدِ رحمِ بطن
کہ پیدا ہوا بانیِ سلطنت — مہاراجہ گجپت ہری نیکبخت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ازل سے قد ہوس اقبال تھا — سراپا مہ نورد اجلال تھا
ہوئے قسمت و بخت سے کامگار — ہنرہائے شاہی سے شاہانہ وار
برادر نوازی کی شہرت تمام — ہوئی ملک میں چار سو لاکلام

تخت دہلی سے خلعت پانا

مہاراجہ کا سالِ عمر روان — دیا سے تھا گو دیو کی سات وان
ولیکن نہ تھا سر پہ طفلِ پدر — مددگار اقبال تھا سر بسر
نہ داخل ہوا جب خراجِ شہی — شہنشاہ کی تب توجہ ہوئی
بفرمان شہ شاہ عالم جہاں — ہوئے ساعی تحصیل زر عاملاں
گیا ناظم ملک شاہِ جہاں — سوئے پھول باشکرِ بیکراں
مہاراجہ نے خود ملاقات کی — مثالِ رفیقاں مدارات کی
بدوران ہر گفتگوئے عتاب — دیا ناظم نامور کو جواب
سر و چشم پر حکمِ شاہنشہی — زر و مال سے ہی نہ کیسہ تہی
پھر اہی ناظم جو عزم سفر کا — کیا تو خبر ہو گئی مشتہر کا
ہوئی مضطرب مادرِ مہرباں — تکلم کی دایہ سے کھولی زباں
حوالہ کیا میں نے لختِ جگر — محافظ رہو دل سے مثلِ پسر
مقامِ وطن سے روانہ ہوئے — بنا پر سبکدوشیِ بار کے
مہاراجہ صاحب نے خود دایہ کی — تسلی سراسر بزرگانہ کی
زبانِ فصیح سے وہ ناظم وہیں — سخن سنج تھا کلمہ آفریں
شہنشاہی حشم و خدم نے اتمام — کیا واں سواری وغیرہ تمام
کیا شاہ سے عرض دستور نے — دیا حکم یہ شاہ پر نور نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ تا حکم ثانی یہاں پر رہے
کیا جاوے فرصت میں حاضر اسے

غرض ہو گئے یاں بسر تین سال
وزیر معظم کو آیا خیال

حضور شہنشاہ عالی جناب
مہاراجہ کو لے گیا وہ شتاب

دیا بوسہ الفت سے رخسار پر
لیا اپنی آغوش میں چوں پدر

دو فور عنایت سے خلعت دیا
کیا معاف زر باج رخصت کیا

فتح سرہند و مندآرائی جیسند

جو حال تھا اس وقت سرہند پر
وہ تھا زین خاں ناظم بدسیر

اگرچہ بظاہر وہ انسان تھا
مگر خصلت و خو میں شیطان تھا

کیا سنگدل نے وہ کار عذاب
کہ سنکر جسے کوہ آہن ہو آب

کہ یعنی دو فرزند شاہ دہم
سری دیو گرکان جود و کرم

کئے زندہ مدفون دیوار میں
کہ چنوا دیا ان کو آثار میں

ملی قوم سکھان کو جب خبر
ہوئی آتش خشم تب تیز تر

ترقی پہ تھا قومی جوش و خروش
پیئے خون ناظم ہوئے زرہ پوش

رواں سترہ سو اور تر لٹھ تھا
کہ جس دم مہاراجہ پٹیالہ

گئے سوئے سرہند بہ جم غفیر
پئے گوشمالی و قتل شریر

بہ شمشیر گرز و سنان و خدنگ
رہا گرم تا دیر بازار جنگ

مہاراجہ جھک جاتے تھے جس طرف
اکیلے پلٹ دیتے تھے صف کی صف

ہر اک سمت مانند شیر ژیاں
یہ پھرتے تھے میداں میں بغرہ زناں

پھر اس شیر زن بہ تیغ و تبر
کیا فوج اعدا کو زیر و زبر

ہوا خوب باہم جدال و قتال
ہوا ناظم زشت رد خستہ حال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شجاعت کا تھا جوش ہنجان میں
ہزیمت پڑی فوج ترکان میں

بدست مبارک کیا سر قلم
جہنم کو ناظم گیا بدشیم

بنام مہاراجہ نامور
ازل سے تھی منسوب فتح و ظفر

جمایا قدم شہر سرہند میں
فتح ہو گئی مشتہر ہند میں

مہاراجہ نے چند اضلاع پر
تصرف و قبضہ کیا بے خطر

مضافات کرنال اور پانی پت
گوہانہ ورد تک لیا بالکت

محالات جینداد سفیدوں تمام
ہوئے تابع حکم عالی مقام

مبارک تھا سن عمر کا بست و پنج
کہ حاصل کیا ملک اور تاج و گنج

روایت یہ اکثر زبانی سنی
نہ قایم رہا امن و نظم شہی

ہوئے متفق قانونگو اور مقدم
برہمن بھی تھے باجڑہ ایکدم

کہا کوئی تدبیر اب کیجیے
نہ ہونے خلل شہر میں دیجیے

سنا ایک سردار عالی تبار
کہ گجپت ہری نام ہے نامدار

بت اسکی یاں فوج جرار ہے
ہر اک ناتواں کا مددگار ہے

برائے حفاظت جو آئے یہاں
تو آئے نظر شکل امن و اماں

گئے متفق خیر مقدم کیا
مہاراجہ نے رخ کیا جیند کا

ہوئے پرتو افگن بہ خیل و حشم
بنایا ٹھنڈی رام کو مستظم

لڑائی کیا معاف بہر گذر
قدیمی و دیرینہ وہ سربسر

جمعبندی خالصہ مال کی
بر سر قلم بیس لکھ سال تھی

گیا قبضہ سے شہر دہلی نکل
رہا پھر نہ کرنال زیر عمل

یہ اتفاق اور وقت کی بات ہے
مقدر بر دست کی ہاتھ ہے

مہاراجہ صاحب کو تعمیر کا
ولیسا ہی شوق بافوق تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی عہد میں چند حصن حصین ۔۔۔ ہوئے پختہ تعمیر محکم ترین ۱۲
قلعہ جیند ہی آپ کی یادگار ۔۔۔ حصار سفیدوں بھی ہے استوار
گڑھی پانی پت اور کرنال کی ۔۔۔ نشانی ہے شاہانہ اقبال کی

تختِ دہلی سے ریاست جیند اور خطاب مہاراجگی کا ملنا

تھا سترہ سو سیلے اور ستھ کا سن ۔۔۔ ترقی پہ اقبال تھا دن بدن
بحکم شہنشاہ آفاق گیر ۔۔۔ نجیب خان نواب شاہی سفیر
روانہ ہوئے جیند فوراً ہوا ۔۔۔ چلا بے تامل برنگِ صبا
ہمارا جہ پیش آیا تعظیم سے ۔۔۔ رہے ہم تواضع و تکریم سے
بشوقِ زیارت شہِ دادگر ۔۔۔ گوارا کی تکلیفِ راہ سفر
طلب شاہ نے واں کیا یک بیک ۔۔۔ خراجِ شہی باقی یک نیم لک
کیا سر کو خم راہ تسلیم سے ۔۔۔ مرخص ہوئے رائے تعظیم سے
لیا جیند سے تین لکھ نقدِ زر ۔۔۔ خوشی سے کیا پیشکش تاجور
تھا سترہ سو سیلے اڑسٹھ کا سن ۔۔۔ بحکم جہاندار شمشیر زن
ہوا ثبت فرمان شاہنشہی ۔۔۔ مہاراجگی اور فرمانروہی
ضلع جیند یعنی برائے دوام ۔۔۔ کیا مرحمت مثل شاہانِ تام
رئیسانِ کمیتل سے تھا ثمرہ ۔۔۔ مہاراجہ خلد آرام گاہ
لہٰذا وہ فرمانِ شاہنشہی ۔۔۔ رہا واں نہ اس کی ہوئی واپسی
ریاست جو بگڑی تو فرمان گم ۔۔۔ ہوا اور باقی رہا حیف و غم
بفرمانِ ہذا مہاراجگی ۔۔۔ بنام مہاراجہ ولی تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسی وقت سے سکہ مضروب ہے | کہ رائج ریاست میں زر خوب ہے

مہاراجہ کی شادی اور اولاد

کشن سنگھ سردار ذی شان تھا | زمیندار جٹ گوت کا مان تھا
تھی سردار کی دختر ملقا | مہاراجہ اُس سے ہوئے کتخدا
ہوئے بطن سے اُس کے فرزند تین | نکو رو نجوبخت روشن جبین
مہر سنگھ تھا نامی اعظم پسر | مہاراجہ بھاگ سنگھ جی دگر
وہ تھا بھوپ سنگھ سوئمی کنجو | ہوئی دختر بی ایک پاکیزہ رو
کہ ہی نام روشن مثال قمر | شروع لفظ ہی راج آخر کمر
زمانہ بلوغت جو آیا نظر | تو تجویز نسبت کی۔ کی زود تر

شادی بی بی صاحبہ اجکنور دختر مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب بہادر شیر پنجاب

رئیس سو کر چکیا عالی مقام | مہاں سنگھ سردار مشہور نام
کیا اُس سے منسوب بی بی کو داں | کہ سردار تھا خوبصورت جواں
وہ سترہ سو سیلے چوہتر تھا سن | مقرر کیا نیک شادی کا دن
تجمل سے بارات کے ماہتاب | چھپا رشک و غیرت سے زیر سحاب
مطرز تھی بڈر دکھاں کی سرزمین | وہ بارات شاہانہ آئی وہیں
رسومات شادی سے فارغ ہوئے | خوشی سے طلبگار رخصت ہوئے
مہاراجہ صاحب نے کچھ پیشکش | متاع گرانمایہ بے غل و غش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیا ما جزانہ بہ سم جہیز — بوقتِ وداع ہم ہوئے اشک ریز
دیئے اسپ ہوار فیل و شتر — عماری گرانمایہ اور زین زر
دوشالہ و پوشاک زیور و زر — جداگانہ تعداد میں بیشتر
بہ تشریح تعداد تفصیل وار — سرِ کلک خم ہے بصد انکسار
مبارک مبارک تہ آسماں — زباں پہ تھا ہر شخص کے بیگماں
ہوا بطن بی بی سے فرزند ایک — بوقتِ ہمایوں دہم فالِ نیک
جو تھا ملک پنجاب کا بادشاہ — مہاراجہ رنجیت گیتی پناہ

والیٔ پاہم سے جنگ اور سنگرور پر تسلط

یہ ایام شادی کے یا جبرا — کہ نزدیک یاں بیڑ نابہہ کا تھا
ریاست سے مامور تھا بیڑیاں — بسے بدسیر نام یعقوب خاں
گئے گو اس کو چند سامیر واں — وہ پیش آیا دشنام کی بد زباں
حضورِ مہاراجۂ تاجدار — کسی نے کیا حال سب آشکار
کیا رخصتانہ جو بارات کا — تو یاد آیا وہ فعل بد ذات کا
بلا پا کیا اسر قلم چوں قلم — دکھائی اُسے راہِ ملکِ عدم
مہاراجۂ نابہہ کے نام بھی — بنوکِ زباں خامہ چٹھی لکھی
برادر مرے نامور مہرباں — ہمیر سنگھ سردار والا شوراں
یہاں آئیے گا میں بیمار ہوں — بہت دل سے مشتاقِ دیدار ہوں
مہاراجہ نابہہ جریدہ یہاں — قدم رنجہ فرما ہوئے بیگماں
کیا خود بدولت نے یہاں نجیط — مہاراجہ نابہہ کو زیرِ نظر
علاقہ پہ نابہہ کے حملہ کیا — ضلع بہادسوں اور املوہ لیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تصرف کیا نیز سنگرور پر — جمایا قدم مستقل بے خطر
مہارانی نابہہ نے اِس چال کی — سُنی کیفیت روئے احوال کی
مقابل ہوئی وہ بفوج وسپاہ — رہا جنگ طرفین میں چار ماہ
کہ انجام رانی نے لی پہر پناہ — مہاراجہ پٹیالہ جمشید جاہ
مہاراجہ پٹیالہ ساعی ہوئے — رہائی ہوئی بہائی بہائی ہوئے
علاقہ ریاست کو واپس دیا — دے قبضہ چھوڑا نہ سنگرور کا

نزاع باہمی رؤسائے پھول

بنائے نزاع باہمی پھول ہے — کہ آباد بھی پھول ہی پھول ہے
رئیسانِ نابہہ کو سنگرور پر — تنازعہ دعوی رہا ہمدگر
دے جب سے وہ ہے صدر کا مقام — ریاست کا سامان ہے یاں تمام
اگرچہ روا جا ہے مسلہ سلیس — کہ اس خاندان کے وہ ہیں سرئیس
ہر اک حصہ جدی کا حقدار ہے — نہ حجت کا موقع نہ تکرار ہے
مگر راجہ نابہہ مسلسل وہاں — حکمراں ہے از عہد پیشیگاں
بہائی روپا مشترکہ سرکار ہے — دے قبضہ وہاں نابہہ دربار ہے
ریاست کا حصہ جمع ہے وہاں — کہ جدی تنازعہ ہے تا ایں زماں

کنور ہمت سنگھ کی بغاوت و پٹیالہ کی امداد

امر سنگھ مہاراجہ داد گر — ہوئے مسند راج پر جلوہ گر
کنور نام ہمت برادر صغیر — امورِ ریاست میں تھا جو مشیر
گیا موضع ڈھوڈاں میں خلل ہوا — خلافِ ریاست وہ عامل ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراجہ صاحب نے سُن کر خبر — کیا اپنی ہمت سے ہمت بدر
مگر برادر نوازی کی پھر — دیا حصّہ جاگیر بہر گذر
بہاتر تھا سن سترہ سو عیسوی — کہ سازش سے بدذات سکھدیو ای
کنور مجمع کے ساتھ چوں دشمناں — گیا قہر سے شہر کے درمیاں
مہاراجہ پٹیالہ سُن کر خبر — کہ آیا برادر بحالِ دگر
مقابل ہوئے خود بہ تیر و تفنگ — بہ گرمی و نرمی بمیدانِ جنگ
نہ حاصل ہوئی لیک فتح و ظفر — مہاراجہ جیند آئے اِدھر
دلیری و ہمت سے کی سخت جنگ — کہ کم ہمتی کا تھا ہمت پہ رنگ
رُخ کامیابی جو آیا نظر — تو واپس ہوئے واں سے وہ زود تر

والیِ پٹیالہ کی امداد بسخیر قلعہ بھٹنڈہ میں

بھٹنڈہ قلعہ عام مشہور ہے — اُسی قلعہ کا ذکر مذکور ہے
کہ اک نامی سکھین جنگ آزما — بہ نیروے بازو قلعہ دار تھا
مہاراجہ نے رُخ اُدھر کا کیا — کہ یعنی کیا عزم تسخیر کا
مقابل ہوا وہ بہ تیغ و تبر — کہ موجود تھی فوج واں نامور
مہاراجہ پٹیالہ کی فوج بھی — ہوئی مستعد بہر دشمن کشی
ولیکن نہ کچھ کامیابی ہوئی — مہاراجہ کو جیند اطلاع دی
وہ امداد کو خود روانہ ہوئے — جوانانِ جنگی کو ہمرہ لئے
فتح ہو چکا جب حصارِ بریں — ہوئے واں سے واپس وہ تب خوشتریں

لشکر شاہی کی شکست

کوئی شخص عبدالاحد نامدار — تھا اُس وقت میں دہلی کا صوبہ دار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا دُہوس ملک گیری میں وہ — ہوا عازم سرزمیں جیند وہ
فرنچ ایک مشہور سمرو نام — کیا افسر فوج جنگی تمام
حضور مہاراجہ پہونچی خبر — بذریعہ جواسیس بس معتبر
دیا حکم لشکر کو تیار ہو — مہیا وہ شے ہو جو درکار ہو
دلاور جوانان نوخاستہ — روانہ ہوئے گام برداشتہ
پانی پت کا میدان تھا رزمگاہ — ہوئیں فوج باہم وہاں کینہ خواہ
مہاراجہ پٹیالہ امداد پر — شتابی گئے ہمعنانِ ظفر
سراسیمہ لشکر وہ میدان کا — گیا سوئے دہلی خراجان کا
مہاراجہ واپس ہوئے بے خطر — بدار الخلافہ قدم تیز تر

ناظم صوبہ ہانسی کا حملہ جیند پر اور قتل ہونا

بمحرم تھا سن سترہ سو عیسوی — رحیم داد ملاں ملازم تھی
بحکم شہنشاہ عازم ہوا — لیا ساتھ جرار لشکر جدا
وہ ہانسی میں تھا ناظم بدسیر — کہ آیا یہاں پر قدم تیز تر
شہر جیند پہ حملہ آور ہوا — تباہی کا عالم کیا یاں بپا
کیا حکم محصورگی چار سو — مہاراجہ فوراً ہوا جنگجو
ہوئی جیند کی فوج مصروف جنگ — برابر کیا وار تیر و تفنگ
مچا باہمی معرکہ کشت و خوں — ہوئی شاہی لشکر کی حالت زبوں
مہاراجہ صاحب نے ہنگام جنگ — کیا قتل ناظم کو پھر بدرنگ
ہوئی فوج مقتل کی منتشر — گریزاں ہوئی راہ پائی جدھر
وہ کی نعش زیر زمیں جیند میں — پڑا ہے وہیں موت کی نیند میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنائی گئی قبر مقتول کی — نگہداشت ہی خاک اور دھول کی
کیا ایک نے بھی نہ مقتول باد — گئے بھاگ میدان سے نامراد
تمامی رئیسان کیتھل و پھول — شتابی سے یاں پہونچے بہر شمول
بہ دنبال لشکر تعاقب کناں — روانہ ہوئے مثل شیر ژیاں
ہزیمت کے موقع پہ مال و دواب — ملا فوج سکھان کو بے حساب
کہ گھڑیال اب تک وہ موجود ہے — نشانِ ظفر ایک مسعود ہے
ہوا قبضہ میں شہر ہانسی حصار — بہ امداد پٹیالہ عالی وقار
کیا ملک مفتوحہ بہر منقسم — رفاقت محبت سے بیش و کم

ناظم صوبہ دہلی کی صلح

نجف خاں تھا اک ناظمِ نیکرو — خبردار ہر موسم گرم و سرد
مہاراجہ پٹیالہ سے ملتجی — ہوا باہمی صلح اور آشتی
بحکم مہاراجہ ناظم کے پاس — وزیر معظم گیا بے ہراس — دیوان نانومل
ملاقات کی دائی جید سے — بسر رات کی چین کی نیند سے
صلح اور صفائی بہم نیز کی — ہوئی ہانسی دھم کی واپسی
ولے پنجگاواں نہ دالیا دیا — وہ ہرجانہ میں زیر قبضہ کیا

سردار پٹیالہ کو سخت مقابلہ پیش آیا

رئیس منی مزرعہ والا تبار — غریب اس تھا نامی روزگار
مہاراجہ پٹیالہ سے بے سبب — ہوا مستعد جنگ شور و شغب
ریاست کی اک جزو املاک کو — تسلط میں لایا وہ بیباک ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراجہ صاحب نے لشکر کشی — خلافِ ریاست منی فرزعہ کی
رئیسِ سیالبہ ہری سنگھ نام — مقابل ہوا خود بطاقت تمام
ہوئی فوجِ پٹیالہ کی چیرہ دست — ہوا حوصلہ فوجِ اعدا کا پست
مکرر مہاراجہ نے پھر کمر — دلیری سے کی چست تدبیر پر
ولے فوجِ دشمن کی غالب رہی — خبر جیند دربار نے جب سنی
تو فوراً روانہ ہوئے تیز گام — مہاراجہ صاحب بہ لشکر تمام
ہم خوب جنگ آزمائی ہوئی — عدو کی سراسر تباہی ہوئی

ناظم دہلی کی ناکامیابی حملہ پٹیالہ میں

جواں بخت شہزادہ عالی تبار — سنہ ناظم و لشکرِ بے شمار
روانہ ہوا دلی سے شاد شاد — چلا طرف پٹیالہ بسرِ جہاد
وہ سترہ سو عیسوی اناسی تھا سن — مہاراجہ شیر دل پیلتن
برائے مدد اور پئے کارزار — گئے سوئے پٹیالہ سیلاب وار
جو دیکھا وہاں فوجِ سکھوں کا جوش — تو جاتا رہا فوجِ ترکوں کا ہوش
کہ یعنی ہوا خوف سے نیم جاں — وہ شہزادہ اور ناظم ناتواں
سمندِ عزیمت کی پھیری عناں — سوئے شہرِ دہلی ہوئے کنناں

والی بھرت پور کی شکست بمقابلہ تختِ دہلی

ہوا ہند میں شاہِ احمد مکیں — کیا تختِ دہلی کو زیرِ نگیں
بیادِ وطن سوئے کابل رواں — ہوا سرزمیں ہند سے شادماں
حکومت کا نواب کو اختیار — دیا مثلِ شاہانِ با اقتدار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نجیب خاں وہ نواب عالی مقام
ہوا بادشہ ملک قایم مقام

رئیس بھرت پور نے نواب پر
کیا زور سے حملہ اک بے خطر

مہاراجہ صاحب سے نواب کا
بہم رابطہ مثل احباب تھا

لہذا ریاست کی امداد سے
مکرر ملا تخت شاہی اسے

ریاست پٹیالہ کا انتظام

اٹھارہ سو اڑتیس بکرم کا سال
روانی پہ تھا بہر رنج و محن

امر سنگھ مہاراجہ سنکو سیر
ہوئے سوئے بیکنٹھ عازم سفر

ولی عہد صاحب بہ عمر صغیر
ہوئے وارث ملک تاج و سریر

شرارت کا مادہ لگا پھوٹنے
شریفوں کے چھکے لگے چھوٹنے

مہاراجہ جیند والا تبار
گئے خود بدولت بزرگانہ وار

بحسب ضرورت ہدایات کی
بہ نظم و نسق صرف اوقات کی

بغاوت سردار میان سنگھ بعد قبضہ پٹیالہ

میان سنگھ سردار اک بے شعور
برادر مائی دیسو کا پر فتور

قزاقانہ کرتا تھا غارت گری
بزور و توانائی دوسری

قلعہ ڈھوڈاں ہی اس نے بہر قیام
کیا زیر قبضہ بہ ہمت تمام

مہاراجہ جیند نے جب سنا
تو تشریف لا کر وہ باہر کیا

نصیحت و تہدید سے روک کی
مناسب نہیں شیوہ سرکشی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بغاوت سردار آلا سنگھ بعلاقہ پٹیالہ

آلا سنگھ سردار نخوت شعار — تھا سابو کی تلونڈی کا بسوئیار
کہیم کنور ائی کا وہ بھائی تھا — ولے تھا تہی مغز سرتا بپا
قلعہ بھیکی پہ ہو گیا وہ دخیل — ریاست سے باغی ہوا وہ ذلیل
مہاراجہ جیند فوراً ادھر — چو خورشید اعظم ہوئے جلوہ گر
اگرچہ وہ بھاگا براہ سرنگ — مگر تو بھی ہاتھ آگیا بے درنگ
سفارش مہاراجہ ناہہ نے کی — لہذا عفو جملہ تقصیر کی

مہاراجہ صاحب کا سرگباش ہونا

نکو نام بی بی راجندر کنور — بہ دانائی وزیر کی نامور
جناب مہاراجہ پٹیالہ کی — حقیقی جواں بخت ہمشیرہ تھی
ریاست کا دیوان یعنی وزیر — وہ تھا نانوں مل ویش اک بے نظیر
ہوئی متفق رائے جو باہمد گر — تو یاد مہاراجہ کی زود تر
مہاراجہ صاحب نے امداد پر — کیا سوئے انبالہ عزم سفر
ولیکن اسی جا سے بیمار ہو — سفیدوں کو لوٹے وہ لاچار ہو
مہینہ نومبر تھا تاریخ سات — وہ سترہ صدی اور نوے اسی بیت
مہاراجہ کی زندگانی کا جام — قضا نے کیا خالی بہر دوام
سمادھی مہاراجہ جنت مکاں — سفیدوں میں موجود ہے جو نشاں
نہ دست اجل سے ہے کوئی بچا — نہ دنیا میں کوئی سدا ہی رہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریاست جیند کی تقسیم

مہاراجہ نے خود بدورِ حیات — کی تقسیم املاک اور بیوتات
بنامِ مہاراجہ بھاگ سنگھ — کیا منتقل ملک سب بے درنگ
دیئے بھوپ سنگھ جی کو بہر گذر — وہ بڈرو کہاں بازید پور بسر
اِسی نسل سے آج مثلِ شہاں — رئیسانِ دنی شان ہیں حکمراں

لہ جیند و نابھا

ذکر ریاستِ کہنہ

مہاراجہ صاحب کا پورِ ہمیں — قضا سے گیا سوئے خلدِ بریں
ہوا خود بدولت کو رنجِ گراں — شکیبائی تھی چارہ دردِ نہاں
ہری سنگھ فرزند مرحوم کا — ہوا شہرِ کہنہ کا فرماں روا
بتقریبِ شادی برسمِ جہیز — ملا یہ علاقہ زرد سیم خیز
اُسی ملک میں وہ رہا حکمراں — ہوا نامور مثلِ فرماں رواں
مہاراجہ کے بعد دو سال تک — رہا زندہ دنیا میں زیرِ فلک
رہی بعد زاں ملک پہ حکمراں — مہارانی مرحوم کی نوجواں
مشیت سے آنی کہ جب انتقال — ہوا تب گورنمنٹ نے ملک وال
کیا ضبط شاہانہ دستور سے — نہ اولاد صلبی بھی منظور کے

ذکر ریاست تھانیسر

ہری سنگھ کی دخت تھی پدما — فتح سنگھ اُس سے ہوئے کیتخدا
تھا تھیری کا لیکن وہ ولی عہد — جوان و جواں بخت دانش گزا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اٹھارہ سو بیسے چوالیس سن — نشاں مٹ گیا خاندانِ کہن
اجل سے پسر اور پدر ہم قدم — گئے دارِ فانی سے سوئے عدم
رہی بی بی چھ سال تک منتظم — رہا یاد پیہم باقی رنج و الم
نہ اولاد تھی اس لئے ملک پر — گورنمنٹ قابض ہوئی زود تر

عہد مہاراجہ بھاگ سنگھ صاحب بہادر

اٹھارہ سو ستر و تاسن بکرمی — تردوش متی ماہ بھادوں سدی
بہ ایام سنیکو دروز سعید — بساعت ہمایوں و آنِ حمید
ز مکمن ولادت مثلِ نیکرز — ہوا مثلِ خورشید گیتی فروز
مہاراجہ بھاگ سنگھ نے نظیر — دلی عہد حقدار تاج و سریر
رخِ نور اگین سے آشکار — سراپا تھا اقبال شاہانہ وار
ہنرہائے شاہانہ سے بہرہ ور — ہوئے مدتِ چند میں سربسر
روانی پہ حسن و بلت و جمال تھا — زمانہ جوانی تھا اور عیش کا
قدم بوسی کی آ کے اقبال نے — مدد کی کواکب کی ہر چال نے
کہ حاصل ہوا فر و تختِ پدر — بفرقِ مبارک رکھا تاجِ زر
رفاقت گورنمنٹ برٹش سے کی — شہنشہ کی خدمت تہ دل سے کی

تختِ دہلی سے جاگیر ملنا

چھیاسی تھا سن اور سترہ صدی — سریر شاہ عالم تھا تاج شہی
بحکم شہنشاہ عالی گہر — گوہانہ دکھر کھوہ بھی سربسر
بنام مہاراجہ نیک دل — ہوا ارضی طور پر منتقل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرہٹوں کی شکست

اٹھارہ صدی سال پنجاہ و یک — سراسر تھا نیرنگ پیر فلک

مہاراجہ مادھوجی سندھیا — کہ تھا مرہٹوں کا وہ ایک پیشوا

وفادار صادق دلی خیر خواہ — شہنشاہ عالم کا تھا بے شبہ

بحسبِ ضرورت و اتفاق سے — جُدا وہ ہوا شاہِ آفاق سے

وزیرِ سیہ کام قادر[1] غلام — سزاوار لعنت کا ہی جو مدام

ہوا ہوس میں ہوا مبتلا — ہوا مرتکب حرکتِ ناسزا

کہ نکلوا کی آنکھیں شہ نامدار — ہوا کشورِ ہند کا تاجدار

خبر کان میں سندھیا کے گئی — دیا حکم ہو جلد لشکر کشی

چلا خنجرِ سر شکن جاں ستاں — بفرقِ سیہ روِ دوگرون گراں

جہنم کو واصل کیا وہ غلام — کیا زندگانی کا قصہ تمام

بٹھایا شہنشہ کو اورنگ پر — کیا تاج شاہنشہی زیبِ سر

تکبّر و نخوت سے پھر سندھیا — نہ تن میں سمایا ارادہ کیا

کہ اقلیم پٹیالہ میں سر کروں — سرِ سرکشاں خون میں تر کروں

دیا کوچ کا حکم سالار کو — کیا ساتھ افواجِ جرار کو

کہ تھا ایک انبا و لچمن دوم — وہ سردار فوجی کیے منتظم

جو لشکر ہوا راج گڈھ میں مقیم — خبر ہو گئی پٹیالہ آیا غنیم

ریاست میں تیاری فوراً ہوئی — مہاراجہ کو جلد اطلاع ہوئی

مہاراجہ تشریف لائے یہاں — بہت کچھ تسلّی کی دلبستگاں

لیا ساتھ پھر لشکرِ بے کراں — روانہ ہوئے ہمچو شیرِ ژیاں

پڑی فوج دشمن کی تھی نیند میں — ہوا بیدار ہی پٹیالہ اور جلد سے

[1] قادر غلام روہیلہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا ایک شب خوں کہ فوجِ لعین — سوئے پشت فوراً ہوئی رہگزیں
لگا ہاتھ سکھوں کے مالِ عظیم — بوقتِ ہزیمت سپاہِ لئیم

امداد والیِ رائے کوٹ

ریاست کا والی تھا عالی مقام — رائے کوٹ میں رائے اس نام
صاحب سنگھ بیدی تھا اک بدعتی — کہ کی رائے پہ اس نے لشکر کشی
کیا رائے کوٹ اور رائے تباہ — حضورِ مہاراجہ گیتی پناہ
کیا عرض رائے نے دردِ جگر — کہ میں ظلم بیدی سے ہوں تنگ تر
عنایت کر یا نہ اب کیجئے — رہائی عدو سے دلا دیجئے
مدد کی مہاراجہ نے رائے کی — کہ بیدی نے لشکر کشی پھر کی

عروجِ جارج طامس

جارج طامس تھا نام انگریز کا — دلیر و قوی فتنہ انگیز تھا
شجاعت پہ نازاں تھا وہ تند خو — پھرا کشورِ ہند میں چار سو
آپا کہا مدتوں رہ کے یہاں — ہوا فاتحِ ملک شہ نشاں
جھجر کا علاقہ معہ داوری — کیا زیرِ فرمان اور داوری
ہوا جارج طامس پہ وہ مہرباں — کیا ناظمِ ملک وہ نوجواں
ہوئے جائے آیا وہ مسند نشیں — مہاراجہ باون بہ تاج و نگیں
تو طامس نے آقا کی پروا نہ کی — اطاعت نہ کی بلکہ کی کجروی
بہت پیش قدمی کی چوں با عناں — دلیری و گستاخی کی ہر زماں
گیا پردہ ہالسی میں جوں شہریار — وہاں بھرتی کی فوج بھی چھ ہزار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کئی توپ خانہ تھے واں آسکی پاس
تھی تو اب تعداد میں کل پچاس

امیر زماں شہ زماں تاجدار
کہ یعنی شہنشاہِ کابل و یار

وہ غارت گرِ ہند مشہور تھا
ہر اک ساکنِ ہند رنجور تھا

نشہ اُس کو تھا قوت و زور کا
لہذا کیا عزم لاہور کا

مہاراجہ کے پاس پہنچی خبر
کیا بے تامل گورا سفر

بھروسہ تھا امداد پنجاب پر
رئیسانِ ذی شان پنجاب پر

کیا شہر لاہور میں انتظار
کہ آئے اگر شاہِ کابل دیار

دکھائیں ذرا ہاتھ شمشیر کا
دلیری و ہمت و تدبیر کا

وہ طامس بھی تھا اس جگہ تاک میں
چھپا اک کمیں گاہ ناپاک میں

کہ اتفاق سے اُس کو موقع ملا
سوئے جیند فوراً روانہ ہوا

مچایا بہت راجئی میں فتور
کیا شہر محصور تا دُور دُور

مہاراجہ کو جب ہوئی آگہی
دیا حکم فی الفور ہو واپسی

مہاراجگاں پھول شیر ہم
دوانی کیتھل بہ خیل و خدم

گئے رزم گہہ میں بہ تیغ و تفنگ
مقابل ہوئے مثل شیر و نہنگ

سراسر عدو کو ہزیمت ملی
گیا جیند سے راہ ہانسی کی لی

تعاقب میں لشکر گیا بیشمار
بسوئے مہم قصبہ سیلاب دار

غنیمت میں سکھوں کو اس دم ملا
ملا یاوری بخت سے بیشتر

بوقتِ مراجعت رہے ناروند
بسر نیند میں رات کی نا روند

وہ مخفی تھا طامس وہاں گھات میں
دکھائی چمک تیغ پھر رات میں

لیا یعنی شب خوں سے پھر انتقام
کیا سکھی لشکر کو برہم تمام

نشہ کی بدولت وہاں پر ہوا
زیاں فوج پٹیالہ اور جیند کا

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رقم ہی کرم سنگھ جی نر ملا
جو تھا قوم سکھان میں پیشوا

سرا سر طمع کے پھنسا دام میں
نہاں کیسا جنگ کے کام میں

گیا بھاگ دانستہ میدان سے
گرا چشم توقیر اور شان سے

صلح کی منازل پہ طامس چلا
ولے دل کے اندر تھی اسکے دغا

ہوا گرم پھر عرصۂ کارزار
گیا موضع دھڑ بہ میں وہ سیل وار

مقابل پہ تھا وان رئیس بھدوڑ
گیا مضطرب پھر موضع گنھوڑ

رکھا رہ میں دست تطاول روا
لیا موضع ڈھوڈاں جو کچھ ملا

وہاں فوج سردار دیوان سنگھ
جو دیکھی تو چلتا ہوا بید رنگ

روانہ ہوا پھر بہ سمت سنام
مقامات بیسکہ کو لوٹا تمام

گیا بعد زاں سوئے نارنگوال
مقابل ہوا پھر مثال شغال

مہاراجہ نے سخت دان جنگ کی
نہ تاب و حبارت عدو میں رہی

مہاراجہ سے پھر بصدق و صفا
صلح کے لیے طے وہ ہوا

غرض حیلہ سازی سے لیتا تھا دم
رکھا ہر طرف راجہ نے قدم

مقابل آ پٹیالہ کا شامل کوہ
ہوا غلبۂ خوف سے بس تباہ

رہا واں بھی ناکام مجبور ہو
گیا سوئے کیتھل وہ پیکار جو

وہاں سے بجانب سفیدوں گیا
حصار ریاست پہ قبضہ کیا

مہاراجہ بھی مثل شیر ببر
گیا ہمقدم دشمن کینہ ور

کیے پا لصد تن بہنگام جنگ
تہ تیغ میدان میں بے درنگ

مکرر وہ کیتھل کی جانب گیا
نہ گلہائے مقصد سے دامن بھرا

ہوئی اس کو حاصل تو نکبت
مدد گار دیکھا نہ اقبال و بخت

امید فتح اور ہوس چھوڑ کر
گیا شہر ہانسی میں وہ بدسیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا واں قیام اُس نے مثل وطن | اٹھارہ صدی اور تھا ایک سن

خروج جارج طامس

بوائن تھا نامی جنرل جواں | مہاراجہ سندھیا کے یہاں
سترہ سو عیسے پچاسی تھا سن | ملازم ہوا جب یلِ پیلتن
ہنرہائے جنگی سے جنگی سپاہ | سراسر کی ترتیب بے اشتباہ
ہوا نامور سندھیا کے یہاں | رہی مدتوں فوج زیرِ کماں
جو بارہ برس ہو گئے منقضی | تو نپٹن ریاست نے تجویز کی
فرنچ پیرون نام نوکر رکھا | سپاہ پر ریاست کی افسر کیا
جمن کے پیے سندھیا کا عمل ہوا | ہوا اُس کی تدبیر سے مستقل
وہ طامس عدو قوم سکھاں تھا جو | زمانہ میں مشہور شیطاں تھا جو
تمامی خبر نقل و حرکات کی | مہاراجہ سندھیا نے سنی
تو سکھان سے عہد و پیماں کیا | عدو سے بالتفاق کیجے وغا
لگے ہاتھ جو ملک تقسیم ہو | نہ زنہار وعدہ میں ترمیم ہو
مصمم کیا قصد بہرِ نبرد | ہوا لشکرِ مرہٹہ رہ نورد
مہاراجہ با فوج کیتھل اُدھر | روانہ ہوا مثلِ شیرِ ہبر
وہ میدان بیری ہے کارزار | بہ ایمائے حکام پایا قرار
مہاراجہ صاحب کے اقبال سے | سیہ بخت طامس کے اعمال سے
ہوئی مرہٹوں کی عدو پر ظفر | گیا بھاگ میدان سے بدسیر
وہ ہانسی کی جانب ہوا رہ سپر | تعاقب کیا فوج نے بے خطر
لیا وہ دلیری دہمت سے گھیر | کیا قافیہ تنگ زیرِ سپہر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اطاعت کی طامس ذی مدّ نظر — کیا اُس کو آزاد پہر زود تر
جو قیصر کے اقبال کا آفتاب — سرِ ہند چمکا بصد آب و تاب
تو یہاں سے گیا یک بیک دُور — سوئے ملک بنگال معموم تر

جنگ سندھیا

اٹھارہ سو تہاتین عیسے کا سن — کہ پیدا ہوئی شکل رنج و محن
شہنشاہِ برٹش سے جنگ آزما — بجوشِ تکبّر ہوا سندھیا
سرِ تخت قایم تھا گو بادشاہ — مگر سندھیا کی تھا زیرِ پناہ
جو حاصل ہوئی سندھیا کو شکست — تو تحریر کی معاہدہ کی نوشت
کیا لیک نے شہر دلّی کو سر — پشیماں ہوا سندھیا سر بسر
اطاعت شہنشہ کی منظور کی — جو نخوت جوانی کی تھی دور کی
کنارہ کشی شہر دلی سے کی — نہ پہر آگرہ کی ہوس دل میں کی
حصار اور رُہتک مقامات پر — ہوا دخل برٹش کا پہر سر بسر
دلیرانِ سکھ نے بہ تیغ و تفنگ — سنان و تبر گرز تیر و خدنگ
رفاقت مہاراجہ سندھیا — مہم کے زمانہ میں کی جا بجا
ولیکن رئیسانِ ذی اقتدار — مہاراجگاں پھول عالی تبار
ہوئے سندھیا کی نہ امداد پر — رفاقت کی برٹش کی مدّ نظر
مہاراجہ نیک نیت سے کام — ہوا وہ کہ زندہ ہی جاوید نام
ملاقات کا سلسلہ لیک سے — کیا آپ نے جاری تحریک سے
اطاعت کا اُن کو دلایا یقین — صداقت کو بھی کر دیا دل نشیں
سرِ دست امداد کی کیمپ کی — وفاداری برٹش فی تسلیم کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گر ہانہ و کہر کہوہ رقبہ تمام — کیا تابع ذات عالی مقام
اٹھارہ سو تھا عیسوی تین و چار — زر دے سند صاف ہی آشکار

معافیِ خراج

گورنمنٹ برٹش نے ہر طور سے — پسندیدہ تجویز کی غور سے
میانِ جمن اور ستلج تمام — رئیسان کو جو ہیں عالی مقام
کیا معاف سالانہ شاہی خراج — بشرطیکہ ہوں تابعِ تخت و تاج

حد بندی پنجاب

مہاراجۂ شیر پنجاب سے — یہ برٹش نے کی التجا آپ سے
میانِ دو شاہاں دو فرمانرواں — رہے حدِّ فاصل وہ ستلج رواں
مہاراجہ نے رائے منظور کی — نہ اُس وقت کچھ غور و موفور کی

جنگِ ہلکر

اٹھارہ سو تھا عیسوی پانچ و چار — دوابہ تھا گنگ و جمن خار زار
ہوئے تازہ برٹش کی پیدا عدو — مہاراجہ جسونت پیکار جو
امیر خان افغان مرد دلیر — دلیری کے بیشہ کا غرندہ شیر
ہوئے دونوں یکسان سے ملتجی — دکھا دو ذرا ہاتھ مردانگی کا
کیا سکھوں نے ہر جمنا عبور — مچایا بہت ہوئے میرٹھ فتور
حضورِ گورنمنٹ برٹش خبر — جو پہونچی تو بہرِ رفع شور و شر
دیا حکم فوراً ہو لشکر کشی — ضرورت ہی سکھوں کی تادیب کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراجہ شیر دل نے سُنا — غرور و تکبّر سے ہلکر پھرا
کیا قصد دلّی بتحیل و خدم — مدد گار رہوں تا کہ وقتِ ہم
بوقتِ ملاقات لونی نے واں — سفارش پہ فی الفور کھولی زباں
کیا لیک صاحب نے اُن کو رفیق — رہے چھ مہینے تلک چوں شفیق
گورنمنٹ برٹش نے اک بڑ بہا — مہاراجہ صاحب کو خلعت دیا
مقرر کیا لیک صاحب نے واں — وہ لونی پئے عبرتِ مُفسداں
مہاراجہ کو نیز بڑھ سپرد — کیا تا نہ ہو غلبۂ دست بُرد
چلا درمیانِ جمن اور گنگ — بہم ہر دو سرکار تیغ و تفنگ
شہنشاہی لشکر نے پائی شکست — مہاراجہ ہلکر ہوا چیرہ دست
مہاراجہ ہلکر نے بزمِ ہم و غم — رکھا دلی میں مالکانہ قدم
ہوا گرچہ لونی کو بر نج و الم — مگر تھا نہ مایوس وہ زی ہمم
مگر فتح کے لئے جد کی — بروں نامی کرنل سے امداد لی
کہ نو دن تلک عرصۂ کارزار — ہوا کثرتِ خون سے لالہ زار
رہے لیک خود فتح آباد میں — فروکش رہا اُن کی امداد میں
رہے ہر دو شیراں مصروفِ جنگ — کیا گرم میدان توپ و تفنگ
کہ انجام ہلکر نے پائی شکست — گیا بھاگ میدان سے تیرہ بخت
گیا بہرِ جمنا سے سوئے جنوب — مگر نیّرِ بخت تھا در غروب
وہ ناکام واں سے بسوئے شمال — گیا لیک پا نہ مقصد کی فال
نہ سکھوں نے اُس وقت امداد کی — نہ پٹیالہ نے بابت اُس کی سُنی
گیا شیرِ پنجاب کے رو برو — رئیسانہ کی خواہش و آرزو
قدم بہ قدم لیک پیچھے گیا — کہ خطرہ تھا پنجہ شیرِ پنجاب کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لارڈ لیک

قدم برقدم لیک پیچھے گیا
کہ خطرہ تھا کچھ شیر پنجاب کا

مہاراجہ جیند بھی تیز گام
روانہ ہوئے جمعیت تمام

گورنر نے کی آپ سے التجا
مکرم معظم سنو مدعا

مہاراجہ شیر پنجاب کی
ضرورت ہے بالے ملاقات کی

شہنشاہی پیغام لیجائیے
مہاراجہ صاحب کو سمجھائیے

نہ امداد ہلکر کو کچھ دیجئے
کہ برٹش پہ اتنا کرم کیجئے

سفارش کروانی جانے بھی
نظر آئے تاہم کوشش بھی

یہ کہنا کہ برٹش پہ احساں کرو
ہم سخت کو جلد آساں کرو

بیاسا تلک لیک ہمراہ گیا
مہاراجہ آگے روانہ ہوا

سفارش کی دربار پنجاب سے
سخن سنجی کی ہر دو باب سے

مہاراجہ تھا آپ کا بھانجا
لہذا سفارش پہ عامل ہوا

نصیحت کی ہلکر کو اے مہرباں
نہ ہو جنگ میں فایدہ جز زیاں

مناسب طریقہ سے ہو باہمی
صفائی صلح آشتی واہمی

سفارش سے دربار پنجاب کے
شرائط صلح ہو گئے جملہ طے

اٹھارہ سو چھ تھا وہ عیسی سن
زمانہ مدوگار تھا دن بدن

بنام مہاراجہ کامگار
دلپور میانہ بے نامدار

بوا نہ بڑا تھا نہ ممریز پور
زراہ عنایت و شفقت فور

گورنمنٹ نے بخشی جاگیر میں
مزہ تھا صلہ کا نہ تاخیر میں

خانہ جنگی روسا پھول

اسی سن کا سن لیجئے ماجرا
بہم راجگاں فتنہ برپا ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراجہ پٹیالہ اور مائی کی — کدورت ہم تھی صفائی نہ تھی
وہ اسکندر مائی رئیساں پر — ہوئی حملہ آور برائے ضرر
مہاراجہ جیند نے غور کی — طلب کی کمک شیر لاہور کی
مہاراجہ پنجاب رونق فزا — بہ ہمراہی لشکر دو لدی ہوا
مہاراجہ پٹیالہ نے مال و زر — کیا پیش بہ خدمت تاجور
ولیکن مہاراجہ پنجاب کا — عدو گار جیند اور تا بھر رہا
ایجنٹ گورنر کو چھٹی نہ تھی — کہ تنازعہ امر تھا خانگی

تسلط لودہیانہ

تنازعہ وہ سب بھول روسا کے — کیئے طے مہاراجہ پنجاب نے
کیا حملہ پھر رائے الیاس پر — لیا چھین بیچارہ کا ملک و زر
ہر اک مستحق کو بلطف کرم — دیا حصہ ملک کچھ بیش و کم
مہاراجہ تھا نیز در نظر — مرحمت کیئے پر گنے سربسر
کہ یعنی دیا لودہیانہ مقام — وہ جنڈالہ جگرانواں بسیاں تمام
جمع پاو لکھ ہتی مضافات کی — مہاراجہ صاحب کے عطیات کی

فاو پٹیالہ

ریاست کے وزرا تھے دل میں طاق — ولیکن نہ تھا باہمی اتفاق
غرض میں ہر اک اپنی متوالا تھا — شہ بغض و کیں کا نبالا تھا
اگرچہ ہو کار شہی میں ضرر — مگر اپنا مطلب تھا مد نظر
بحکم گورنمنٹ عالی مقام — شروع ہو گیا جب مساحت کا کام
تو اک نامور وائٹ انگریز پر — ہوا وار گولی کا یہاں بیخطر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وزیران ہر سہ ریاست یہاں ۔۔۔ ہوئے متفق اور سب ہمزباں
حضور مہاراجہ گردوں نشاں ۔۔۔ کیا عرض کالے شاہ گیتی ستاں
ریاست کے کاموں میں ہے ابتری ۔۔۔ قدوم مبارک سے ہو بہتری
مہاراجہ پنجاب فخر جہاں ۔۔۔ ہوا سایہ گستر مثال شہاں
مہاراجہ پٹیالہ نے پیشکش ۔۔۔ کیا پیش سب دور کی کشمکش
ریاست سے لی توپ رنگین تر ۔۔۔ گوارا کیا واپسی کا سفر

مہاراجہ صاحب کا تصرف و تسلط گھونگرانہ پر

بحکم مہاراجہ جنت مکاں ۔۔۔ مہاراجہ جیند نوشیرواں
گئی سوی گھونگرانہ جنگی سپاہ ۔۔۔ کیا سر بسر وہ علاقہ تباہ
لیا چھین شمشیر سے ملک وہ ۔۔۔ قلعہ بھی جو ہمپایہ تھا چرخ دہ
وہ سردار گوجر یل نے گناہ ۔۔۔ ہوا شیر پنجاب سے دادخواہ
مہاراجہ پنجاب نے خود زباں ۔۔۔ سفارش پہ کھولی کہ تھا مہرباں
شفاعت مہاراجہ پنجاب سے ۔۔۔ ملا ملک منضبطہ واپس اسے
قناعت کی موجودہ املاک پر ۔۔۔ ہوس کی نہ اس خطہ خاک پر
ہمیشہ نظر شیر پنجاب کی ۔۔۔ اوسی قلعہ رنگین کی طرف تھی
دیا حکم شاہانہ تسخیر کا ۔۔۔ وہاں کام پھر کیا تھا تاخیر کا
بحکم مہاراجہ حصص حصیں ۔۔۔ ہوا زیر قبضہ معہ سرزمیں
مہاراجہ تھا جیند بھی ہمرکاب ۔۔۔ معہ خیمہ نامی معزز صحاب
علاقہ مورنڈہ عنایت کیا ۔۔۔ وہی گھونگرانہ تمامی دیا
ولیکن مہاراجہ نے وہ حصار ۔۔۔ کسی کو نہ بخشش کیا زینہار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیا بعد ازاں نگہ سردار کو — وفادار پنجاب دربار کو
مزاج معلے کا تھا طرفہ رنگ — سراسر زمانہ کی تھی عقل دنگ
لیا ایک کا چھین مال و منال — دیا وہ سے شخص کو بے سوال

والئی لاہور کا عزم ہردوار

اٹھارہ سو آٹھ سن تھا رواں — کہ تھا ملک پنجاب دارالاماں
مہاراجہ پنجاب فرخندہ فال — سپہر عدالت کے بدر کمال
سریر سخت شاہی تھے رونق فزا — ضمیر منور ہوا رہنما
کہ تیرتھ گیے پاک ہی ہردوار — علاج معاصی عصیاں شعار
وہاں پر اشنان گنگا چلو — اجازت گورنمنٹ برٹش سے لو
مہر سنگھ لمبا تھا مشہور نام — سکھم مہاراجہ گردوں مقام
حضور گورنر وہ حاضر ہوا — رسوم رسالت کو لایا بجا
گورنر معظم نے اخلاص سے — دیا حکم اس معتبر خاص سے
اجازت ہی تشریف واں لایئے — بہ اعتقاد اشنان فرمایئے
حضور مہاراجہ گیتی پناہ — گذارش کیا اس نے کائے بادشاہ
اجازت گورنر نے کی ہی عطا — روانہ ہو با لشکر باد پا
مہاراجہ نے چند وزرا سے — کیا مشورہ نیز روسا سے
ولیکن ہے خیر خواہ برخلاف — لہذا کیا ملتوی عزم صاف
مہاراجہ جید عالی تبار — ہوئے واں سے عازم سری ہردوار
طریقہ عقائد سے اشنان کر — بہ زنار داراں وہاں سر بسر
دیا وان میں مال و دولت کثیر — دعا گو ہوئے سب صغیر و کبیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریاست کوٹلہ پر شیر پنجاب کا حملہ

رئیسان پنجاب فرماں پذیر — چوتھے شیر پنجاب روشن ضمیر
مہاراجہ نے کوٹلہ کی طرف — عنانِ عزیمت کیا منعطف
تقاضا کیا باج نواب پر — تہیدست نواب نے زود تر
شرائط کی اقرار نامہ دیا — قدوم مبارک پہ سر رکھدیا
ضمانت کا پیدا ہوا پھر سوال — وہ نواب مجبور تھا تنگ حال
رئیساں پٹیالہ اور جیند نے — رسوم مروت و اتحاد سے
ضمانت پر زر باج منظور کی — دوائے شفا بہر رنجور کی
ولی رہن کچھ ملک نواب کا — رئیسان نے باہمی کر لیا
نواب اس عنایت کا مشکور تھا — نہ احساں کے بار سے دور تھا
دئے عہد نامہ وہ پنجاب کا — عمل کے لئے عام حایل رہا

اتحاد والیان لاہور و پٹیالہ

رواں تھا ابھی آٹھ سن کا قدم — کہ والی پٹیالہ فسرح شیم
ملاقات کو شیر پنجاب کی — گئے سوئے لکھنور با خرمی
بہم اپنی دستار تبدیل کی — رہ مہر و الفت کی تکمیل کی

تسلط شہر انبالہ

مہاراجہ پنجاب لکھنور سے — روانہ ہوئے مطمئن طور سے
گئے سوئے انبالہ بہر قیام — سر نو کیا فوج کا انتظام
تعینات واں ایک لشکر کیا — کہ تا ہو ضرورت پہ مشکل کشا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئے آپ مصروف کار ہم — برہم جہاندار شیر ہم

دور اندیشی مہاراجگان پھول

مہاراجہ پنجاب کا واں قیام — سر نو مہمات کا انتظام
سراسر رئیسوں کو تھا ناگوار — نہ آئی نظر صورت اعتبار
مہاراجگاں پھول و کیتل بہم — ہوئے مشورہ سنج پھر دمبدم
بھروسہ نہیں شیر پنجاب کا — طمع سے وہ دشمن ہی اجباب کا
شہنشاہ سے گر عہد و پیمان ہو — تو ممکن نہیں ہی کہ نقصان ہو
ابد تک رہے عہد وہ برقرار — نہ بدعہدی ہوگی کبھی زینہار
شہنشاہی سایہ میں آرام ہی — کہ ہر گونہ مقصد کا انجام ہی
مہاراجہ جیند دانش گزا — بسوئے رفاقت ہوئے رہنما
وکیلان رؤسا بھی نامور — رہے ہمقدم ساتھ شام و سحر

نپولین بوناپارٹ

نپولین بوناپارٹ اک تاجور — ولایت فرانس میں تھا نامور
مچی دھوم آمد کی پنجاب میں — مچی کھل بلی مُلک پنجاب میں

پیش بینی دولت برطانیہ

شہنشاہ برطانیہ کا ضمیر — چو شاہان فاتح و آفاق گیر
رفاقت کا خواہاں و جویاں ہوا — رہ مہر و الفت پہ پویاں ہوا
کہ ہو شیر پنجاب سے باہمی — محبت و یکجہتی و د ایمی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہم عہد و پیمان ہوا استوار — رہے یعنی یہ سلسلہ برقرار
وہ مٹکاف نامی و اعلیٰ مشیر — بکار سفارت جو تھا بینظیر
چلے سفارت کیا منتخب — کہ کھولے مضامین مقصد سب
سفیر دگر صاحب عز و شاں — کیا سوئے کابل بسرعت رواں
بذریعہ سفیران پیغام تھا — رہے گا مددگار برطانیہ

پنجاب میں سفیر کی ناکامیابی

سفیر شہنشاہ کشور ستاں — روانہ ہوا مثل باد رواں
فروکش ہوا خطۂ پنجاب میں — دکھاتا ہوا رعب ہر باب میں
ملاقات کی شیر پنجاب سے — سفیر انہ داب و آداب سے
پیام زبانی سے تر کی زباں — کشادہ کیا باب از نہاں
حد سلطنت کی ہو ستلج رواں — میاں و شاہاں کسر می نشاں
مہاراجہ نے پرسوال سفیر — ز روشن دماغی و رائے منیر
زبان مبارک سے پائخ دیا — کہ اس ملک کے جملہ فرماں روا
رہیں دائما زیر فرماں ما — بدیں شرط ہو عہد و پیماں ما
رہا محو حیرت وہ دانا سفیر — نہ رہے سخن صاف تھا دلپذیر
مہاراجہ مصروف کار مہم — ہوا مثل شاہاں سریر ہم

عہد نامہ پنجاب

وزیروں کا باہم ہوا مشورہ — کہ اس روی ستلج جمع ہو سپہ
ہوا حکم لونی کو سے نامور — رہو برلب بحر بہر خبر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حدِ سلطنت کی حفاظت کرو — مدد گار اہلِ سفارت رہو
رہے نیز امدادی لشکر تیار — برائے مدد موقعہ کارزار
گذارش کیا صاف مٹکاف نے — مہاراجہ سفیر اوصاف نے
کہا میرا اب تک ہے یہ ماننا نہیں — حروف کا ہے اب زمانہ نہیں
نہ امید ہے عہد و پیمان کی — دکھاؤ جھلک شوکت و شان کی
مکرر مہاراجہ پنجاب پر — دیا زور برٹش نے ایجاب پر
کہ حد حکومت رہے برقرار — بہم دریاں ہو ستلج کنار
سوال سفارت کو کیجے قبول — نہ میدان تقریر کو دیجے طول
اشارہ کیا نیز مٹکاف سے — سخن سنج ہو شیر پنجاب سے
نہ منظور ہو حد بندی اگر — رہیں آپ دلی سے پھر دور تر
حضورِ مہاراجہ صاحب سفیر — گیا اور کہا مدعائے ضمیر
مہاراجہ لیکن رہا برخلاف — نہ اقرار تھا اور نہ انکار صاف
مکرر کیا عرض مٹکاف نے — سفیر نکو کار دل صاف نے
سوے ملک پنجاب ہو تیز گام — سپہ بادشاہی بہ عجلت تمام
بجکم گورنمنٹ گیتی ستاں — گیا فوج کے ساتھ لونی وہاں
مہاراجہ نے مصلحت وقت سے — کیا عزم دلی مدد بخت سے
اجنٹ شہی سے ملاقات کی — خلوص عقیدت سے ہر بات کی
اجنٹ گورنمنٹ نے بھی بے دیا — مہاراجہ صاحب سے کی التجا
مدد لونی صاحب کو اب دیجئے — مدد راستاں کو بتا دیجئے
مہاراجہ عازم ہوے بوڑیا — وہاں شوق سے لونی کو لے ملا
اُمورِ ضروری کا چھڑ تذکرہ — کیا اور کیا باہمی مشورہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گورنمنٹ کا حکم پہونچا وہیں — توقف کسی جا مناسب نہیں
جو ستلج کی قربت میں لشکر گیا — تو اندیشہ پیدا ہوا جنگ کا
مہاراجہ صاحب نے وہ نیک کار — کیا ہی رہے گا سدا یادگار
کہ آغاز و انجام پر کی نظر — رکھا فوج برطانیہ کو ادھر
گئے لیکے پیغام کو خود ادھر — براہِ رفاقت ہوئے راہبر
بہم ہر دو شاہاں رفاقت ہوئی — زمانہ سے نابود آفت ہوئی
اٹھارہ سو نو تھا وہ سن عیسوی — حدِ ملکِ ستلج پہ قائم ہوئی
مہاراجہ نے چند دیہات سے — کنارہ کیا پھر اسی بات سے
کہ تھا معاہدہ سلطنت کے خلاف — رہے ہمقدم اہلِ برٹش وہ صاف

اعلانِ شاہی

مہینہ مئی اور تھا سن صدر — کیا شہ نے فرمان کو مشتہر
کہ رودار اپنے سے ستلج تمام — تسلی سے پاشان و شوکت تمام
رہیں زیرِ سایہ شہنشہ جہاں — بدارالریاست بہ امن و اماں
نہ خطرہ کریں شیرِ پنجاب کا — نہ اندیشہ ہو مال و اسباب کا
کیا معاف برٹش نے باج شہی — ولے ہو اطاعت شہی لازمی

لدھیانہ پر برٹش کا عارضی قبضہ

اسی سن میں برٹش نے جو رکی — کہ ستلج کی حد پر پڑے چھاونی
گئے آپ صاحب سے ہو ہمقام — کہا دیجئے لدھیانہ مقام
مہاراجہ نے اپنی دریا دلی — گورنمنٹ برٹش کو دکھلادی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ یعنی زرِ وے مروت تمام
حوالہ کیا بے تامل مقام

کیا بعد ازاں ذکر ہر جانہ کا
ملے معاوضہ خطہ لدہیانہ کا

علاقہ علاقہ کے ہو متصل
پانی پت یا کرنال ہو منتقل

کیا لونی اکرٹ نے لطف و کرم
اُٹھایا سفارش پہ فوراً قلم

مہاراجہ کو معاوضہ دیجئے
نہ تاخیر اسمیں ذرا کیجئے

ولیکن گورنمنٹ نے شکریہ
مہاراجہ صاحب کا کرکے ادا

کہا صاف یہ ہی چھاؤنی عارضی
ضرورت نہیں ہم کو ہی دائمی

پڑی شہر انبالہ میں چھاؤنی
نہ لدہیانہ کی پر ہوئی واپسی

ریاستوں کی آزادی

اٹھارہ سو ستیے گیارہ تھا سن
ایجنٹ جہاندیدہ شیریں سخن

ہوئے شہر پٹیالہ رونق فزا
معہ چند رؤسا دانش گزا

مہاراجگاں نے یہ کی گفتگو
کہ اے مہرباں صاحب نامجو

سراسر ریاست میں ہو ابتری
مناسب ہی ہو صورت بہتری

نہ انکار صاحب نے گرچہ کیا
مگر حکم منظوری درکار تھا

گورنمنٹ برٹش سے ایما ہوا
ریاست میں کیا کام ہی دخل کا

کہ برٹش ہی پابند قول و قرار
رئیساں ہیں پہول با اختیار

نہیں ہرج ہی مشورہ میں کوئی
نہ انکار برٹش کو ہوگا کبھی

استمہار شاہی

مہینہ اسی سن کا تھا آٹھواں
کہ رؤسا پنجاب عالی مکاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئے مطمئن شاہ دوران سے — کہ یعنی شہنشاہی اعلان سے
رعایا ریاست جو آباد ہے — وہ رؤسائے تابع داد ہے
گورنمنٹ کو انکی فریاد سی — نہیں ہو غرض گاہے امداد سے
بشرطیکہ انصاف میں ہو فتور — گورنمنٹ کی ہو توجہ ضرور

پٹیالہ میں خرابی

مہاراجہ پٹیالہ کی سادگی — برائے سیاست و آزادگی
نظر آتی تھی ہر بشر کو مضر — زمانہ میں اس کا برا تھا اثر
کہ انجام پیدا ہوئی ابتری — نہ آئی نظر صورت بہتری
مہاراجہ جینڈ نے تذکرہ — گورنر سے کرکے کیا مشورہ
بحکم گورنمنٹ گردوں وقار — مہارانی کو مل گیا اختیار
کیا مشتہر شاہی احکام کو — گئی ابتری جلد معدوم ہو

وفات مہاراجہ صاحب سنگھ صاحب بہادر والی پٹیالہ

اٹھارہ سو تیرہ تھا سن عیسوی — کہ پٹیالہ یکسر ہوا ماتمی
مہاراجہ صاحب ہوئے سرگباش — جگر سب کے غم سے ہوئے پاش پاش
بنام کرم سنگھ پور رہیں — ہوا منتقل تخت تاج و نگیں
اجیت سنگھ تھا جو کنور نامور — ہوس سے ہوا مستعد شور شر
خیال تنازعہ تھا باہمدگر — تو پھر خود بدولت نے یاں آنکر
رضامند باہم برادر کیے — تنازعے وہ طے سب سراسر کیے
رفع سر بسر جب کدورت ہوئی — بہم پھر رفاقت کی صورت ہوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراج کا مفلوج ہونا

بہ شاہے ایں حال پر اختلال
بہ بخت مہاراجہ آیا زوال

کہ فالج میں وہ ہو گئے مبتلا
نہ باقی رہی پھر امید شفا

مہاراجہ کی وصیت

مہاراجہ نے اک وصیت لکھی
وزیر معظم کی بھی رائے لی

بنام فتح سنگھ پور کلاں
لکھا شہر سنگرور جنت نشاں

دگر موضع پسیاں عنایت کیا
گورنمنٹ برٹش سے کی التجا

کہ جاگیر ذاتی سے حصہ عطا
براہ کرم کیجئے کا شہا

جو پرتاپ سنگھ ہی پسر دومی
عطا ہو ریاست اُسے جیند کی

نہ مہتاب سنگھ کیلئے کچھ لکھا
جو تھا سب سے چھوٹا پسر تیسرا

اجنٹ شی کو وصیت یہ دی
کہ منظوری حکام تھی لازمی

دیوان جیشی رام صاحب کی نیت

ریاست کے دیوان تھے جیشی رام
یہی تھے وزیر و مدار المہام

مصنف ہی اُولاد مرحوم کی
تنزل ترقی ہی مقسوم کی

اگرچہ میں بالذات کم مایہ ہوں
مگر خاندان سے گرانمایہ ہوں

عبث ہی غرور عروج ایجاں
شب و روز ہی انقلاب جہاں

وہ دیوان تھے دومی شادی رام
دبیر سخن سنج شیریں کلام

یہ دونوں بڑے صاحب دانش تھے
اور اک جد امجد کی اولاد تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بوقتِ وصیت وہ ٹھہرے تھے ۔۔۔ ولے پیروا تیں روا سے تھے

ایجنٹ صاحب کی رائے گورنمنٹ کا حکم

ایجنٹ گورنمنٹ کی رائے یہی ۔۔۔ خلاف وصیت ہمارا بھی
گورنمنٹ کا حکم تھا صاف صاف ۔۔۔ کہ منظوری اُس کی ہے خلاف
ذریعہ عدالت یہ ہے فیصلہ ۔۔۔ فتح سنگھ ہے صاحب حوصلہ
ہمارا جب کے بعد ہو حکمراں ۔۔۔ کہ حقدار مسند ہے پور کلاں
جو پرتاپ فرزند ہے دوسرا ۔۔۔ نہیں ہے وہ حقدار تاج ہی
گزارہ کرے اپنا جاگیر پر ۔۔۔ کہ جاگیر کا مستحق ہے کنور

ایجنٹ ریاست کی قائمی

اٹھارہ سو چودہ تھا عیسوی کا سن ۔۔۔ پہنچے عرض میں تاجدار زمن
گورنمنٹ نے خود پئے انتظام ۔۔۔ رئیس ریاست کا قائم مقام
کیا منتخب رانی سبرائی کو ۔۔۔ زبیدار مغزی ورائے نکو
ہمارا جہ صاحب کو مدِ نظر ۔۔۔ نہ تھا زور اوتل سے اعظم پسر
نہ تھا مصلحت وقت کا اقتضا ۔۔۔ میانہ ہو فرزند فرماں روا
پسر تیسرا تھا ابھی نونہال ۔۔۔ لہذا نہ باہم ہوا کچھ سوال
بحکم گورنمنٹ لوٹی نے یاں ۔۔۔ کیا مشتہر رانی ہو حکمراں

رانی سبرائی صاحبہ اور دیوان جیتی رام صاحب کا قتل

وصیت نہ برٹش نے منظور کی ۔۔۔ نہ پرتاپ سنگھ کو ریاست ملی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنور گردش بخت سے بیقرار — شب و روز رہتا تھا سیماب وار
گرفتار تھا دام حرص و ہوا — چو ماہی بے آب بیتاب تھا
بڑھائی بہت اُس نے اپنی سپاہ — کیے قتل دختوں مادر بیگناہ
ملی رانی کو نیز بارے خبر — ارادہ کنور ہے سوئے شوشتر
حضور گورنمنٹ عالیجناب — گزارش کیا حال سارا شتاب
گورنمنٹ نے سخت تاکید سے — مناسب نصیحت و تہدید سے
کنور کے لیے حکم جاری کیا — کہ واجب نہیں حرکت ناروا
رہ راست اب کیجیے اختیار — دگرنہ سیاست سے انجام کار
تمامی حقوق و عنایات کا — قطع سلسلہ ہو رعایات کا
بسر ہو مصیبت میں عمر دوام — نہ محرومی ورثہ پدری تمام
ٹلے گردش بخت برگشتہ سے — رہا باز اقبال شایستہ سے
اٹھارہ سو چودہ تھا سن عیسوی — وہ تاریخ تیئس اگست تھی
بہ یکبارگی حملہ آور ہوا — کیا تن سے سر پاسباں کا جدا
پہلوان علی پاسباں کا تھا نام — وہ باشندہ تھا بادلی نیکنام
معزز ہنوز اسکی اولاد ہے — شہر جیند میں جو کہ آباد ہے
محافظ قلعہ یعنی سردار تھا — مخاطب بعہدہ جمعدار تھا
گیا بعد زاں اندرون حصار — لیا ہاتھ میں خنجر آبدار
تھا باب عدالت کشادہ وہاں — روانی پہ تھا خامۂ ذوزباں
وزیر معظم پہ حملہ کیا — تن پاک سے کر دیا سر جدا
کیا نیز رانی کے سر کو قلم — فزوں حد سے تھا اسکا جور و ستم
شروع کی ریاست میں غارتگری — مچا دی حکومت میں کابتری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنور پرتاپ سنگھ کی فراری ٹیکا فتح سنگھ صاحب کی خود مختاری

حضور گورنمنٹ پہونچی خبر — کنور نے دیا کاٹ رانی کا سر
وزیر معظم و اعلےٰ مشیر — جو تھا منتظم نیک رو شن ضمیر
اُسے بھی کیا سنگدل نے ہلاک — ملایا تہ خاک بے بیم و باک
روانہ کی افواج مثل شہاں — برائے رفع شور شر ابلہاں
دیا حکم قاتل گرفتار ہو — وگر بر سر جنگ و پیکار ہو
تو ہو دستہ فوج آتش فشاں — نہ زنہار پروا ہو نقصان جاں
فتح سنگھ ہے وارث نوجواں — حیات پدر تک رہے حکمراں
بنام مہاراجہ نامدار — بدستور جاری رہے کاروبار
مہاراجہ کی عز و توقیر بھی — رہے حسب دستور تا زندگی
ریاست کا دیوان ہو وہ بشر — قدیمی نمکخوار ہو معتبر
لہذا اسی خاندان سے شتاب — سیوگ رام کا ہو گیا انتخاب
کنور نے جو لشکر کی آمد سُنی — نکل شہر سے راہ جنگل کی لی
گورنمنٹ افسر نے باضابطہ — سنایا وہ مضمون فرمان کا
گرفتاری قاتل کی منظور تھی — روانہ ہوئی یاں سے فوج شہی

کنور پرتاپ سنگھ کی گرفتاری و وفات

گیا بالا نوالی کی جانب کنور — پریشان و مضطر بحال بتر
رسالے فوج برٹش قدم بر قدم — کنور کے تعاقب میں تھی دمبدم
کنور مضطرب دل ہراسیمہ دار — گیا خوف سے بحر ستلج کے پار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھولا سنگھ سردار اکالیاں — حکمراں تھا آنند پور میں جواں
کنور نے اکالی سے کی التجا — مدد کا اکالی نے وعدہ دیا
بعجلت کیا بحر ستلج عبور — گیا بالانوالی کو وہ پرغرور
ہوئی فوج اکالی آمادہ جنگ — نشہ بھنگ کا آگیا جب ترنگ
اجنٹ گورنر نے خود پر ملا — دیا آرڈر نابہ اور کوٹلہ
مقابل اکالی ہوں ہنگام جنگ — دکھائیں شجاعت کا جوہر دورنگ
رئیسان کیتھل و پٹیالہ کا — ادھر نیز امدادی لشکر گیا
اجنٹ گورنر نے پھر زود تر — دیا فوج پٹیالہ کو آرڈر
مقابل مخالف کے ہو بیدرنگ — کرے وار پر وار تیر و تفنگ
نہ تاب مقابل عدو کو ہوئی — گیا مکتسر بھاگ بانبر دلی
دلیران کیتھل و نابہہ وہاں — رہے منتظر آرڈر ہر زماں
اجنٹ گورنر نے فوراً لکھا — جمع ہوں ہم بہر جنگ ایکجا
وے فوج پٹیالہ امداد کی — گورنمنٹ برٹش سے داعی ہوئی
کنور سے مقابل ہو لشکر شہی — باقبال شہ ہوئے میداں تہی
مدد کیلئے لوٹی اکڑ وہاں — ہوا خیمہ افگن بفوج گراں
اٹھارہ سو پندرہ کا آغاز تھا — زمانہ مددگار و دمساز تھا
ز اقبال شاہنشہ نامدار — کنور مضطرب سینہ و دل فگار
حضور مہاراجہ پنجاب کے — گیا بے تامل پناہ کے لئے
مہاراجہ صاحب نے ادراک سے — کنارہ کیا روئے سفاک سے
گورنمنٹ کے وہ حوالہ کیا — کہ کردار بد کی یہی تھی سزا
بحکم گورنمنٹ عادل کنور — رہا بلدہ دہلی میں زیر نظر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گورنمنٹ برٹش نے جاگیر بھی ۔۔۔ طریق عدالت سے سب ضبط کی
وہیں عالم قید میں مر گیا ۔۔۔ سراپا اُسی خاک میں مل گیا
بزرگان ہر دین نے ہے کہا ۔۔۔ بُرے کام کا ہے نتیجہ بُرا
اگرچہ ہوئیں شادیاں دو مگر ۔۔۔ نہ نخل تمنا ہوا بارور

وفات کنور مہتاب سنگھ

اسی سن میں افسوس مہتاب سنگھ ۔۔۔ مرخص جہاں سے ہوا بے درنگ

ٹیکہ فتح سنگھ صاحب کی نابالغی

ولی عہد کا دور دورہ ہوا ۔۔۔ نکو نظمی کا عام شہرہ ہوا
رضا جوئی حکام عالی مقام ۔۔۔ ریاست کو مدنظر تھی تمام

حد بندی ریاست

گورنمنٹ و زارت نے تجویز کی ۔۔۔ کہ حد بندی ہو ملک و مال کی
ریاست کے ملحقہ دیہات پر ۔۔۔ تھا قبضہ گورنمنٹ کا بیشتر
دتولی تھا وہ موضع اور ڈابرا ۔۔۔ بحکم گورنمنٹ واپس ملا

مہاراجہ بھاگ سنگھ صاحب بہادر کی سرگذشتی

اٹھارہ سو اکیس عیسیٰ کا سن ۔۔۔ ہوا باعث سخت رنج و محن
حیات ملک جیسے پوری ہوئی ۔۔۔ بہم جسم اور جان دوری ہوئی
اگرچہ رہا فاسخت تر ۔۔۔ سراپا ہے تکلیف وہ پر خطر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر سب کو درپیش ہے ناگزیر — شہنشاہ عالم ہو یا ہو فقیر
مہاراجہ کی ذاتی جاگیر پر — کیا قبضہ برٹش نے پھر نو دتر

مہاراجہ مرحوم کی شادیاں

مہاراجہ کے قصر میں رانیاں — وہ تھی دختر ایک سنگھ گوت ماں
دویم دختر تھی بسیہ سردار کی — پاکھر سنگھ نامی زمیندار کی
سویم دختر کالے کے سردار کی — نہایت خردمند و ہوشیار تھی
یہی رانی سبرائی مشہور ہے — اسی رانی کا ذکر و مذکور ہے
ولیعہد کی مادرِ مہرباں — مہارانی تھی دخترِ گوت ماں
شکم دویمی سے تھا پرتاپ سنگھ — وہی جان اُس نے بقیدِ فرنگ
ہوا بطن سویم سے مہتاب سنگھ — قضا کی گیا گود میں بید رنگ

مہاراجہ فتح سنگھ صاحب کا دورِ حکومت

بنامِ فتح سنگھ اعظم پسر — ہوا منتقل تخت و تاج پدر
شہنشہ نے خلعت عنایت کیا — سواری کا ہاتھی دگر پا دیا
مرصع عطا ایک شمشیر کی — مرحمت کی مالا بھی بس قیمتی
ڈلے سخت افسوس کا ہے مقام — کیا گردشِ چرخ نے جلد کام
اٹھارہ سو بائیس سن عیسوی — وہ تاریخ تھی فردِ سی سویں
مہاراجہ کا وقت آیا قریب — ہوئی دشمنوں کو علالت نصیب
رواں سال تیئیس جوانی کا تھا — کہ سنگھ دورِ ماتم کدہ بن گیا
مہاراجہ کی شادیاں دو ہوئیں — بلوغت سے پہلے ہی [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نکو بخت تھی دُخت دیدار سنگھ
جواں بخت تھی نیز خوشحال سنگھ

ہوا بطن ثانی سے فرزند ایک
رکھا نام سنگت بہ تجویز نیک
مہاراجہ سنگت

رواں سال تھا یازدہ آپ کا
جدا سر سے سایہ ہوا باپ کا

گورنمنٹ برٹش کے ایمائے سے
چہ اولیٰ ملازم دوذرائے سے

نہ ہرگز ہوا اک ردو بدل
نہ کار ریاست میں آیا خلل

مہاراجہ سنگت سنگھ صاحب کی مسند نشینی

مہینہ اسی سن کا تھا ساتواں
اکتیس تاریخ ماہِ رواں

زمانہ مُبارک مبارک تھا روز
مُبارک تھا وقتِ نکو و لفروز

مہاراجہ صاحب وہ سنگت ہری
ہوئے مسند آرا و فرماندہی

اجنبٹ شہنشاہ گیتی ستاں
کریمانہ تشریف لائے یہاں

مہاراجہ کو فخر و اعزاز کا
گورنمنٹ برٹش نے خلعت دیا

رئیسان نامبردہ و پٹیالہ بھی
بتقریب شاہانہ دربار کی

بزرگانِ تشریف فرما ہوئے
دل و جان سے لطف فرما ہوئے

مائی صاحبکور کی ایجنسی

مہاراجہ کی مادرِ نیک بخت
بہ نابالغی دائی تاج و تخت

ہوئی منتظم ملک اور حکمراں
در عدل کھولا مثالِ شہاں

مہاراجہ کی شادی

اٹھارہ سو سن عیسوی بست چار
کھلا غنچۂ دل ز باد بہار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حضورِ مہاراجہ آیا پیام — زدائی شاہ بادر بخیریت نام
مرے گھر میں ہی دخترِ پارسا — تمنا ہی ہو آپ سے کیا خدا
دیا حکم پیغام منظور ہے — نہیں شاہ آباد کچھ دور ہے
ہوا نیک تجویز شادی کا دن — مبارک مہورت دگر شبہ لگن
مہاراجگاں اور سردار بھی — بتقریب شادی بفرط خوشی
قدم رنجہ فرما ہوئے شان سے — جلوسی و شاہانہ سامان سے
مہاراجہ پنجاب عالیجناب — کھلا مژدہ شادی سے مثلِ گلاب
بزرگانہ تیار تھا تاجدار — ہوئے مانعِ سلطنت کاربار
طریقِ نیابت سے سردار کو — روانہ کیا جیسند دربار کو
مرے نام کپتان انگریز بھی — رفیقانہ رسم تنبول کی
بتقریب شادی مسرت کناں — بحکمِ گورنمنٹ لایا یہاں
خوشی سے مہاراجہ نے نقد زر — فیاضی سے بخشش کیا جشن پر

مہاراجہ صاحب کے اوصاف

لکھوں گر مہاراجہ کی خوبیاں — تو فرسودہ ہو خامۂ دوزباں
سخاوت میں تھے حاتمِ نامور — عدالت میں نوشیرواں تھے دگر
نمودار رخ سے تھا فرِّ سنی — قدم بوس اقبال تھا ہر گھڑی
دلیری میں تھے رستمِ پیلتن — بہت قدرداں تھے وہ اہلِ سخن
سواری کے اسپاں کا خاصکہ — دلی شوق شاہانہ تھا بیشتر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شعراب خانہ خراب

اثر صحبتِ نیک کا نیک ہو
موثر بدی جلد تر لیک ہو

مزاجِ مبارک مہاراجہ پر
کیا صحبتِ بد نے ناقص اثر

مئی ناب کا ہر گھڑی دور تھا
نہ نظم و نسق میں ذرا غور تھا

دیوان سنگھ جٹ موضع اندھیڑی علاقہ سنگرور کی دیوانی

زعہدِ مہاراجہ جنت مکاں
سیوگ رام دیوان تھا بیگماں

قدیمی ریاست کا تھا خیر خواہ
نمکخوار دیرینہ بے اشتباہ

مہاراجہ پنجاب عادل زماں
ہوئے حال دیوان پر مہرباں

لہذا عطا قدرے جاگیر کی
مناسب طریق سے توقیر کی

زمانہ کی گردش سے کوئی بشر
نہیں رہتا محفوظ یا بے ضرر

تھا جٹ قوم سے اک دیوان سنگھ
علم سے بھی محروم تھا وہ دبنگ

مہاراجہ کی مہربانی ہوئی
کہ ہمنام اُسکے دیوانی ہوئی

ہوا درپے آزار وہ بدنہاد
بجائے مروت زنیش و عناد

نہ آئی نظر صورتِ خیر جب
گئے پھر وہ ابتالہ فی الفور تب

کیا شہر انبالہ اپنا وطن
اسی نسل سے منشی راد اکشن

ہوئے میر منشی بھی ایک نامور
اجینٹ گورنر شہ بحر و بر

اٹھارہ سو ہی تیس کا ماجرا
مہاراجوں کا مشورہ یہ ہوا

کہ بارج گورنمنٹ کیجئے قبول
جو ارادگی کا ہو میدان طول

دلیکن نہ دیوان دیوان نے
دیا مشورہ نیک نادان نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دگر نہ ریاست کا ایک جز بھی — نہ قانون ضبطی میں آتا کبھی
حکایت دوم ہی عجیب جہاں — گورنمنٹ نے حصہ سر کلاں
کیا صاف ایما کہ لے لیجئے — لگی ہے جو لاگت وہ دیدیجئے
گورنمنٹ کا ہو نہ ہرگز عمل — ریاست کا قبضہ رہے مستقل
ولیکن کیا عرض دیوان نے — سراسر خلاف اسکے دہقان نے
کہ کچھ معاوضہ کی ضرورت نہیں — ریاست کی کیا یاں حکومت نہیں
اگر ہووے دیوان بیدار مغز — تو ہو سر بسر کشت امید سبز
ریاست کا خالی خزانہ ہوا — تقاضے کے در پہ زمانہ ہوا
حضور مہاراجہ یہ عرض کی — کہ بیباقی یوں کیجئے قرض کی
کہ اہل دول سے ہو زر کا سوال — بصورت تامل دیالیت لعل
سیاست ذرا کام میں لائیے — ترحم نہ اس وقت فرمائیے

برٹش کی تاکید پر اثر نہ ہونا

مہاراجہ صاحب کو سنگ در کی — سکونت تہ دل سے منظور تھی
پسندیدہ دل تھا عیش و طرب — سرود و مے و ساقی روز و شب
ریاست میں پیدا ہوئی ابتری — گورنمنٹ برٹش نے تاکید کی
ولیکن نہ تاکید کا کچھ اثر — مزاج مبارک پہ تھا جلوہ گر

مہاراجہ صاحب کا لاہور جانا اور سنگھ صاحب سے جاگیر پانا

اٹھارہ سو سن عیسوی بست و شش — مہاراجہ جنید عالی منش
بشوق ملاقات شہ تاجور — ہوئے سوے لاہور عازم سفر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تواضع و خدمات رہ کے لیئے — اراکین پنجاب حاضر ہوئے
جلو میں نیابت کو ہمرہ لیا — سواری کا تو سن کیا تیز پا
مہاراجہ شیر پنجاب سے — قرابت بہم تھی جو اسلاف سے
چچا اور بھتیجہ ہوئے ایکجا — سریر سلطنت شاہانہ رونق فزا
بحکم مہاراجہ تاجدار — مہاراجہ پنجاب عالی وقار
حضور مہاراجہ راجگاں — مہاراجہ چند کے نشاں
اراکین دربار پنجاب نے — عمایدو رسا رو اصحاب نے
ادب سے ادا کیں رسومات نذر — بڑھی جس سے رو سا میں انکی قدر
بہ ایام دربار دربار پھاگ — شب و روز تھا جلسہ رنگ راگ
مہاراجہ سوئے جوالا مکھی — برائے حصول مقاصد دلی
روانہ ہوئے جاترا کے لیئے — مہاراجہ چند بھی ساتھ تھے
بہ اثنار رہ شہر دیسا نگر — جو آیا مہاراجگاں نامور
ہوئے بہر آرام منزل گزیں — ولے واں سے وہ شیر روشن جبیں
گیا بہر درشن جوالا مکھی — رسوم پرستش کی تکمیل کی
بوقت رجعت عنایات سے — سخاوت و شاہی خیالات سے
کشادہ کیا فیض و بخشش کا باب — میان بیاس و ستلج دو آب
دیا آپ کو ملک جاگیر میں — زبانی نہیں بلکہ تحریر میں

لاہور کا دوسرا سفر

مکرر مہاراجہ پنجاب سے — ملاقات کی آپ نے آپ سے
مہاراجہ نے مہربانی یہ کی — کہ جاگیر سردار اٹیانہ کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنام مہاراجہ کی منتقل — کیا دور مالک کا دخل و عمل
ہوا داد خواہ رام سنگھ بیخطا — حضور گورنمنٹ صبح و مسا
گورنمنٹ عادل نے فریاد پر — لکھا جیند دربار کو بیخطر
کہ جاگیر واپس وہ دیدیجئے — نہیں مشق جور و جفا کیجئے
نہیں معترض اور جاگیر پر — ریاست کا قبضہ رہے سر بسر
وہ جاگیر کل عطیہ پنجاب کی — جمع مال خالص ربیع لاکھ تھی

اتحاد لاہور سے راجگان کو ممانعت

گورنمنٹ برٹش نے پھر غور سے — کیا حکم نافذ عجب طور سے
بہم راجگان و مہاراجگاں — نہ ہو مشورہ مثل آزادگاں
ضرورت اگر خط کتابت کی ہو — ویا باہمی کچھ رقابت بھی ہو
اجازت و منظوری سرکار سے — کریں اپنے مقصد کی منزل کو طے

لاہور سے خط کتابت کی امتناع

شرکت مضافات لاہور سے — بسمت دکن تھی جو کچھ دور سے
ریاست نے خواہش کی تقسیم کی — ضرورت تھی تنسیخ و تقسیم کی
دیے حکم برٹش سے حکام نے — خموشی کی تقسیم کے نام سے

انتظام ریاست میں برٹش کی امداد

سکونت مہاراجہ ذوالاکرام — نہ تھی جیند میں تھا صدر کا مقام
سراسر بہ نظم و نسق ابتری — حدود ریاست میں واقع ہوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گورنمنٹ نے خود بدولت کو کیم ۔ روانہ کیا افسرِ معظم
مہاراجہ تشریف فرما یہاں ۔ ہوئے نظم کے ہاتھ میں لگاں
گورنمنٹ افسر کو رخصت کیا ۔ نہ اُس وقت موقع شکایت دیا

چیندیں پھر انتظام بگڑا

مگر سکونت جو سنگھ کی ۔ مزاجِ معلّٰی نے منظور کی
شب و روز مشغول عیش و سرور ۔ ہے صحبت و شوق ہے خوب و حور
سیاست ریاست کی جاتی رہی ۔ سراسر دماغ میں آئی کمی
اٹھارہ سو تینتیس تھا عیسوی ۔ ادھر آئی کچھ فوج شاہنشہی
بہ زیرِ کماں ٹالبٹ فوج تھی ۔ کہ قزاقوں نے دست غارتگری
بڑھایا لپیرا نہ بیخطہ ۔ لیا لوٹ موجودہ مال و زر
سلامت ہے گر جیب جان سے ۔ نہ ہاتھ آئے مجرم وہ دیوان کے
اگرچہ تھی بدنظمی دیوان کی ۔ مگر کی ریاست نے خود تھرتھری

مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کا سرگیاش ہونا اور سنگھ کا مالی رہنا

اٹھارہ سو چونتیس سن عیسوی ۔ دسہرہ کا دربار تھا دھوم تھی
مہاراجہ پنجاب کی یاد پر ۔ کیا خود بدولت نے عزمِ سفر
قدومِ مبارک سے بسیاں زمیں ۔ مغنخر تھی ہمپایہ چرخِ بریں
گورنمنٹ برٹش کا آیا پیام ۔ بنامِ مہاراجہ عالیمقام
نہ لاہور تشریف لے جائیے ۔ ارادہ کو منسوخ فرمائیے
نومبر مہینہ کی تھی سویمی ۔ مبارک طبع کچھ مکدر ہوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حکیموں نے فوراً دیا مشورہ — نہ تا خیر اب کیجئے گا ذرہ
کروں عزم بالفعل سنگرور کا — مناسب نہیں ہے سفر دور کا
بہ اثنا رہ صورتِ ابتری — بحکمِ اجل جلد پیدا ہوئی
رواں بست و سویم تھا عزم رواں — ہوئے عزم فرما وہ باغِ جناں
جو تھا گلشنِ آرزو بے ثمر — لہذا تھا افسوس میں ہر بشر
نہ ممکن ہے اہلِ جہاں کو قرار — تھی دست ہو یا کہ ہوتا جدا
اگرچہ ہوئیں شادیاں اور بھی — مگر بر نہ آئی تمنا دلی
دہالیوال سردار کی دختر سے — بعمرِ جوان و جواں بخت سے
دو یم ٹیبہ کا نیز سردار تھا — معزز و نامی زمیندار تھا

برٹش دولت کی نیک نیتی

گورنمنٹ نے پیش زین چار سال — کیا تھا بیان سے یہ سوال
جو باج شہنشاہی منظور ہو — تو حقداری ترکہ نہ پھر دور ہو
بصورت دگر گر نہ اولاد ہو — تو مضبوط ضبطی کی بنیاد ہو
رئیسوں نے اُس وقت پروانہ کی — نہ پیدا ہوئی فکر لاوارثی

برٹش دولت کی تجویز

اٹھارہ سو پینتیس سن عیسوی — شروع سال کا ماہ تھا جنوری
گورنمنٹ نے مصلحت آرا سے — عدالت کے شاہانہ ایماء سے
پسندیدۂ عام تجویز کی — نہ بہتر کوئی اور تجویز تھی
مہارانی کی ہو اگر آرزو — تو کاروبار ریاست میں با آبرو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہیں فیصلہ تک وہی سربراہ
نہ محروم ہو عدل سے دادخواہ
ریاست کے ہوں مستحق چارہ جو
وجوہات سے پیش ہوں دیرو

ناجائز دعاوے کی نامنظوری

ہوئیں رانی مرحوم کی مدعی
ہمارا حصہ ناجھ ہوئے ملتجی
علاقہ ریاست مجھے دیجئے
زرِ معاوضہ نقد لے لیجئے
یہاں چار لکھ نقد تیار ہی
تامل نہیں ہم کو زینہار ہی
گورنمنٹ برٹش کا تھا حکم صاف
کہ منظوری دستور کے ہی خلاف
ہوا شیر پنجاب بھی مدعی
عدالت نے لیکن توجہ نہ کی
ہوئے مدعی نیز جاگیردار
ریاست کے باقی دگر ذیلدار
سنے چونکہ دعوے وہ جائز نہ تھے
لہذا عدالت نے خارج کئے

سردار بڈھ دکھاں و بازید پور

زلیل مہاراجہ گجپت ہری
وہ فرزند تھا بھوپ سنگھ سوہی
ضعیفی کا عالم و عمرِ زوال
سمایا نظر میں ہوا کچھ خیال
نہ دل سے مدِ نظر تھا وہ پور
دیا موضع بڈھ دکھاں بازید پور
گرو کی دیا تھی کہ فرزند بھی
تولد ہوئے تھا زمانہ بھی
کرم سنگھ تھا نام پوریہیں
جواں و جواں بخت ہمت قریں
قہر دیو سے پسر دیو ہی
لبا[1] دا بھی تھا باعث ترمی
زمانہ ضعیفی سے سردار پر
ہوا غلبہ ضعف کا کچھ اثر
کرم سنگھ چستی سے تیار ہو
بنا مالکِ ملک سردار ہو

[1] سردار لہنا سنگھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا بھوپ سنگھ فکر میں مبتلا
کیا وعدہ بھائیوں نے امداد کا

کرم سنگھ خفگی سے مورد عتاب
ہوا کہ کیا گھر سے باہر شتاب

جو کی پھر کرم سنگھ نے التجا
برائے معافیِ جرم و خطا

تو نظر کرم کی کرم سنگھ پر
کیا معاف جرم و خطا سر بسر

مرحمت کی جاگیر بازید پور
رہا اُس جگہ وہ بہ عیش و سرور

وصیت مرتب ہوئی پھر و گر
وہ بڈرو کہاں بختاور اصغر پسر

کرم سنگھ کی شادیاں دو ہوئیں
رتن کنور مائی چڈالی کی تھیں

دویم مائی جو ساں تھی بس نیکبخت
وہ تھی مان سردار کی پاک دخت

سروپ سنگھ مہاراجہ نامور
ہوئے دویمی بطن سے جلوہ گر

سردار سروپ سنگھ صاحب والیٔ بازید پور کی حقدری

سروپ سنگھ سردار عالی تبار
بہ امداد قسمت ہوئے کامگار

شہنشہ نے حقداری تسلیم کی
ولے مختصر اک ترمیم کی

کیا مشتہر شاہی فرمان کو
بطورِ سخاوت در اے نکو

گورنمنٹ نے خاص انعطاف سے
طریق عدالت و انصاف سے

مرحمت کیا راج ہی جیند کا
کیا واجبہ تسلیم ہے جیند کا

علاوہ ازیں جو کہ جاگیر ہے
نہ موروثی مفتوحہ شمشیر ہی

محض عطیہ ہی شیر پنجاب کا
دیا اہل برٹش کے اصحاب کا

ہے زیور دخلِ گورنمنٹ کل
نہ ترمیم ہرگز ہو یا رد و بدل

اگرچہ بروئے دھرم شاستر
جمیع ترکہ کا مستحق ہی پسر

مگر اب تو سرکار حقدار ہی
یہاں مختصر اُس کا اظہار ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گورنمنٹ نے پھول روسا سے — کہا تھا کہ حق شہی بارج ہے
بصورت دگر مال لاوارثی — نہ اُس وقت روسا نے فکر کی
ہوئے اب گورنمنٹ مغرور ہی — لہذا عمل حسب دستور ہے
خلاف اسکے کوشش نہیں کیجئے — کہ ہی فیصلہ صاف سن لیجئے
ریاست کا بانی ہوا نامور — مہاراجہ گجپت ہری تاجور
محض ملک مفتوحہ ہی ورثہ ہے — تمامی ریاست نہیں ترکہ ہے
ملا عہد سے پہلے یا بعد سے — ریاست کو جو ملک پنجاب سے
گورنمنٹ کے ہو وہ زیر عمل — حکومت ریاست سے ہو منتقل
علاقہ جو انروے دریاے ہو — وہ شامل عملداری پنجاب ہو
تنازعہ کی ہرگز ضرورت نہیں — صفائی میں ممکن کدورت نہیں
منو کے قوانین کے خالصہ — مقلد نہیں ثانیاً ہے وجہ
صبوری سے قابض ہیں روسا پھول — حصص ملکیت پر بروے اصول
قواعد سے حقداری ترکہ کہاں — شہنشاہ برٹش ہی پر مہرباں
بحکم شہنشاہ ریاست ملی — جمع مال خالص ڈھائی لاکھ کی
مضافات مد کی جمع دس ہزار — کیے تحت پنجاب با اختیار
گورنمنٹ نے لدھیانہ مقام — مورنڈہ و بسیاں علاقہ تمام
کیا زیر قبضہ برائے دوام — کہ ایک نیم لکھ تھا محاصل تمام
مہاراجگاں پھول و کیتھل نے بھی — بہ اتفاق کوشش تہ دل سے کی
ولیکن عدالت نے مانا نہیں — گئے مال کا کچھ ٹھکانا نہیں

منہ ۱۸۰۹ء یا پنجاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریاست جیند پر مہاراجہ سروپ سنگھ جی کا مسند نشین ہونا

اٹھارہ سو سینتیس تھا عیسوی کا سن — سعید و مبارک نہایت تھا دن
کہ جشنِ خوشی جیند دربار کا — بتقریبِ مسند نشینی ہوا
ایجنٹِ گورنمنٹ برطانیہ — زراہِ کرم جلوہ افگن ہوا
مہاراجگاں نامور پھول بھی — دوائی کیتل برغبت دلی
قدم رنجہ فرما ہوئے سب یہاں — پئے شرکتِ جشنِ شادی کناں
بروزِ مبارک و خوشتر زماں — سروپ سنگھ بر مسندِ راجگاں
ہوئے رونق افزا مثالِ شہاں — صدائے مبارک تھی تا آسماں
زبانِ مبارک سے وعدہ کیا — رہونگا وفادار برطانیہ
رعایا کا آرام مدِ نظر — تہ دل سے رکھونگا شام و سحر
ایجنٹِ گورنر نے اعزاز کا — خلعت راجگی کا عنایت کیا

فادبالا نوالی

بالا نوالی جنگل میں ہے پرگنہ — قدیمی ریاست کا حصہ ضلعہ
علاقہ وہ زرخیز ہی گرم و سرد — جواں مرد ہیں امروہ قتِ نبرد
جہاں کی اراضی پہ ہے زرلگاں — حقِ سلطنت بادشاہِ جہاں
دئے جاٹوں نے اس سے انکار کی — نہ انکار کی بلکہ تکرار کی
ادھر اک انگریز کا بھی گذر — ہوا تو زمیندار سب بیخبر
ہوئے در پہ تخریب و یغما فتی — بجائے مروت کے کی کجروی
گرو سر مقام سکونت قرار — کیا واسطے مجمع نابکار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گلاب سنگھ نائی سردار گل — بنا سرغنہ مجمع سنگدل
رسالہ ریاست کو گمراہ کیا — مدد کے لیئے اپنے ہمراہ لیا
وہ دل سنگھ اُس کا مددگار تھا — جو رانی کا بھائی و سردار تھا
بھتی رانی مرحوم پرتاپ سنگھ — مددگار بھائی کہ ہنگام جنگ
دیا نیز پیغام مہراج کو — کہ ہی موقع جنگ امداد دو
مشیر و رفیق ایک دیسو ہوا — شرارت پہ آمادہ بدخو ہوا
قلعہ اور تھانہ پہ حملہ کیا — درامن میں صاف رخنہ کیا
مہاراجہ نے شاہی امداد سے — لیئے چھین پھر خانہ برباد سے
کیئے پابہ زنجیر مفسد تمام — حضور گورنمنٹ عالیمقام
روانہ کیئے ساتھ تدبیر کے — برائے تلافی تقصیر کے
بحکم گورنمنٹ برٹش سزا — عدالت نے دی جب جرم و خطا
گلاب سنگھ ناکام مارا گیا — سزا اپنے کردار کی پا گیا
ہوا خون سے تیز دیسو فرار — مرا خودکشی سے وہ انجام کار

برٹش کی فوج کشی کابل پر مہاراجہ کا اظہار خلوص

امیر شجاع صاحب کجکلاہ — بدولت گورنمنٹ برطانیہ
مکرر ہوا مالک ملک و تخت — ولے نا سپاسی سے شوریدہ بخت
رفاقت نہ کی بلکہ بدظن ہوا — مروت نہ کی بلکہ دشمن ہوا
روایت زمان میں مشہور ہے — بھم یکدگر ذکر و تذکور ہے
کسی دن تبکایہ تا حضور امیر — ہوئی پیش پاشنج دیا بے نظیر
نہیں کابل یورپ سے ہمکو گلہ — سراسر ہیں افغان بے حوصلہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اٹھارہ سو بیسے چل ایک سن — جوانان افغان پیماں شکن
شجاع کی حمایت میں طاغی ہوئے — سفیر شفشہ سے باغی ہوئے
بحکم امیر شجاع نامور — شہنشاہی لشکر پہ کی تو پسر
ہوئی حالت فوج شاہی زبوں — کہ انگریز افسر کیے سرنگوں
یہ تھی آرزو سب کی سابق امیر — جو حقدار ہی پائے تاج و سریر
گورنمنٹ برٹش نے تجویز کی — کہ سر کوبی ہو خیل افغان کی
روانہ کیا فوج کو بیشمار — ہوا حشر ہنگامہ کارزار
کیا دشمنوں کو تہ خاک و خوں — ہوئے منتشر کچھ بحال زبوں
اسیران کو جب رہائی ملی — تو افواج نے ہند کی راہ لی
رہا کر دیا پھر وہ کابل امیر — بصد مہربانی و لطف کثیر
مہاراجہ برٹش کی امداد پر — رہا مستعد خود بہ تیغ و سپر
ولیکن نہ برٹش کو امداد کی — مہم کے لیئے کچھ ضرورت پڑی

کیتھل گڑھی

اٹھارہ سو بیسے تالیس سن — ہوا شہر کیتھل میں رنج و محن
اودے سنگھ کیتھل کا فرمانروا — سوئے باغ جنت جہاں سے گیا
نہ اولاد صلبی تھی یا جانشیں — نہ تھا وارث تخت تاج و نگیں
بہنگام تحریر رائے منیر — ؎
بحکم گورنمنٹ پایا قرار — علاقہ ریاست سے یک صد ہزار
بھائی صاحب ارنولی کے نام پہ — ابھی مستقل ہو برائے گذر
مہاراجگاں پھول ساہی ہوئے — کہ ہیں مستحق راج کل بھائی کے

سر لقب رسان کیتھل

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وے اہل برٹش نے پروانہ کی
گوارا نہ کیتھل نے کی خامشی

مقابل ہوئے وہ مثال عدو
بجائے اطاعت ہوئے زرمجو

ریاست نے انجام پائی شکست
گورنمنٹ عظمیٰ ہوئی چیرہ دست

ریاست گورنمنٹ نے ضبط کی
مناسب یہ ہی تھی دواجبط کی

علاقہ کیتھل معاوضہ میں لینا

محالات سنگرور کے متصل
حد ملک منضبط تھی جزو کل

ٹپہ ہاہلاں اور تھا گھابداں
نفع اُسکے الحاق سے تھا عیاں

مہاراجہ صاحب نے کی التجا
کہ ہو رد بدل چند دیہات کا

گورنمنٹ نے التجا کی قبول
دیئے گانوں مطلوبہ پر شمول

لیا معاوضہ پاس کرنال کے
ضلع جیند سے وہ جو خوشحال تھے

لاہور سے برٹش کا بگاڑ

روایت ہی پنجاب آزاد تھا
وے کشمکش ہاے برباد تھا

دلیری سے پیش آنا کابل امیر
تحمل وہ برٹش کا تھا دلپذیر

مہاراجہ شیر پنجاب کا
قدم رنجہ فرمانا سوے بقا

کھڑک سنگھ ولیعہد کا تخت پر
قدم رکھنا شاہانہ جاے پدر

وے گردش بخت ناکام سے
بسر ہونا ایام آلام سے

گلوگیر ہو جانا پیک فنا
و مٹ جانا نام و نشان نسل کا

کنور نونہال سنگھ
کہ یعنی ولیعہد کا بے ثمر
چلا جانا ناکام ہمراہ پدر

کیا جانا پسر شیر سنگھ تاجدار
جو تھا پور دو یم شہ نامدار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاندان مہاراجہ

نہ کام آنا اقبال کا زینہار — بدل جانا نظرِ فار وزگار
وہ ہونا سند ہا نوالیوں کا عدو — کیا جانا قتلِ شہِ نامجو
بنام دلیپ سنگھ مہاراجگی — بہ دوران طفلی و نابالغی
بہ تجویز دربار پانا قرار — دیا جانا مائی کو کل اختیار
وہ افواج سکھی کا جور و غضب — ہلاکت و غارتگری بے سبب
خلافِ اماں مُلک آثار تھے — سراسر تھے گردش و ادبار کے
گورنمنٹ برٹش خبردار تھی — جو حالت تھی پنجاب دربار کی
اراکین دربار کے نام پر — مواضعات تھے معاف و سرسبر
کہ تھا بیسی ایک جید دربار نے — دو یم موڑنا بھ کی سرکار سے
گورنمنٹ نے حکم ضبطی دیا — خیالِ رفاقت نہیں کچھ کیا
ہوا حکم ضبطی سے دربار کو — بہت پیچتابی و آزار جو
تو باندھی کمر جنگ و پیکار پر — کیا کوچ خود فوج نے بیخطر
ہوئی پیدا یوں صورتِ بغض و کیں — چھڑی جنگ شاہان روئے زمیں

رؤسائے ایزدے ستلج کا خیال

بباغِ جہاں مثلِ بادِ سحر — خبر ہو گئی ہر طرف نشتر
بہم ہر دو سرکار دولتمدار — سراپا کدورت ہے اور اضطرار
مضافات ایزدے ستلج زمیں — طرفدار تھے قوم دہ بالیقیں
خبر تھی نہ قدرت کی تدبیر سے — شہنشاہ کی قسمت و تقدیر سے
دلے جید ٹیالہ عالیمقام — وفادار برٹش ہے لاکلام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برٹش کی فوج کشی لاہور پر اور فتحیابی

اٹھارہ سو تھا عیسوی چہل و پنج
کہ آغاز باہم ہوا جنگ و رنج

اراکین دربار پنجاب نے
گورنمنٹ برٹش کے اجانب نے

برنگِ عدو خنجرِ جانستاں
میان سے نکالا پئے دوستاں

تمنائے برٹش رہی ہر زماں
کہ قائم رہے عہد شاہنشہاں

نہ سکھوں نے مانا تو لاچار ہو
بڑھایا قدم جنگ و پیکار کو

ہوا گرم ہنگامۂ دار و گیر
اجل کے گیا مونھ میں تجمع کثیر

شہنشاہ برٹش پہ تھا مہرباں
خدا آفرینندۂ دو جہاں

لہذا ہوئی شہ کو حاصل ظفر
ہوئی فوج پنجاب کی منتشر

برٹش دولت کی امداد میں مہاراجہ کی خدمات

مہاراجہ برٹش کی امداد پر
رہا ہر قدم ساتھ شام و سحر

گورنمنٹ برٹش نے تعریف کا
مہاراجہ صاحب کو نامہ لکھا

کہ افواج جنگی و سامان سے
ضرورت پہ امداد دی آپنے

گئی جنگ گھونگرانہ میں جو سپاہ
ہوئی وہ مظفر بلا اشتباہ

فتح کشمیر

مہاراجہ پنجاب کشمیر پر
مسلسل تھا قابض بہ فتح و ظفر

ہوا بعد نصرت جو وہاں حکمراں
شہنشاہِ انگلنڈ کشورستاں

گورنمنٹ نے خطۂ کشمیر کا
حوالہ مہاراجہ جموں کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ولے واں کے ناظم نے طعنہ کی
لہذا یہ برٹش نے تجویز کی

کہ ہو لشکرِ جید عازم ادھر
پئے عبرت ناظم بدسیر

چنانچہ گئی فوج نعرہ زناں
سوئے مُلک کشمیر جنت نشاں

پڑا ایسا ناظم کے دل پہ اثر
اطاعت کو برٹش کے باندھی کمر

کری معذرت اور فرماں بری
وہ فوج ظفر موج واپس پھری

برٹش دولت کی قدردانی و حوصلہ افزائی

گورنمنٹ نے طرز شاہانہ سے
مرحمت کی جاگیر شکرانہ سے

جوانان جنگی کی بھی قدر کی
کہ تقسیم تنخواہ وہاں ڈبل کی

جمعبندی جاگیر کی سالوار
زر نقد سندھی عیاں آہزار

معافی محصول راہ داری

گورنمنٹ برٹش کے آئین کی
مہاراجہ نے نیز تقلید کی

کیا یعنی محصول سایر معاف
کیا دور محصول کا اختلاف

گورنمنٹ برٹش نے خود شکریہ
مہاراجہ کا درج چٹھی کیا

علاوہ ازیں نیز اعلان عام
کیا مثل شاہان عالیمقام

مہاراجہ کو اک جاگیر دی
جمع سالیانہ ہزار اک کی

سنہ ۱۸۴۶ء کی شاہی سند

اٹھارہ سو تھا عیسوی چہل و ہفت
بنام مہاراجہ نیک بخت

سند کی گورنمنٹ نے خود عطا
شہنشاہ کی جانب سے وعدہ کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رقم ہی کہ املاک موروثی پر — دگر نیز جاگیر مکسوبی پر
معہ راجگی اور قدیمی خطاب — جو عطیہ ہی شاہانِ عالیجناب
رہیں آپ قابض برائے دوام — مسلسل رہے نسل قائمقام
رعایا ہمیشہ ہو فرماں پذیر — دل و جان سے چہ غریب و امیر
شکایت نہ ہرگز سنی جائیگی — خلافِ ریاست جو ہوگی کبھی
ہی فرض رعایا اطاعت کرے — ریاست حفاظت حمایت کرے
غلامی۔ سستی۔ اور دُختر کشی — سزا ان جرائم کی ہوگی بھی
کیا معاف برٹش نے باج و خراج — ضرورت پہ ہر وقت عامی ہو راج
پڑاؤ اور سڑکیں برائے عوام — تمامی مقامات پر ہوں دوام

جزا و سزا سرداران ایزد ستلج

زمیں رنگی و گرد شِ آسماں — مچا معرکہ سخت جنگِ شہاں
ہوا گرم میدان تیغ و سپر — ہوئی فوج پنجاب زیر و زبر
سبی خواہ اراکین پنجاب کے — گرفتار دام مصیبت ہوئے
مہاراجہ پٹیالہ نے کچھ پسہ — تعینات کی بہر امداد شہ
ازانجملہ اک دستہ گمراہ ہوا — شہنشاہ برٹش کا بدخواہ ہوا
دیے اہل برٹش نے پروانہ کی — وفادار دربار کی قدر کی
مرحمت کیا صلہ امداد کا — کہ بخشش کیا خطۂ بے بہا
فرید کوٹ کا راجہ امداد پر — کمر بستہ حاضر تھا شام و سحر
علاقہ اُسے بھی مرحمت کیا — صلہ جانفشانی و خدمات کا
مہاراجہ نابہہ نے اغماض کی — نہ حاضر ہوئے اور نہ امداد کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراجہ دلیپ سنگھ

بحکم گورنمنٹ برٹش شتاب — دیوان مہاراجہ عالیجناب
حکومت سے معزول و خارج ہوا — مکان بہر مسکن بھی متھرا ملا
ریاست کی اک ربع املاک پر — گورنمنٹ قابض ہوئی جلد تر
برائے مہاراجہ تجویز کی — گذارہ ریاست سے تا زندگی
ملے نصف لکھ سال بھر گذر — تخالف نہ ہو حکم ہے بال بھر
ولیعہد بھر پور سنگھ نامور — رہے حکمراں ملک جائے پدر
کپورتھلہ کا والی بدور مہم — رفاقت میں نکلا نہ ثابت قدم
کیا ضبط کچھ حصہ جاگیر کا — تلافی تھا وہ جرم و تقصیر کا
بجز انکے سردار جاگیردار — ملازم مہاراجہ تاجدار
ہوئے جملہ معتوب سرکار سے — زمانہ کی گردش و ادبار سے

الحاق پنجاب

فتح سے ہوا جنگ کا اختتام — مبدل سحر سے ہوا وقت شام
تمنا تھی برٹش یہی ہر زماں — رہے امن پنجاب میں جاوداں
دلے فوج سکھی نے کی سرکشی — پئے جنگ ظاہر کی آمادگی
اٹھارہ سو وہ تھا اور پنجم کا سن — دلیران سکھ مرد شمشیر زن
بڑھے جنگی میدان میں بہر جنگ — لئے ساتھ میں اپنے توپ و تفنگ
لہذا گورنمنٹ لاچار ہو — گئی سوئے میدان پیکار کو
بہم خوب جنگ آزمائی ہوئی — علو ہمتی سے لڑائی ہوئی
شہنشاہ برٹش کی تقدیر سے — سپہ دار شاہی کی تدبیر سے
مظفر شہنشاہی لشکر ہوا — پراگندہ پنجاب عسکر ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گورنمنٹ برٹش نے پنجاب پر — تسلط کیا پھر بہ تیغ ظفر
مہاراجہ نے خود شروع جنگ پر — کہا میں ہوں تیار امداد پر
ملا آپ کو شکریہ سے جواب — ضرورت مدد کی نہیں ہے جناب

جنگ لجوانہ

صدی نوزدہ سال دس بکرمی — رواں تھا کہ تھا امن و آسودگی
نام قصبہ ضلع مظفر نگر — کنور سین بگرہ تھا تحصیلدار — بندوبست کے کام میں ہوشیار
ضلع جیند میں جو کہ مامور تھا — لیاقت پہ لیکن وہ مغرور تھا
بندوبست کا جب کیا مہتمم — مساحت صحیح ہو نہ ہو بیش و کم
تو اُس نے لیا ساتھ عملہ تمام — گیا اور لجوانہ پر لا مقام
زباں نا ملایم و دشنام سے — جو کی گفتگو خاص اور عام سے
تو غصہ کی آتش گئی واں بھڑک — کیا مشورہ گانوں نے بیدھڑک
نمبرداران — نگاہیا و بھورا مقابل ہوئے — بجوش و غضب آپ قائل ہوئے
جلایا اُسے کاغذوں میں دہیں — سراپا نکالا دلی بغض و کیں
بٹھایا زمیندار تھانہ وہاں — بغاوت کا قایم کیا واں نشاں
ملازم دگر خطرۂ جان سے — گئے بھاگ اُس مجمع جاٹان سے
گوتھ — زمیندار لاٹھی و ہمایہ نیز — جمع ہو گئے ایکجا بے تمیز
مہیا کیا جملہ سامانِ حرب — ذخایر بنا دیق و ہتیارِ ضرب
حضورِ مہاراجہ منتظم — ہوئی خبر موصول بے بیش و کم
کیا کوچ با فوج خود تیز گام — پئے گوشمالی و عبرت تمام
مہاراجہ پٹیالہ کی فوج بھی — بہ اشارہ بہر دشمن کشی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئی جیند کے ساتھ جب ہمقدم — چلے ہر دو لشکر برابر بہم
مہاراجہ نے مقتضا رحم سے — دماغِ خردمندی و فہم سے
دیا حکم خالی ہو بندوق سر — نہ زنہار پہونچے کسی کو ضرر
رہے باز لیکن نہ وہ نامراد — بڑھایا قدم اپنا بہر فساد
مہاراجہ نے پھر کیا تذکرہ — ایجنسی سے یعنی لیا مشورہ
لکھا حکمنامہ بتاکید تر — کہ مجمع باغیان ہے ہنر
بغاوت سراسر ہی باعث زیاں — نہ عزت رہیگی نہ نام و نشاں
کرو خود بخود سر رچے منہدم — حدودِ اطاعت میں رکھو قدم
بصورت دگر اسلحہ توپ و تفنگ — شرر بار میدان ہوئے درنگ
سُنا حکم باغی بحالِ بتر — ہوئے آپسے آپ سب منتشر
دکھایا گیا پھر حکومت کا جوش — کہ جاتا رہا مغز اُنکے سے ہوش
کہ یعنی دمادم ہوئی توپ سر — عمارات کی منہدم سر بسر
گرفتار باغی تمامی ہوئے — مقید تمامی وہ نامی ہوئے
حصارِ ظفر گڈھ وہاں یادگار — بنایا ریاست نے اک استوار

ھفدہ ۱۸۵۷ء دہلی

اٹھارہ سو ستاون کا سن — بغاوت ہوئی ہند میں پُرسخن
زمانہ میں شہرت ہوئی چار سو — سپاہ کشورِ ہند ہے جنگجو
مچی کشورِ ہند میں کھل بلی — ہوئی دور سے ہر جہاں کے خبر
رعایا تھی درپئے قتلِ زناں — قتل کے واں سب دکان و مکاں
وہ خوں ریزی کا فوج نے شور کی — کہ گھبرا گئے اہل برطانیہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شروع کی زمانہ میں غارت گری — دکھائی تو امائی دوسری
جمع ہو گئے سب وہ دلی میں جا — سلامی بھی کی بادشہ کی ادا
بدام مصیبت تھا ہر مبتلا — نہ معلوم کیا سر پہ آئے بلا
کروں کیا ذکر انقلاب جہاں — کہ چکر میں تھا مرد پیر و جواں

برلش کی امداد

مدد کی شہنشاہی اقبال نے — کیے کالے گم انکے اعمال نے
رعایا وفادار سرکار تھی — کہ غدار مجمع سے بیزار تھی
رئیسان پنجاب والا شکوہ — رفاقت میں قائم ہے مثل کوہ
ہے دل سے تیار بہر مدد — کہ سرکوبی ہو مجمع فال بد
مہاراجوں کی خاص امداد سے — کیا راہ دشوار برلش نے طے

عزم دلی و انتظام کرنال و پانی پت

مہاراجہ کو مفسدہ کی خبر — ملی معتبر طور پر سر بسر
گوارا کیا سفر کرنال کا — مددگار شاہنشہ اقبال تھا
قدوم مبارک سے گردنکشاں — ہوئے صورت روباہ یکسر نہاں
مہاراجہ نے پانی پت کی طرف — سمند عزیمت کیا منعطف
وہاں نیز نابود فتنہ کیا — بغاوت کا مسدود رخنہ کیا
کیا قصد دلی کا بہر مدد — ملائے عدو خاک میں بعد دد
سڑک شہر دلی و کرنال پر — فراہم کی اجناس بھی بیشتر
مہیا کیا یعنی سامان کو — جو مطلوب تھا جان انسان کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیش قدمی لشکر جیند

گئی دلی میں فوج برطانیہ — پئے گوشمالی سپاہِ سیہ
دلیری سے لشکر بڑھا جیند کا — قدم زن ہوا آگے وقتِ دغا
ریاست کی تھی فوج زیرِ کماں — جنابِ مہاراجہ را جگاں
سردارانِ مابیہ — کاہنہ سنگھ سردار و پنجاب سنگھ — جوان و جوانمرد میدان جنگ
جواں سابق الذکر کرنیل تھا — کمیدان تھا دوسرا بادفا
دکھائی اُنھوں نے وہ مردانگی — سپاہانہ ہمت و فرزانگی
کہ دربار نے اُنکی خدمات کی — بہت داد دی اور بڑی قدر کی

حفاظت جمنا پُل

سپہ جیند کی باغیت میں گئی — حفاظت بخوبی جمن پُل کی کی
شہنشاہی لشکر نے پُل سے عبور — کیا سوئے دہلی بفرطِ سرور

اثنار راہ میں جنگ و جنگ بادلی

دلیران باغی بغاوت شعار — جمع ہو گئے از پئے کارزار
رہے سبنہا لکر میں مجمع کثیر — ہوا باغیانہ اقامت پذیر
جمایا بڑے زور کا یاں قدم — سپاہ ریاست نے بے بیم و غم
وہ مارا سرِ دشمناں تیز جنگ — کہ چلتے ہوئے واں سے وہ سیدرنگ
ہوا بادلی میں جو پھر کارزار — تباہ ہو گئے باغی انجام کار
کہ یعنی وہ اتوار اب بھی چھین لیں — گئے زندہ در گور مردِ لعیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گورنمنٹ نے اک عطا توپ کی — کیا نیز اظہار خوشنودگی
وہ قبضہ ریاست میں موجود ہی — نشانِ فتح اور مقصود ہی

جنگ علی پور

نصیر آباد سے مجمع باغیاں — روانہ ہوا مثل سیلِ رواں
علی پور میں آیا بمیدانِ جنگ — کیا قافیہ جیند لشکر نے تنگ
ہوا تاج برطانیہ کامگار — طا اہل لشکر کو زر بیشمار

جنگ باغپت

اسی جون کا سینئے یہ ماجرا — مہاراجہ صاحب کو ایما ہوا
گئے باغپت بہر تعمیر پُل — مہیا کیا پُل کا سامان کُل
جو تعمیر جمنا کا پُل ہو چکا — تو قائم ریاست نے پہرہ کیا
ملی باغیوں کو بھی پُل کی خبر — ہوئے اب وہ فی الفور عازم ادھر
ریاست کے لشکر کا نقصان کیا — مہاراجہ نے پھر یہ اعلان کیا
کہ ہی فوج باغی کا مجمع کثیر — مناسب ہی اب ایسی ناگزیر
کرو اے دلیران ہمت سے کام — کیا جاوے مسمار پُل یہ تمام

انسداد بغاوت جیند

بغاوت کا تھا چار سو انتشار — نہ تھا پاک رہتک ضلع یا حصار
ضلع جیند مشکوک تھا سر بسر — حضور مہاراجہ پہونچی خبر
جناب مہاراجہ عالیمکاں — پے نظم تشریف لائے یہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نصیحت و تنبیہ رعایا کو کی — کہ اچھا نہیں شیوۂ سرکشی

بھرتی فوج و خرید اسپان

گورنمنٹ کا حکم نازل ہوا — کہ ہی وقت امداد کا آگیا
سپاہی و اسپاں درکار ہیں — کیے جلد حاضر کہ تیار ہیں

تسخیر دہلی

مہاراجہ نے ملک کا انتظام — بطرز مناسب کیا سب تمام
کیا قصد دلی سپے کارزار — بہ امداد شاہنشہ تاجدار
سفر رات دن کا گوارا کیا — بدوران پیکار حصہ لیا
تکالیف ہر گونہ برداشت کی — نہ پروائے آرام و لذات کی
کیا شہر پر حملہ سکھان نے — دلیرانہ مردِ میدان نے
چڑھے وہ فصیلوں پہ بے بیم و غم — دلی جوش سے آگے رکھا قدم
ہوئے منتشر باغی انجام کار — پراگندہ ہوش دیوانہ وار
مظفر شہنشاہ پر ٹش ہوا — پریشاں لشکر وہ سرکش ہوا
مہاراجہ صاحب کی خواہش ہوئی — کہ ہو ہم کو حالات سے آگہی
گئے رام پر شادجی تب ادھر — وہ دلی سے دیتے ہے سب خبر
چنانچہ صلہ اُن کو خدمات کا — مہاراجہ نے بھی عنایت کیا

کمالیت بہند

جھجھر واوری کی ریاستیں

شہنشاہ انگلینڈ گیتی ستاں — بہ نیروے بازو و بخت جواں

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئے حکمراں کشور ہند پر
نہ دشمن رہا کوئی نہ فتنہ گر

بٹھانوں کو بھی اُنکی خدمات کا
سر دست برٹش نے بخشا صلہ

کہ یعنی ریاست جھجر دادری
مرحمت کی اُنکو بدریا دلی

مسلسل رہے واں وہ فرماں روا
بہ ظلِ شہنشاہ برطانیہ

دلے سن ستاون میں احسان کو
بھولا یا سبھی عہد و پیمان کو

مبدل ہوئی صورتِ روزگار
بغاوت کا رستہ کیا اختیار

گورنمنٹ نے ہر دو نواب کا
کیا ضبط سب ملک مقبوضہ تھا

مہمات انتظامی

نصیب گورنمنٹ فتح و ظفر
ہوئی تو مہاراجہ نامور

سپہ اور عملہ کو ہمراہ لیئے
سفیدوں کی جانب روانہ ہوئے

گاؤں
روانہ کی لڑسولی قدرے سپاہ
پئے نظم و نسق و اماں و رفاہ

نہ روہتک ضلع نے دیا رنگ جاں
ہوا منحرف صورتِ باغیاں

مہاراجہ نے فوج بھیجی وہاں
لیا مال اُن سے بدست تواں

کہاں سنگھ
بغاوت میں جھجر ہوا مبتلا
ریاست نے کرنل روانہ کیا

مٹایا بغاوت کا نام و نشاں
ہوا پھر وہ واپس بہ نوجواں

ریاست نے ہانسی ضلع میں کیا
بندوبست و امن و اماں جابجا

کمشنر نے روہتک کی خوشنودگی
بخدمت مہاراجہ اظہار کی

ع چٹھی ۱۱ اکتوبر ۱۸۵۸ء
جارج تھامسن صاحب بہادر

کنہیا لال یہ آپ کا معتمد
امورِ ریاست میں ہے مستعد

گواہانہ میں بہر اماں انتظام
کیا معتمد نے یہ کوشش تمام

مہاراجہ نے کی بدوران جنگ
ارضا جوئی حکام اہل فرنگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لہذا وہ حکام عالیمقام
تہ دل سے مشکور تھے لاکلام

تھے کرنیل اک ٹامسن نامور
نکو نام و سس تھے جنرل ڈگر

مہاراجہ کی ذاتی امداد کا
ہر اک گونہ تعمیل ارشاد کا

تہ دل سے اظہار خوشنودگی
کیا دونوں نے جب پورٹ لکھی

وہ تاریخ بائیس ستمبر کی تھی
حضور گورنمنٹ ارسال کی

لکھے چند فقرات تعریف میں
خلوص محبت کی توصیف میں

مہاراجہ جیند بے اشتباہ
گورنمنٹ کے ہیں دلی خیر خواہ

حقیقی وفادار اور جاں نثار
سراپا ہے یہ دم کارزار

سپہ جنگجو انکی پاتے ہیں ہم
رفاقت میں برٹش کے ثابت قدم

مہاراجہ خود بھی بہ نفس نفیس
دم جنگ تھے جان دل سے انیس

نومبر کی تاریخ تھی پانچویں
کہ تجویز برٹش نے کی بہتریں

ہوا اعلان شاہانہ عطیات کا
ریاست کی امداد و خدمات کا

خدمات کا صلہ

بغاوت کا مفقود نام و نشاں
ہوا جب باقبال شاہجہاں

تو برٹش نے کی قدردانی تمام
بجلدے امداد بہر دوام

عنایت کیا ملک جاگیر میں
اضافہ کیا عام توقیر میں

سلامی کی اتواب ایزاد کی
ترقی منصب و اعزاز کی

دیا اک نشاں قیمتی چھ ہزار
رشاہان دہلی پئے یادگار

علاوہ بریں نیز فرزند کا
خطاب اور اعزاز بخشش کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاگیر عطیہ کی تفصیل

بحکم شہنشاہ صلح دادری — بنام مہاراجہ شیر جوری
علاقہ وہ منضبطہ نواب کا — جو زیر تسلط گورنمنٹ تھا
جمع تھی فزوں لاکھ سے مال کی — رعایا بہر حال خوشحال تھی
مرحمت ہوا نیز اسکے سوا — علاقہ وہ کیتھل کی سرکار کا
کلاراں مضافات چودہ ہزار — بروئے جمع مال اندر شمار
مزارعاں آسودہ دشاد ہیں — کنارہ پہ گھگر کے آباد ہیں
کیا چند دیہات کا روبدل — علاقہ میں اسوقت ہیں مشتمل
دیا پرگنہ جیند سے معاوضہ — منافع تھا الحاق سے بے شبہ
ضلع روہتک و دادری ہے بہم — کیا روبدل نیز کچھ یکقلم

بڈرو کہاں کا تخت میں آنا

اٹھارہ سو اکسٹھ تھا سن عیسوی — تمنا مہاراجہ صاحب ہوئی
کہ جاگیر بڈرو کہاں لے لیجئے — زر معاوضہ نقد دیدیجئے
برادر ریاست کے ہوں ذیلدار — ریاست کا ان پر رہے اقتدار
حضور گورنمنٹ کی التجا — مرحمت کیا گوہر مدعا
لیا معاوضہ معاملہ بیس سال — کیا منتقل وہ تمامی محال

خرید پرگنہ بدہوانہ

علاقہ جھجر کا تھا یہ پرگنہ — جو تھا زیر ضبطی بجرم و گنہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ نام اُس کا بدھوانہ مسطور ہی
وہ تا دوراک موضع مشہور ہی

ولے داوری کے وہ نزدیک تھا
کہ الحاق ہر باب سے ٹھیک تھا

گورنمنٹ برٹش نے بخشش کیا
زرِ معاوضہ مختصر سا لیا

کہ تعداد تھی چار لکھ بست ہزار
دیا مالکانہ جمیع اختیار

انتخاب بخشی

رواں تھا اٹھارہ سو اُنسٹھ کا سن
ہوا زیرِ ترمیم عملِ کہن

مہاراجگاں پھول ساعی ہوئے
گورنمنٹ برٹش سے داعی ہوئے

رئیسِ ریاست کی نابالغی
اگر ہو کسی عہد میں قدرتی

تو رانی کا ہرگز نہ ہو اختیار
نہ کونسل میں ہو غیر یار شتہ دار

ولے ہوں ریاست کے ہی اہلکار
قدیمی دگر کارکن ہوشیار

تمامی مہاراجگاں پھول کے
مقلد ہوں اس رائے معقول کے

بوقتِ ضرورت جو ہوں راجگاں
باتفاق ہوں باہمی ہمزباں

وہ کونسل رئیسان کی رائے سے
گورنمنٹ کے حکم و ایمائے سے

ہو قایم بدوران نابالغی
رہے منتظم حکمراں مُلک کی

گورنمنٹ رائے منظور کی
ہر اک بات اندیشہ کی دُور کی

ترقیاتِ منصب

گورنمنٹ برٹش ہی خود قدرداں
لہذا ہی نامی بدورِ جہاں

مہاراجہ صاحب کو گر کسی وقت
ملی یا لانابہ سے برنشست

کیا نیز اعلان بے آگہی
یہ آئین و دستور شاہنشہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سند تملیک ریاست

اٹھارہ سو تھا ساٹھ سن عیسوی — کہ تاریخ پنجم تھی ماہ مئی
بحکم نائب السلطنت سند کے — وثیقہ شرائط دفعہ چند سے
بہ اقرار واثق وراسخ شہی — عطائے ریاست و فرماں دہی
مفصل علاقہ کی تفصیل ہے — کہ باضابطہ اُسکی تکمیل ہے
حوالہ مہاراجۂ نامدار — ہوا حسب ایماشۂ تاجدار
مہاراجہ صاحب کی امداد کا — ضمن میں سند کے ہی تذکرہ
رقم ہے مہاراجا عالی نسب — علاقہ جو مورونی کسوبی سب
کیا ہم نے تملیک بہر دوام — مسلسل ہوا اولاد تا یوم قیام
رئیس ریاست و فرماں روا — کیا ہم نے تسلیم ہے جید کا
مضافات جیتد اور سیندوں تمام — رہیں زیر فرمان عالیمقام
مواضعات دالم والہ کھانلہ — جو ہیں سکھوں کے جنگ کا وہ صلہ
ہوئے آپکے نام پر منتقل — علاقہ ریاست میں ہوں مشتمل
محالات سنگرور بھینی وار — لوڈہا۔ دہا زید پور۔ اور کلار
دیال پورہ اور بالانوالی دیہات — بھائی رووپا مشترکہ وشاملات
ضلع دادری نیز عطیہ شہی — رہیں زیر فرمانبری دایمی
سند اور اقرار ہے پائدار — زبرٹش گورنمنٹ گردوں وقار
دفعہ ابتدائی کا ہے اختصار — ریاست کو حاصل ہیں کل اختیار
دفعہ دویمی کا یہ مضمون ہی — سراسر تلطف سے مشحون ہے
کیا معاف شہ نے خراج شہی — نہ طالب گورنمنٹ ہوگی کبھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دفعہ سو یمی ذکر اولاد ہے — حکمراں ریاست کا آزاد ہے
اگر اتفاقاً نہ اولاد ہو — تو پھر نسل سے پھول کی شاد ہو
بنائے جسے چاہیئے فرزندوہ — رکھے مثل فرزند دلبندوہ
بصورت دگر قبل تدبیر سے — اجل آئے گر پیش تقدیر سے
تو نابھ و پٹیالہ ہوں ہمزباں — وے نسل ہو پھول کی وہ جواں
بمنظوری شاہنشہ تاجدار — ہو مالک ریاست کا فرزندوار
محاصل کا اک ثلث ایکبارگی — حق سلطنت ہو گا شاہنشہی
چہارم مہاراجہ باوقار — سزا موت کا رکھتے ہیں اختیار
سستی ہو کہیں۔ اور نہ دختر کشی — نہ بردافروشی روا ہو کبھی
مشرح ہے مضموں دفعہ پنجمی — اطاعت شہی فرض ہے دائمی
دفعہ ششم میں ہے ذکر امداد کا — ضرورت پہ تعمیل ارشاد کا
مہم کے لئے فوج و سامان سے — نہ قاصر ہوں خدمات سلطان سے
دفعہ ہفت میں صاف اقرار ہے — رعایا کی فریاد بیکار ہے
رعایا کی فریاد برٹش کہیں — خلاف ریاست سنے گی نہیں
دفعہ ہشت میں قول و اقرار ہے — مہاراجہ کے خانگی کار سے
نہ برٹش کو ہرگز سروکار ہو — نہ حکام کو دخل زنہار ہو
دفعہ نہ میں یہ شرط تحریر ہے — اراضی پئے ریل مفتی ملے
دفعہ دہ میں وہ درج مضمون ہے — جو شفقت اطاعت سے معنون ہے

تمسک بدیں مواد

اٹھارہ سو اکسٹھ تھامسن عیسوی — چہارم تھی تاریخ ماہ جنوری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مضافات بدھوانہ کی اک سند | مرحمت کی بڑشش نے خود مستند

شرط تبنیت کا اعادہ

اٹھارہ سو باسٹھ تھا سن عیسوی | بتاریخ پنجم مہ سومی
دوبارہ حق تبنیت کے لیئے | گورنمنٹ نے پختہ وعدہ کیئے

پٹیالہ و ناہہ کو صلہ

شہنشہ معظم کا ابر کرم | ہر اک جا پہ نازل ہوا بیش و کم
ہمارا جگاں نامور پھول کی | عطایات شاہانہ سے قدر کی
مرحمت کیا ملک بہر دوام | ہوا ردِ سخاوت میں حاتم کا نام

انبالہ میں دربار شاہی

مہینہ تھا سن ساٹھ کا جنوری | کہ انبالہ دربار تھا خسروی
تھا دربار میں سرورِ انجمن | وزیر معظم شہ ذوالمنن
رئیسان انیروے ستلج کنار | دگر کوہی امرائے عالی وقار
بدربار و دربار سب شان سے | ہوئے جلوہ گر ساز و سامان سے
حضورِ معلے نے رؤسائے کی | سرِ عام دربار تعریف کی
زبانِ مبارک تھی یوں رفشاں | کہ فرمانروا جیند عالیمکاں
بدورِ مہم اور دمِ کارزار | بذاتِ مبارک رہے جاں نثار
خصوصاً مہاراجگاں پھول کا | مکرر سہ کرر کیا شکریہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حکیم قاسم علی خاں جہجری

وہ قاسم علی ایک حکیم جہجر — کہ مغرور تھا جو بزعم ہنر
زرے سند شاہی عطیات کے — معاف اُسکو گیارہ مواضعات تھے
علاقہ وہ تھا چرخی دادری — کیا کام خود اُس نے گردآوری
مزارعان ناراض و ناشاد ہو — حضور مہاراجہ فریاد کو
جو حاضر ہوئے عرض اُنکی سُنی — مناسب طریقہ سے تشخیص کی
سیہ بخت گردش سے پھر دو بدو — خلاف ریاست ہوا چارہ جو
گورنمنٹ نے کچھ توجہ نہ کی — نہ آواز فریاد اُنکی سُنی
دیا معاہدہ باہمی سے جواب — بغایت مناسب قرین صواب
ریاست کو حاصل ہی کل اختیار — نہ ممکن ہی ترمیم ہو زینہار

عطائے خطاب جی۔ سی۔ ایس۔ آئی

اٹھارہ سو تھا دو تریسٹھ کا سن — زمانہ ترقی کا تھا دن بدن
شہنشہ نے جی سی وایس آئی کا — معزز خطاب اک عنایت کیا
لکھا نامۂ تہنیت دل فروز — بنام مہاراجہ نیک روز
ڈلے قدر تا طبع ناساز تھی — ادا نہ ہوئی رسم اعزاز کی

مہاراجہ صاحب کے اوصاف و خوبیاں

مہاراجہ کے وصف و خوبیاں — نزوں ہیں ز تحریر و حد بیاں
بہ نظم و نسق چیدہ روزگار — خیالات پاکیزۂ شاہوار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہنر بردلیری ہنگام جنگ — سخی چوں سحاب فلک نیلارنگ
وفادار شاہنشہ بحر و بر — شہنشاہِ انگلند عالی گہر
قدرداں ہنرمند اور دستگیر — عدالت و انصاف میں بےنظیر
زبانِ مبارک پہ تھا یہ کلام — کہ خوش قسمتی ہے وطن کا قیام
بزرگان راقم کی بھی یاد کی — کہ تعمیل کی سب نے ارشاد کی
مہاراجہ صاحب کا اعلیٰ مشیر — رہا عرصہ تک نند سنگھ بےنظیر
پدر اُنکے دلوالی سنگھ خوش منش — رہے جج عدالت یہاں بےخلش
دیا تربیت فوج کا آرڈر — کہ ہو مثل فوجِ شہِ بحر و بر
دلی شوق تعمیر سے نیز تھا — عمارت ہی اس عہد کی خوشنما
خصوصاً قلعۂ جیند ہے یادگار — مناور و تالاب و پُل بےشمار
سدا یرت خیرات جاری کیے — مساکین اور بینوا کے لیے
کیا شنکلپ رو دے گنگا کنار — چہارم زوال ہر سیوید ار
برہمن و ساد ہو مناور کے نام — رہے راج سے معاف ہر دوام
مہاراجہ کا پرن قایم رہے — معافی ریاست سے دایم رہے

مہاراجہ کی شادیاں و اولاد

شبستاں مہاراجہ میں رانیاں — تھی اک دختر ہانس کی نوجواں
دوم دُخت تھی مان سردار کی — نکودر نکو خونکو کار تھی
مہارانی اول سے رندھیر سنگھ — مہارانی ثانی سے رگھبیر سنگھ
تولد ہوئے نیک فرزند دو — زمانہ مبارک تھا وقتِ تولد نکو
ولیعہد لیکن بدورِ شباب — گیا جانبِ باغ جنت شتاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراجہ تا زندگی بقرار — رہا یاد فرزند میں بیشمار
مہاراجہ رگبیر سنگھ کا جنم — ہوا نیک سن میں جو ہے اب رقم
اٹھارہ سو بتیس تھا عیسوی — سراسر تھا وہ باعث خرمی

مہاراجہ کا سر گباش ہونا

صدی ہیجدہ شصت دو تا چہار — سن عیسوی تھا غم بیشمار
نرائندر ہری بھوپ پٹیالہ کا — پرم دھام کو سب سے پہلے گیا
گیا بعد ازاں راج بہرپور سنگھ — ہوئی گردش چرخ سے خلق تنگ
سروپ سنگھ مہاراجہ عادل زماں — اکیاون تھا وہ سال عمر رواں
گئے نابھہ پٹیالہ کے ہمقدم — ہوا خواہ ہوئے مبتلائے الم

مہاراجہ رگبیر سنگھ صاحب کی مسند نشینی

اٹھارہ سو چونسٹھ تھا سن عیسوی — اکتیس تاریخ ماہ سوئمی
مہاراجہ رگبیر سنگھ نامدار — ہوئے بعد رحلت پدر تاجدار
اجنٹ گورنر دلی مہرباں — بحکم گورنمنٹ ہندوستاں
بتقریب مسند نشینی حضور — قدم رنجہ فرما ہوئے باسرور
کیا پیش خلعت شہی بے بہا — ز روئے عنایت و الطافہا
مہاراجگاں پھول عالیمقام — مسرت سے تشریف لائے تمام
دگر نیز سردار عالی وقار — سفیر مہاراجگاں نامدار
یہاں آئے سب تہنیت کیلئے — بہ رسم شہی میمنت کے لئے
مہاراجہ صاحب نے بھی ز راہ داد — تواضع و مدارت کی بیشمار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمامی ارکینِ اغیار کو ۔۔۔ ہمہ اعلےٰ ادنے نمکخوار کو
دو شالہ و خلعت عنایت کیئے ۔۔۔ عطایات کی حسب درجات کے
ہوا سر بسر جیند رشکِ ارم ۔۔۔ ہوا دل سے نابود رنج و الم
مہاراجوں کا وہ تزک احتشام ۔۔۔ تماشائی خلقت کا وہ اژدحام
شہر میں عجب سیر کا تھا سماں ۔۔۔ کروں کچھ بھی توضیح یہ طاقت کہاں

مہاراجہ کے ذاتی اوصاف

مہاراجہ کے ذاتی اوصاف کو ۔۔۔ طریق فیاضی و انصاف کو
مفصل لکھوں داستاں طول ہو ۔۔۔ خوشامد پہ مبنی و محمول ہو
لہذا امر واقع مختصر ۔۔۔ میں تحریر کرتا ہوں قرطاس پر
مقدر و اقبال شاہانہ وار ۔۔۔ جبینِ مبارک سے تھا آشکار
رفاہِ جہاں کے لیئے زندگی ۔۔۔ خصوصاً بہ نظم و نسق صرف کی
دلی خیر خواہ تاج برطانیہ ۔۔۔ رضا جو شہنشاہِ برطانیہ
زمانہ میں شہرت تھی انصاف کی ۔۔۔ سخاوت و شاہانہ اوصاف کی
شجاعت میں لاثانی و بیمثال ۔۔۔ بڑے قدرداں تھے وہ اہلِ کمال
فرائض سناتن تھے زیرِ عمل ۔۔۔ اور سکھی عقاید بھی ضرب المثل
بہ شیریں کلامی بوقتِ کلام ۔۔۔ زمانہ در رم ناخریدہ غلام
مثایا ریاست سے نام و نشاں ۔۔۔ بدستِ تو انا جفا پیشگاں
رعایا کی بہبودی مدِ نظر ۔۔۔ رہی دل کو مرغوب شام و سحر
مہاراجہ کو پرورش کا خیال ۔۔۔ قدیمانِ دربار کا تھا کمال
ہماری بھی کی پرورش اسقدر ۔۔۔ کہ پھر ہمنے دیکھا نہیں اور در

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بندوبست دیہی ضلع داوری — پرانے طریقہ پہ تھا سرسری
کیا ہردواری لعل اُن مہتمم — کہ تشخیص جائز ہو بیش و کم
بندوبست کا جب ہوا اختتام — بطرز پسندیدۂ خاص و عام
تو خلعت کیا بیش قیمت عطا — معزز نظامت کا عہدہ دیا
چندیداس جی اور رکھی لال کی — وکالت کے منصب سے توقیر کی

خلف لالہ رکھی لال — زِ نسلِ چچا چیف نام و نشاں — نہیں اب کوئی یادگارِ جہاں
بن چندیداس — برادر چچازاد تھا برج لعل — بدورِ جوانی ہوا انتقال
بحکم مہاراجہ کیواں مقام — وکالت کے منصب پہ قائم مقام
رکھی لعل کی صحتیابی تلک — رہے مہے والد بھی کچھ عرصہ تک
چندو لعل دیوان اتنظم کیا — مقنن و وانمنع قوانین تھا
سررشتہ دار اجلاس سرکار کے — چچا جیگوپال ایک مدت رہے
کیے جیند کے پھر وہ تحصیلدار — رہے تا دمِ زیست خارمتگزار

خلف ہردواری لعل مرحوم — بہ بخشی گیا فوج پر — ستارہ چمکتا رہا اوج پر
سررشتہ دار مجھکو بجائے پدر — کیا بعد رحلت پدر زور و تر
خلف میر منشی رودکشنا — اودے رام ڈپٹی نے پیش حضور — جھکایا سرِ بندگی باسرور
عطا حلقہ منضبط جائداد کی — نوازش دگر نیز ایزاد کی
کشن پورہ موضع تمامی دیا — دیا رقبہ کچھ جیند میں باغ کا
مہاراجگان نابہ پٹیالہ کی — بدورِ صغیری و نابالغی
مثالِ بزرگان نگرانی کی — ہر اک کام میں خوب امداد کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنگ چرخی

وقوعہ یہ ہے بعد دربار کا
اسی سن کے اندر کا ہی ماجرا

زمیندار سکنائے چرخی کثیر
مقابل ہوئے مثل دشمن شریر

زمانہ سلف میں عمل خام تھا
زمیندار لوگوں کو آرام تھا

مہاراجہ نے نقد زر مال کی
کی تجویز تحصیل و ایصال کی

مقدم مواضعات اودچوہری
نوابی ملازم ضلع دادری

ہوئے کوتہ اندیشی سے بیقرار
گیا دیکھ کر ہاتھ سے اختیار

حکیم حبجر نام قاسم علی
خلافِ ریاست جو تھا نائبی

دوم ہیرا سنگھ نام جٹ چودہری
ہوئے دونوں بدبخت باہم یکی

علاقہ کو اغوا کیا سربسر
ہوئے کوتہ اندیش آمادہ شر

مہیا کیا جملہ سامان جنگ
بنائے بہت مورچے بیدرنگ

مدد کو شیخاوٹی و کھیتڑی
رعایا لوہارو بھی شامل ہوئی

ہوئے چند رجپوت امداد پر
تقاضائے لالچ سے وہ سربسر

لیا باڈھڑہ چھین آزاد ہو
کیا دور سب خوف حکام کو

گرفتار تھانہ کا عملہ کیا
تشدد سراسر کیا ناروا

ہزاک سوسے باہم فراہم ہوئے
عدو وار میداں میں قایم ہوئے

مہاراجہ صاحب کو اطلاع ملی
ضلع دادری نے بغاوت کی

حضورِ گورنمنٹ برٹش لکھا
کہ باغی ضلع دادری ہوگیا

گورنمنٹ برٹش نے وعدہ کیا
بہ آئین شاہانہ امداد کا

مہاراجہ نے شکریہ سے جواب
دیا اور دیا پیر اندر رکاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رئیسانِ تابہ وٹیالہ بھی — مدد کے لیئے خود ہوئے مقتضی
ولیکن مہاراجہ تھا مستعد — نکالا زباں سے نہ حرفِ مدد
کیا کوچ خود چرخی وادری — بہمراہی لشکر و فوجِ جری
مہاراجہ نامور نے مقام — کیا بوندیں پر زمیندار عام
مثالِ رعایا نہ حاضر ہوئے — اطاعت نہ کی بلکہ قاصر ہوئے
ہر اک پنج قصبہ بلایا وہیں — نمونہ سیاست دکھایا وہیں
دماغوں سے کی دور سب خودسری — ہوئے واں سے رونق فزا ادری
زبانِ مبارک پہ لائے حضور — کہ اے معززینِ شہر کیا ہے فتور
بغی مجمع کے پاس خود جایئے — ریاست کا چوبدار لیجایئے
نصیحت کا ہو گر دلوں میں اثر — جھکائیں وہ سب آستانہ پہ سر
مگر بدسرشتی سے جاہل گنوار — نہ سمجھانے سے سمجھے کچھ زینہار
بین ماسٹر مہاراجہ صاحب نے پھر بوڈری — بلایا سرِ نو ہدایات کی
کہ تم سرغنہ باغیوں سے ملو — ریاست کی جانب سے پیغام دو
سراسر لڑائی میں نقصان ہے — کہ عہدہ برآئی نہ آسان ہے
ولے اُس کا کہنا بھی مانا نہیں — مددگار تھا کچھ زمانہ نہیں
کہا جلد واپس چلے جایئے — دُہل اپنے باجہ کا بجوایئے
دیا باغیوں نے جو صافی جواب — بحکمِ مہاراجہ عالیجناب
اٹھارہ سو چونسٹھ تھا سن عیسوی — وہ تاریخ چودہ تھی ماہِ مئی
روانہ ہوئی فوج وقتِ سحر — سوئے موضع چرخی قدم تیز تر
وہاں مجمعِ باغیاں کا شمار — قیاسِ خرد سے تھا بارہ ہزار
ہوا فیر اتو اب آتش فشاں — نہ باغی رہے واں نہ اُنکا نشاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ ہیبت سے فوراً ہوئے منتشر
گریزاں ہوئے راہ پائی جدھر

وہ ہیرا معہ چند تن باغیاں
سر شور بختاں و گردنکشاں

اُسی روز کام آیا میدان میں
ہزیمت پڑی فوج شیطان میں

ہوئے مانکاواس میں وہ مقیم
گئے پھر وہ جھوجھو تمامی لئیم

سپہ نے وہاں بھی تعقب کیا
تو آخر فراری کا رستہ لیا

ازاں بعد لی کھیتڑی میں پناہ
نہ حاصل ہوا ہیچ جز گرد راہ

پریشان باغی بحالِ بتر
پھرے مہرہ شطرنج ساں گھر بہ گھر

نہ جائے قیام و نہ پائے گریز
ہوئے بخت ناساز سے اشک ریز

مزاج مہاراجہ تھا رحم پر
کیا عفو تقصیر کو سر بسر

دیا حکم پھر سب کو آباد ہوں
غم و فکر دنیا سے آزاد ہوں

نشانِ فتح میں وہاں یادگار
بنایا قلعہ باڈہڑہ استوار

خیرات

مہاراجہ مخزن تھے خیرات کے
مقلد تھے مذہبی رسومات کے

زمانہ بغاوت میں شاہی محل
بحکم شہنشاہ ہوا منتقل

کہ یعنی مہاراجہ کو وہ مکاں
ملا شہر دلی میں اک عالیشاں

مہاراجہ نے وہ بر غبت تمام
کیا منتقل گوردوارہ کے نام

وہ دربار گرو یو ہی سیسگنج
پرستش گہہ قوم سکھہ سیسگنج

وہیں نیز تھا اک خانہ خدا
عبادت گہہ اہلِ اسلام کا

مہاراجہ کی یہ تمنا ہوئی
سر نو ہو تعمیر دربار کی

لیا وہ مکاں اور دیا حکم ہاں
کہ تیار ہو یاں پہ سنگیں مکاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئے اہلِ اسلام فریاد جو
حضورِ گورنمنٹ ناشاد ہو

یہاں گوردوارہ نہ تیار ہو
وگرنہ بہت رنج و تکرار ہو

ہوئی منقضی ایک مدت دراز
کہ اسلام کی ہے یہ جائے نماز

ولیکن گورنمنٹ حکام نے
نہ مانا کہا جو کہ اسلام نے

کہا یہ حجت ہے اسلام کی
دلائل نہیں کچھ بھی ہیں کام کی

مہاراجہ کی ملکیت ہے زمیں
کوئی رد بدل ہو یہ ممکن نہیں

بحکمِ مہاراجہ نامدار
سرِ نو ہوا گوردوارہ تیار

مہاراجہ کا نام اور یادگار
رہے تا ابد قایم و برقرار

بہ لاگت کثیر و بہ کوشش مزید
کیا موضع راسیغہ فوراً خرید

کیا معاف وہ گوردوارہ کے نام
محاصل لیا اپنے ذمہ تمام

شہراعر تسر عام مشہور ہے
جو مندر ہے ہر بقعۂ نور ہے

رواں چشمۂ فیض ہے گرو کا
برائے رفع تشنگیٔ جہاں

طوافِ مقام اُس جگہ پہ نہ تھا
بحکمِ مہاراجہ صاحب لگا

سدا برکت کاشی میں قایم کیا
ثوابِ انکو بہرہ وایم لیا

گئے برج بھومی میں کی جاترا
ادا کی گیا جی میں رسم گیا

پرستش تہ دل سے کی بھگوتی
سری جاگتی جوت جوالا مکھی

منادر و تالاب و پل خوشنما
ہوئے نیز تعمیر چاہ جابجا

تعمیرات

مہاراجہ صاحب کو تعمیر سے
فزوں شوق تھا حد تحریر سے

کہ ہیں عمدہ قلعہ سنگرور کا
جو موضع کی صورت میں معمور تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنایا اسے شہر رشکِ ارم
عمارت پہ کی بذل کوشش اتم

سرِ نو سے بنیاد بازار کی
بر نگِ خیابانِ گلزار کی

مکانات سرکار دولتمدار
دوضعدار ہیں نادرِ روزگار

نواحِ شہر میں باغ ہیں پُر فضا
بہارِ طراوت سے ہیں دلکشا

ترقیات

مہاراجہ کو تربیتِ فوج کی
بہ آئینِ شاہانہ منظور تھی

لہذا سپہ کے لیئے چھاؤنی
موافق ضرورت کے تعمیر کی

دیا حکم تیار ہو باڑی
کہ یعنی وہ اک توپخانہ کو بھی

بڑھائی رسالہ کی تعداد بھی
پلٹس کی بھی تعداد ایزاد کی

شفاخانہ اسکول اور ڈاک گھر
ریاست میں قایم کیئے سر بسر

فرقہ کوکہ

جو کوکوں کا ایک فرقہ مشہور ہے
اُسی فرقہ کا ذکر و مذکور ہے

اٹھارہ سو تھا وہ بہتر کا سن
ہوئے مذہبی جوش سے فرد فرد

مچایا شہر کوٹلہ میں فتور
مچی کھل بلی عام تا دور دور

رئیسِ ریاست نے حالات کی
گورنمنٹ برٹش کو دی سب اطلاع

مہاراجہ صاحب نواب کی
رسومِ مروت سے امداد کی

روانہ کیا توپخانہ اُدھر
معہ دستۂ فوج اک نامور

مٹایا وہاں مفسدہ کا نشاں
ہوا جائے شورش کی امن و اماں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

توسیعات آبپاشی

گورنمنٹ برٹش کی تدبیر سے — رعایا کی قسمت و تقدیر سے
رئیسوں کی مرضی سے پایا قرار — رواں آب ستلج میں ہی بیشمار
برآمد نہر آبپاشی کی ہو — نمودار تا قحط سالی نہ ہو
مہاراجہ نے نیز حصہ لیا — زرِ معاوضہ یازدہ لکھ دیا
سرِ چشمۂ دریا ہے روپڑ زمیں — کیا جلسۂ افتتاحی وہیں
بذاتِ مبارک مہاراجہ بھی — ہوا اُس میں شامل بفرِّ شہی
اسی نہر سے رقبہ سنگرور کا — مطرّا ہی نزدیک اور دور کا
رواں ہی ضلع جیند میں بھی جمن — اپنے آبپاشیِ ارض و چمن
گورنمنٹ برٹش نے دربار سے — کیا معاہدہ قول و اقرار سے
حقابہ کا دربار خود ذمہ لے — خزانہ کو برٹش کے ہر سال دے
حکومت ریاست کے زیرِ عمل — وہ اب نہری رجہایہ ہیں مستقل
ریاست منافع کی حقدار ہے — جو ڈویژل حکومت یاں دربار ہے

مہاراجہ کا جی سی ایس آئی ہونا

پرنس اُف ویلز خجستہ سیر — سیاحانہ تشریف لائے اِدہر
قدوم مُبارک سے ہندوستاں — ہوا پُر فضا اور رشکِ جناں
اٹھارہ سو تھا چھتر کا سن — ہوا شہر کلکتہ صحنِ چمن
رئیسانِ ہندی بشوق و نیاز — ملاقات سے سب ہوئے سرفراز
کیا خود بدولت نے دربار واں — زبانِ مبارک ہوئی دُرفشاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراجہ صاحب کو عطیہ شہی
بہ دستِ مبارک بلطف و خوشی

دیا یعنی جی سی۔ وای آئی کا
خطاب اک شہنشاہی اعزاز کا

مہاراجہ صاحب نے یاں آنکر
کیا عام دربار باکر و فر

ارا کین ریاست کو عطیات سے
کیا بہرہ ور بس عنایات سے

دربار قیصری

اٹھارہ سو ستتر تھا عیسوی
کہ جنرل گورنر دیار ہشی

ہوئے شہر دہلی میں رونق فزا
ہوا شہر رشکِ چمن پر فضا

بصد شوکت و شان فرماندہی
جو منظور دربار تھا قیصری

تو رؤسا ہندی بصد آرزو
گئے شان و شوکت سے با آبرو

سنایا وہ فرمان شاہنشہی
کیا عام اعلان پے آگہی

مہاراجہ صاحب کی عزت تمام
کی حکام نے واں بدربار عام

کیا آپ کو قیصرہ کا مشیر
سلامی کی توپیں بھی کیں اکیس بار

کیا میمبر کونسل وایسرائے
کہ تھی آپ کی رائے بیضا ضیائے

دیا نیز سی۔ آئی۔ ای کا خطاب
زروئے وفورِ کرم بیحساب

شاہی قرضہ

ضرورت سے انسان خالی نہیں
یہ قولِ سلف لاؤبالی نہیں

اسی سال کا مختصر ذکر ہے
کہ برٹش کو کچھ رقم کی فکر ہے

گورنمنٹ برٹش نے دربار سے
ضرورت کی اظہار اقرار سے

مہاراجہ نے باکشادہ دلی
رقم ہفت اورنیم لکھ پیش کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کورنمنٹ برٹش نے پھر واپسی — زر قرضہ سے صرف اک ثلث کی
بقایا جو دو ثلث تھا سود پھر — دیا ریلوے کی وہ تعمیر پر

مہم افغانستان

اٹھارہ سو تھا وہ اٹھتر کا سن — کہ اک فوج افغان شمشیر زن
ہوئی جمع باہم بحکم امیر — روانہ ہوئی مثل ابر مطیر
سر سرکشی سے تھا جوش و خروش — ہمہ جاں بکف ہمہ سرفروش
بحکم حیا ذار کشور ستاں — برائے دفع فتنہ سرکشاں
فراہم ہوا لشکر بیشمار — گیا سوئے میدان پیکار زار
مہاراجہ نے ہر اداوینگ — کیے منتخب جگت سنگھ رتن سنگھ — سرداران سپہ
بسوکردگی ہر دو نامآوراں — رسالہ و پلٹن جو دو دو خاں — سرداران سپہ
روانہ کیا سوئے میدان جنگ — ہمہ جملہ سامان توپ و تفنگ
بہ تجویز حکام عالیمقام — گئی فوج بنوں بعجلت تمام
چو سد سکندر جو شیر ببر — محافظ رہی حد پہ شام و سحر
گورنمنٹ برٹش نے خوشنودگی — مہاراجہ صاحب سے اظہار کی
خطاب اک قابل مہاراجگاں — مہاراجہ کو راجہ راجگاں
مرحمت کیا نیز اسکے سوا — بنادیق بخشی و اتواپ ہا
جگت سنگھ دانشور و منتظم — ہوا مورد یاد شاہی کرم
مرحمت کیا تمغہ سی۔ آئی۔ ای — یہ خدمات شایستہ کی قدر کی
رتن سنگھ سردار جنرل سپہ — بحکم گورنمنٹ برطانیہ
عطائے کوچ سے ہوا مفتخر — کہ ارکان جنگی میں تھا نامور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیے منقسم تمغہ ہا نقرئی — سپہ کو عطایاتِ شاہنشہی
مہاراجہ نے واپسی فوج پر — کرم سے کیا وا درِ گنج زر

مہم مصر

گورنمنٹ برطانیہ مصر پر — مسلط ہے شاہانہ طرز پر
جب احمد نے نخوت سے کی کشی — تو برٹش نے کی اُس پہ لشکر کشی
مہاراجہ صاحب نے کی التجا — وقر بخشے ہم کو بھی یاد کا
شہنشہ کا پائے میں تھا شکریہ — فتح سے ہوا جنگ کا خاتمہ

چیفس کالج لاہور

گورنمنٹ برٹش نے بہر مفاد — رئیسانِ پنجاب عالی نژاد
بنا چیف کالج کی ڈالی یہاں — رئیسوں کی امداد سے بیگماں
مہاراجہ فیاض تھا بالعموم — کہ طلبا پنجاب بیت العلوم
ریاست کے عطیہ کے ممنون ہیں — نہ ممنون ہیں بلکہ مرہون ہیں

تعمیر جوبلی ہسپتال

بتقریب جوبلی شہ بحر و بر — مہارانی وکٹوریہ دادگر
بحکم مہاراجہ فرخ تبار — بنا اک دارالشفا یادگار

مہاراجہ صاحب کی شادیاں و اولاد

مہاراجہ کی رانیاں تین تھیں — پسندیدۂ خود عفت گزیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جواہر سنگھ

حدودِ ریاست میں ہے داوری
وہاں اک تھا نامور چودھری

بنامِ جواہر وہ مشہور تھا
زمیندار اور اہلِ مقدور تھا

وہ رکھتا تھا اک دُخترِ خوش لقا
مہاراجہ سے عقد اُس کا کیا

نواب ایک تھا اُس جگہ حکمراں
رئیسِ علاقہ چو فرماندہاں

مفصل بیان جسکے حالات کا
زمانہ بغاوت میں ہے ہو چکا

مقرر کیا نیک شادی کا دن
گھڑی اچھی تھی اور شگنہ تھا لگن

مہاراجگان شوکت و شان سے
تمامی جلوئی سامان سے

ہوئے داوری میں جو رونق فزا
تو روسائے نے بھی دیا سر جھکا

کہ مہمان تھے چودھری کے یہاں
رئیسِ جہجر داوری بیگماں

نہیں ایسی شادی ہوئی پھر کبھی
رئیسانہ سامان تھا واں سبھی

دوبارہ ہوئی شادی عالیجناب
زمانہ جوانی تھا عالم شباب

وہیاں سنگھ سردار کی دُخت سے
نکو رو نکو خو نکو بخت سے

سوم بار شادی مبارک حضور
ہوئے اک سردار کے رائے پور

ادا رسم شادی کی یاں آن کر
شبستاں میں آئی وہ رشکِ قمر

تولد ہوئی بطنِ اول سے ایک
نکو نام بی بی بہ ایام نیک

بشن سنگھ تھا والیٔ کلسیہ
ہوا ساتھ اُس دخت کے گتجذا

اٹھارہ سو پینسٹھ تھا سن عیسوی
مہینہ میں اپریل کے شادی ہوئی

دیا نوتہ برشش کی سرکار نے
خوشی سے لیا چند دربار نے

ہوئے پیدا بلبیر سنگھ بعد زاں
نکو رو نکو خو بہ نیکو زماں

ظہورِ ولادت دلیپ سنگھ
اُسی بطنِ اول مبارک سے تھا

مہاراجہ صاحب نے خود شادیاں
دلیپ سنگھ کی کیں مثالِ نشاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنیرہ مہاراجہ تاجدار — مہاراجہ رنجیت سنگھ نامدار
اودہ میں جو نامی ہے جاگیردار — وہ شہزادہ شیو سنگھ نامدار
ولیعہد کی اُسکی دُختر سے کی — ادا رسم شادی بہ رغبت دلی
دویم بار شادی کی شہزادپور — مہاراجگان پھول اور خود حضور
بتقریب شادی بصد دھوم دھام — روانہ ہوئے ساتھ لشکر تمام
سویم بار شادی ولیعہد کی — راجدانہ سرا کے یاں ہوئی
اٹھارہ سو تھا وہ اسّی کا سن — وہم ماہ کا گیارہواں نیک دن
ہوئے بطن ثانی سے رن بیر سنگھ — شجاعت کے بیشہ کے شیر و پلنگ
حقیقی دو بھائی شیر و حالیجناب — جواں بخت ہیں اور عجب نعناب

ٹیکہ بلبیر سنگھ اور مہاراجہ رگبیر سنگھ صاحبان کا سرگباش ہونا

اٹھارہ سو تھا وہ تراسی کا سن — ز نیرنگی آسمان کہن
ولیعہد بلبیر سنگھ باصفا — بہ بیماری ہیضہ کے ہوا مبتلا
سعی کی طبیبوں نے بے انتہا — بحکم قضا پر نہ پائی شفا
وہ تاریخ بستم نومبر کی تھی — گھٹا غم کی کل ملک پر چھا گئی
کہ یعنی وہ شہزادہ نوجواں — روانہ ہوا سوئے بلغ جناں
مہاراجہ کو اسقدر درد و غم — ہوا کہ بیاں سے ہے قاصر قلم
وہ تھا صدمہ مرگ پور جواں — لہذا تھا بیحد رنج نہاں
یہاں تک ہوئے غم سے وہ ناتواں — کہ لاحق مرض ہو گیا جانستاں
محل میں تھا اس درجہ رنج و محن — کہ گویا بنا تھا وہ بیت الحزن
رعایا کو تھا درد و غم بیشمار — ہر اک جوش الفت تھا اشکبار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اٹھارہ سو تھا وہ ستاسی کا سن — مہینہ تھا مارچ دہفتم تھا دن
مہاراجہ مغموم رگھبیر سنگھ — گئے دھام بیکنٹ کو بدرنگ
سراسر زمانہ میں ماتم بپا — ہوا جب کہ مالک کا سایہ گیا
خداوند گیتی بہ جاہ وجلال — رہے منتظم ملک بیتیس سال
سر چارلس ایچیسن نامور — گورنر تھے پنجاب میں خوش سیر
مہاراجہ مرحوم کے مہربان — برہم عزا لائے تشریف یاں
کیا آپ نے دل سے افسوس وغم — کہ اخباروں میں ذکر ہے یہ رقم

آغاز عہد مسری حضور مہاراجہ رنبیر سنگھ صاحب بہادر و قیام کونسل

مہاراجہ رن بیر سنگھ نامور — ہوئے مسند جدی پہ جلوہ گر
زمانہ تھا طفلی و نابالغی — کہ ایام تھے ظاہرا کم سنی
گورنمنٹ برٹش نے باقاعدہ — زروئے قوانین اور معاہدہ
ریاست میں کونسل کی تجویز کی — کہ تھا سن بلوغت مہاراجہ کی
وہ کونسل رکھنی ہے حکمراں — مثال مہاراجہ در اجگاں
کیے منتخب نامور اہلکار — رتن سنگھ سردار ذی اعتبار
قدیمی نمکخوار پایا اسے — پریذیڈنٹ کونسل بنایا اسے
ریاست کے باشندگاں میں سے نیز — دو اشخاص خوش خلق صاحب تمیز
رحیم بخش وہر دیپ روشن ضمیر — بہ ہمت جوان و بہ تدبیر پیر
بنائے گئے ممبر کونسل — ہوئی کونسل سے یہ رد و بدل
چندو لال پہلے جو دیوان تھا — وہ اب میر منشی بنایا گیا
بجالا یا دل سے جو منسد گی — ہوئی بندگی میں بسر زندگی

میر منشی ہر دیپ کایستھ ممبر اول
رحیم بخش عبدالغنی ساکن سنگرور ممبر دوم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سبیہ مہان سنگہ ناظم جو تھا جیند کا ۔۔۔ دیوان اُنکی جگہ پر کیا
بہت دور اندیش سردار تھا قدیمی ملازم تھا سرکار کا
سُنامی فیض محمد خاں خاندانی حکیم ریاست کا تھا جو ملازم قدیم
وہ حاکم عدالت و منصف صدر مقرر کیا مستحق جانکر
قضا سے چندولال جب مرگیا تو نرسنگداس میر منشی کیا

دربار مسند نشینی

اٹھارہ سو اٹھاسی عیسٰی تھا سن مہ فروری میں تھے باقی دو دن
کہ دربار مسند نشینی حضور جلوس شہی سے ہوا بقعہ نور
مہاراجگاں بچول ذی احتشام وگرذیلداراں جدّی تمام
گورنر بہادر بھی پنجاب کے معہ نامور چند اصحاب کے
سفیرانِ روسائے بااقتدار معزز و مشہور جاگیردار
بتقریب جلسہ مبارک یہاں قدم رنجہ فرما ہوئے شادماں
ہوا روکشِ باغ و بازار جیند بصد شوکت و شاں دربار جیند
مہاراجہ رن بیر سنگہ نامدار باقبال بر مسندِ زرنگار
ہوئے جلوہ فرما بفرّ ہمی عیاں رُخ سے تھا خوب نورِ شہی
گورنر بہادر نے الطاف سے سخن سنجی کی خود زباں صاف سے
وہ دلیعت ہی مخلوق ربِ جہاں رہیں آپ اس پر سدا مہرباں
فلاحِ رعایا و آسودگی ہو مدِ نظر جملہ بہبودگی
دیا بعد زاں خلعتِ بے بہا گورنمنٹ برٹش سے اعزاز کا
زبانِ مبارک مہاراجہ کی سپاسِ گورنمنٹ میں تر ہوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہرِ جمن غزلی

اسی سن کے دوران کا ذکر ہی — گورنمنٹ نے جمنا کی نہر سے
حق آبپاشی عنایت کیا — کہ آمد منافع رہے دایما

انتخاب لشکر شاہی خدمات

اسی سن میں بنیاد قایم ہوئی — ریاست میں اک منتخب فوج کی
حفاظت حدِ سلطنت کے لیئے — خصوصاً اماں مملکت کے لیئے
رئیسانِ پنجاب نے خود سوال — کیا پیش شاہنشہِ بیمثال
کہ حاضر ریاست ہیں امداد کو — زر و فوج سے ہر جہ ارشاد ہو
وزیرِ معظم نے دربار عام — کیا شوق سے باعطوفت تمام
رئیسانِ عظام عالی نژاد — بتقریب دربار دل شاد شاد
ہوئے سب وہ پٹیالہ رونق فزا — زرِ نذرِ عقیدت و اخلاص ہا
زبانِ مبارک سے واں و الیسرا — ہوئے دُرفشاں خود بصفت و ثنا
مہاراجگانِ بشوقِ دلی — خزانہ و افواج ہی پیش کی
کہ برٹش بہر حال ممنون ہی — وفاداری کا تازہ مضمون ہی
توقع ہی روسائے کی ذات سے — کہ پاکیزہ تر خیالات سے
کریں فوج جنگی کو آراستہ — جوانان چیدہ ہوں نوخاستہ
علاقہ کے باشندگان قوم سکھ — ملازم ریاست ہوں بس قوم سکھ
بہر حال برٹش مددگار ہو — جو سامان فوجی کہ درکار ہو
ہو ابعد زاں فوج کا انتخاب — جوانانِ نوخیز و درِ شباب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سپہ ہر ریاست کی بنتا مور | علم ہے یہاں کا نشانِ ظفر

عطائے توپخانہ

اٹھارہ سو تھانو دسن عیسوی | عنایت گورنمنٹ برٹش نے کی
دی چند توپ آتش فشاں | پئے قتل و سر کوبی دشمناں

ملاقات حضور شاہزادہ وکٹر

مہینہ اس حسن کا تھا دیمی | مقرر تھی تاریخ بھی ہشتمی
کہ شہزادہ وکٹر مبارک قدم | پئے سیر پٹیالہ رشکِ ارم
بشوق طبع لائے تشریف یاں | دوبالا ہوئی عزتِ میزباں
مہاراجہ نے واں ملاقات کی | پرنس جہاں کی مدارات کی

خالصہ کالج امرتسر

اسی سن میں کالج کی بنیاد بھی | پئے خالصہ قوم قایم ہوئی
ریاست کا فیاض دربار ہے | بہ جود و سخا بحر ذخار ہے
دیا نقد چندہ اکاسی ہزار | پئے خرچ یہ شرط پائی قرار
زرِ نقد کا سود ملتا رہے | زرِ سود سے کام چلتا رہے

شادی مبارکبادی

مبارک اکاون تھا سن بکرمی | مہاراجہ صاحب کی شادی ہوئی
جو سردار ہے قصبہ بوڑیا | ہوئے اُس کی دختر سے ہیں کتخدا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہاراجگاں نامی اور راجگاں — بتقریب شادی برسم شہاں
خوشی سے ہوئے رونق افروز یہاں — جلوسی تھا سامان بھی بیکراں
گورنمنٹ برٹش نے باقاعدہ — دیا نوتہ تقلید کی معاہدہ
ریاست نے دادودہش خوب کی — کہ یکسر ہوئے بینوا بھی غنی

تار برقی

بدوران سن نود اور چار کے — خیالِ رفاہ عام تجار کے
لگایا گیا تار سنگرور میں — ترقی تجارت ہو سنگرور میں
ریاست سے ہی ساری لاگت لگی — ہوئی اُس سے آمد بھی محصول کی

شادی کار خیر بی بی صاحبہ کلاں

روانی پہ تھا نود و پنج عیسوی — کہ موسم بھی تھی شادی و خرمی
مہاراجہ صاحب کی ہمشیرہ کی — رئیس ریاست سے شادی ہوئی
وہ تھا والیٔ ملک رنجیت سنگھ — رئیسِ تھا چھر ولی رنجیت سنگھ
دیا جہیز دربار نے بیشمار — زر و زیور و جنس ہم راہوار
گورنمنٹ برٹش نے تنبول کی — طریقِ شہی سے ادا رسم کی

حضور کی دوسری شادی

دوم بار شادی مبارک حضور — ہوئی ہیرا سنگھ کے یہاں باسرور
وہ تھا والیٔ نابہ کا رشتہ دار — معزز وہاں تھا وہ اک اہلکار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پریذنڈنٹ کونسل کو خطاب

روانی پہ تھا نو دو شش عیسوی
پریذیڈنٹ کونسل رتن سنگھ کی
گورنمنٹ نے قدر خدمات کی
دیا فخر و اعزاز سی۔ آئی۔ ای

شادی و غم

سنِ نود و ہفتم میں شادی و غم
ہوئے ساتھ ہی پیدا باہم توام
خوشی تھی ولادت ولیعہد کی
قضا نے شے حیف ناپید کی
گورو جی سے ہی اپنی یہ التجا
اِدھر بھی ذرا آپکی ہو دیا
تلافی ہو مافات کا زود تر
کہ ہو تخمِ امید کا بارور

جشن ڈریمنڈ جوبلی و خطبۂ خطابات

بعہدِ مہارانی وکٹوریہ
تھا جشنِ خوشی ڈریمنڈ جوبلی کا
ریاست نے تجویز کی یادگار
بتقریبِ جشنِ شہِ تاجدار
رکھا جوبلی کالج کی بنیاد کو
کیا شاد دل ہائے ناشاد کو
بموجب سعی میلس نامور
گورنمنٹ نے جشنِ دربار پر
بجلدوے خدمات سرگشنداس
زرِ شے کرم بحیدر و بقیاس
وہ رائے بہادر کا بخشا خطاب
اراکینِ دولت کا لبِ لباب
جو کرنیل تھا منتخب فوج کا
وہ گورنام سنگھ مرد ہوشیار تھا
خطاب اُس کو بھی اک مرحمت کیا
کہ یعنی بہادر و سردار کا
ریاست کی جانب سے دیدار سنگھ
روانہ ہوا سوئے مُلکِ فرنگ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہونچکر حضور شہ کامکار
جو شاہان عالم کی تھیں تاجدار

کہ یعنی مہارانی وکٹوریہ
فرائض کیے تہنیت کے ادا

شہنشہ نے تمغہ مرحمت کیا
بہادر کا وہ ایک اعزاز تھا

ترقی آبپاشی

بھوانی میں اجرائے رجہایہ کی
گورنمنٹ نے جب کہ تجویز کی

تو پانی مضافات لبجوانہ کو
دیا تاکہ وہ سبز و زیرانہ ہو

دئے باہمی شرط پائی قرار
حقایہ میں دیری نہ ہو زینہار

مہم تیراہ

اٹھارہ سو ستانوے سن رواں
ہوا جب تو مانند گرد نکشاں

جمع ہو کے اک فوج کابل دیار
ہوئی حملہ آور سوے کہسار

علاقہ میں تیراہ کے بے قیل و قال
وہ آمادہ تھی بہر جنگ و جدال

گورنمنٹ کو جب یہ پہونچی خبر
تو اُس نے بھی اک فوج بھیجی اُدھر

مہاراجہ نے آپ درخواست کی
گورنمنٹ برتش سے امداد کی

کہ فوج و زر کی ضرورت اگر
تو ہم جاں نثار دل کے حاضر ہیں سر

بمنشائے سرکار دولتمدار
گیا چیند لشکر سوے کہسار

تکالیف برداشت کیں راہ کی
مصائب مہم اور تیراہ کی

نواح نوچی اور باڑہ کے درمیاں
ہوا نعرہ زن مثل شیر زیاں

کیا حملہ زور آتش فشاں
گئے بھاگ میدان سے سب پٹھاں

جو میلس بہادر نے یاں آنکر
کیا ذکر خدمات کا سر بسر

عالمگیر مورد میلس انسکٹ جنرل فوج ہند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو دربار نے سب کی توقیر کی — شجاعت کی اُن کو بہت داد دی
بہت قدر گورنام سنگھ کی ہوئی — بجلدوئے خدمات عظمت ملی
کہ یعنی دیا خلعت بے بہا — کیا پھر سپہ پہ در گنج وا
گورنمنٹ سے اُس کو اعزاز کا — بہادر کا تمغہ عنایت ہوا
گورنر بہادر نے پنجاب کے — بدستِ مبارک پہنایا اُسے
سُنو یہ تو عرا سی سال کا — ضمیمہ اسی جنگ کے حال کا
کمانڈراں چیف — سر یکشن بخشی کو نزلہ بخار — ہوا کثرت کار سے بار بار
غرض عارضہ اُن کا بڑھتا گیا — بدن ناتوانی سے گھٹتا گیا
حکموں نے ہر چند کی تندہی — نظر آئی لیکن نہ شکل بہی
مہینہ نومبر کا تھا دل شکن — ہوا موت سے سخت رنج و محن
نہار اجہہ بیدار دل نیکبخت — گئے ساتھ مزل رسائی کیوقت
بریڈشاہ وہ ڈپٹی کمشنر جواں — نہار اجہہ کے ساتھ میں تھا وہاں
ایچ ڈی واٹسن — باظہار افسوس کھولی زباں — کہ اس موت کا رنج ہی بیکراں
انسٹنگ افسر پلٹن — مہم تیراہ سے واٹسن نے کہا — نہایت ہی اظہار افسوس کا
ایضاً — میجر انجلیو نے غم و فکر کی — بہ اعتراف خدمات چٹھی لکھی
رسالہ — گورنر وہ پنجاب کے خوشکلام — سر میکورتہ تنگ عالیمقام
زبانِ مبارک سے تھے دُرفشاں — کہ ہے موت بخشی کا رنج گراں
ریاست کا تھا خیر خواہ اہلکار — قضا سے نہیں چارہ کچھ زینہار
جو چھوڑے سے تھے مرحوم نے سہ پسر — گمان تھا ما تو رام نیکو سیر
قدیمانہ خدمات پر کر نظر — دیا حکم حکام نے زود تر
کہ یہ بخشی مرحوم کا پور ہے — ہمیں پرورش اسکی منظور ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریاست سے ہو تربیت صبح و شام
ابھی درج ہو اہلکاروں میں نام

جب آیا وہ خورشید بالائے بام
دیا اُس کو تحصیلداری کا کام

سورڈاف آنرگورنمنٹ نے
بجلدوئے خدمات بخشی اُسے

کہ بھرتی میں رنگروٹوں کے کی سعی
بجالایا تھا وہ حق بندگی

نہ فارغ ہوا تھا میں تصنیف سے
سُبکدوش ترتیب و تالیف سے

اسی سن اٹھارہ کا یہ ذکر ہی
کہ ہر چار سو فکر ہی فکر ہی

ہوا ہند میں وارفیور عیاں
کیا جس نے زیر و زبر سب جہاں

اسی عارضہ میں میرا وہ عزیز
گیا سوے دارالبقا پُر تمیز

بجوشش محبت ہیں زاری کناں
چہ خویش و بیگانہ چہ ہمسایگاں

ولیکن ریاست نے خدمات کی
زروئے عنایت بہت قدر کی

کہ فرزند مرحوم مغفور کا
گذارہ مناسب مقرر کیا

مہاراجہ صاحب بہادر کو اختیارات کا ملنا

اٹھارہ سو ننانوے تھا وہ سن
مہینہ نومبر تھا دسواں تھا دن

کہ صاحب گورنر وہ پنجاب کے
ریاست میں تشریف فرما ہوئے

گورنر بہادر کے تھا ہمرکاب
لوہارو کا نواب عالیجناب

بدست سخا جود فرما ہوئے
سپہ انتخابی کو تمغہ دئے

اُسی روز تھا نیز دربار عام
اراکین دولت تھے حاضر تمام

مہاراجہ صاحب کو کل اختیار
دیا صاحب حکم شہ تاجدار

نصیحت میں پھر اپنی کھولی زباں
کہ اے ذی خرد راجہ راجگاں

ودیعت خدا کی رعیت کو جان
رعیت نوازی کو فرض اپنا مان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رعیت کا جو کچھ کہ حق ہمپہ تھا — کیا ہمنے اُس حق کو اب تک ادا
اب آیندہ ہی آپ کو اختیار — سروکار ہم کو نہیں زینہار
ازاں بعد صاحب بہادر وہاں — سوئے کاونسل یوں ہوئے درفشاں
کہ اے ممبران صاحب عزوشاں — تمہارا کرم ہمپہ ہی بیکراں
جو خدمات یاں تم نے انجام دیں — وہ ہیں قابل داد اور آفریں
ہوئے اب ہمارا جہ با اختیار — لہذا رہا کچھ نہ کونسل کا کار
بجلدو ے خدمات قابل صفات — لیئے جاؤ تنخواہ تم تا حیات
یہ کہکر مرخص کیا اُن کو گھر — دیا رخصتانہ میں کچھ مال و زر
حضور معلے نے بنیاد بھی — رکھی ریل جا کھل دسنگرور کی
ہے تخمینہ صرف چالیس لاکھ — از انجملہ ہے کوٹلہ ہشت لاکھ

قحط سنہ ۱۹۰۰ء

ہوا قحط اوننیس صدی میں عیاں — شکم پروری کو تھا عاجز جہاں
ریاست نے ہر گونہ امداد کی — رعایا تسلی سے آباد تھی
گورنمنٹ برٹش نے حکام کو — دیا حکم اس پر عمل عام ہو

جنگ بویرز

ہوئی قوم بویرز آمادہ جنگ — دلیران برٹش چو شیر و پلنگ
گئے بہر سرکوبی مفسداں — بحکم شہنشاہ خدیو زماں
ریاست نے فی الفور کی آوزد — کہ امداد ہے باعث آبرو
مدد کے لیئے فوج تیار ہے — گورنمنٹ کا حکم درکار ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بحکم گورنمنٹ اسپان چند
جوانان نوخیز اور ہوشمند

روانہ کیے شوق خدمات سے
ہوئے مستحق وہ عنایات کے

مہم چین

ہوئی چین کے ملک میں سرکشی
دیا شاہ نے حکم لشکر کشی

مہاراجہ نے نیز درخواست کی
اجازت ملے ہم کو خدمات کی

گورنمنٹ کو کچھ ضرورت تھی
لہذا نہ درخواست منظور کی

وفات حسرت آیات حضرت ملکہ معظمہ

سن اُنیس سو ایک جسدم رواں
ہوا جب تو یہ ہند جنت نشاں

بنا رنج اور غم سے ماتم سرا
حقیقت میں ہر دل تھا غم سے بھرا

رعیت کی وہ مادر مشفقہ
کہ یعنی مہارانی وکٹوریہ

ہوئیں روضۂ خلد کو رہگذا
دلوں پر یہاں داغ فرقت رہا

بنی شہر کلکتہ میں یادگار
نشانی مرحومہ عالی وقار

دیا چندہ واں چند درباریں
کیا جس کو منظور سرکار نے

زنانہ شفاخانہ سنگ مرمریں
گشادہ کیا یاد مغفورہ میں

قیصر ہند کی تخت نشینی

دہ اُنیس صدی کا تھا سن دیمی
کہ ایڈورڈ ہفتم نے تاج شہی

کیا ساعت نیک میں زیب سر
ہوئے جلوہ آرا وہ اورنگ پر

ولایت سے سردار گورنام سنگھ
ولایت کو بھیجا گیا بے درنگ

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ادا رسم کی تہنیت کی وہاں — حضورِ شہنشاہِ کشورستاں
وہ پٹیالہ میں اندنوں ہی وزیر — مہاراجہ کا ہی وہ اعلیٰ مشیر
بحکم شہنشاہ کشورکشا — خطاب اس کو سی۔ آئی۔ ای کا ملا

خاتمہ کتاب

سرِ بخشن بھگوان کا بار بار — زباں پہ ہے دہنبا لیل و نہار
دیا درشٹی سے ہو گیا ختم کام — ہوا نسخۂ ہذا یعنی تمام
ہی شعر و سخن ایک بحرِ رواں — میں ناچیز ایک مور ہوں ناتواں
قدم زن ہوا اس میں بہرِ عبور — اگم تھا وہ دریا کنارہ تھا دور
ولے اُسکے لطف و کرم کی ہوا — جو تھا ناخدا کشتیٔ نوح کا
چلی ایسی کچھ مرے حسبِ مراد — کنارہ پہ پہونچا دیا شاد شاد
نہ شاعر ہوں میں اور نہ منجر بیاں — تمنائے شعر اسے ہی ہر زماں
کسی قسم کا اس میں سہو و خطا — جو پاویں تو بخشیں زراہِ عطا
کریں اُسکی اصلاح بلطف و کرم — کریں اُسکو تیغِ قلم سے قلم
دلی آرزو تھی کہ تا ایں زماں — قلمبند ہو حالتِ باستاں
ولیکن نہ ذریعہ تھا تحریر کا — لہذا اسی پر کیا اکتفا
کہ یعنی جو تاریخ میں درج تھا — وہی سربسر نقل میں نے کیا
وگرنہ اٹھارہ سے سن تک حضور — قلمبند حالات کرتا ضرور
ریاست نے امداد با فوج و زر — گورنمنٹ برٹش کی کی سربسر
مقابل پہ جرمن کے بھیجی سپاہ — کیا دشمنِ تیرہ باطن تباہ
ترقی بہت کچھ ریاست نے کی — عطائے خطابات و اعزاز کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دعا ہی یہ گپتا کی صبح و مسا — رہے سایہ سلطنت وایما

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

سرشٹی کا ہے جو کہ پرماتما — اُسی کے ہی چرنوں میں یہ پرارتھنا
تو ہی ہے امیروں کا مشکل کشا — برآرندۂ حاجت بینوا
تیرے فضل کا ہوں میں امیدوار — تجھے فضل کرتے نہیں لگتی بار
مہیا معیشت کا سامان ہے — ولے ایک مرے دل میں ارمان ہے
کرم کی چلا اپنے بادِ بہار — کہ شاخیں مری بھی ہوں پُر برگ و بار
جو لختِ جگر ہی مرا لیکھراج — جگر گوشہ نورِ بصر دیسراج
نہیں باغِ امید میں اُنکے پھل — لہذا نہیں کھلتا دل کا کنول
تو سرسبز کر اُن کا باغِ مراد — جہاں میں تو رکھو اُن کو آباد و شاد
کہ یعنی وہ اولاد سے شاد کام — مسلسل رہیں اس جہاں میں مدام
اگرچہ ابھی تک وہ ہیں نوجوان — مگر مری ہی آرزو ہر زماں
مری زندگی میں مرے روبرو — بر آئے کرم سے تیرے آرزو

در وصف وزیر اعظم

وزیرِ معظم و نیکو مشیر — مہاراجہ صاحب کے ہیں بے نظیر
بہاری لعل جی ڈہنگرا ڈاکٹر — فن طب میں ہیں ماہر و نامور
مہاراجہ کے تھے یہ طبی مشیر — دلایت میں حاصل کیا اعلیٰ پاس
امیر و دل غریبوں پہ نظرِ کرم — بہ ہمت جواں ہیں بہ تدبیر پیر
کہ موجود ہیں ڈگریاں انکے پاس
بہ دل سے کی بذل بے بیش و کم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کبھی بھی کسی سے نہیں فیس لی
اگرچہ تھا حق اُن کا وہ واجبی

زمانہ رعایت کا مشکور ہے
نہ یہ راستی سے سخن دُور ہے

وہ در اصل ہیں خاندانی امیر
نکوئی ہے اُن کا جبلی خمیر

وزارت پہ جب سے ہوئے سرفراز
رعیت کو ہے عدل پر اُنکے ناز

رعایا بھی خوش اور ملازم بھی خوش
نکو نظمی سے نیز آقا ہے خوش

قصیدہ دعائیہ و مدحتی آقائے نعمت عالیجناب سری جگور راجہ رانجیت سنگھ مہاراجہ سرن بیر سنگھ صاحب بہادر بالقابہ فرمانروائے جیند

بہ اقلیم جہاں نزدیک تا دُور
ریاست جیند ہے معروف و مشہور

خصوصاً نامور ہے خاندان پھول
مفصل ہے تواریخوں میں مذکور

سری رن بیر سنگھ فرمانروا ہے
سراپا ہے مثال مہر پُر نور

اُسی کا ہے یہ عہد مہدلت مہد
کہ سب خلقت تسلی سے ہے معمور

یہ خوبی اُسکے ہے نظم و نسق کی
کہ قاہر ہے کوئی یاں پر نہ مقہور

جہانتک دیکھئے امن و امان ہے
رعیت رات دن ہے شاد و مسرور

نہیں رکھتے یہ جرات بازو شاہیں
کہ کر لیں صید اک چھوٹی سی عصفور

ستاوے ایک زالِ ناتواں کو
نہیں ہے اس قدر رستم کا مقدور

زمانہ میں شجاع۔ جواد۔ عادل
تہمتن۔ حاتم و کسریٰ ہیں مشہور

تمہارے سامنے اے شیر پنجاب
ہوئے سب کے جہاں سے نام کافور

تجھے دارا حشم کیونکر کہوں میں
کہ وہ ذرہ تھا تو خورشید پُر نور

زبانِ فارسی میں شاہنامہ
بحکم بادشہ محمود معفور

کیا تصنیف فردوسی نے نادر
رہا بدعہدیٔ شہ سے وہ رنجور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وے تو ہی وہ فیاضِ زمانہ — کہ دستِ فیض کی خلقت ہے مشکور
بشوقِ طبع یہ تاریخ منظوم — لکھی محنت سے میں نے حسبِ مقدور
خداوندا مرا ناچیز تحفہ — ہو خاص و عام کی نظر و نیں منظور
نمک پروردہ از آباد اجداد — یہ گپتا ہی تیرا اے فیض گنجور
دعا ہی اسکی دل سے پیش معبود — رہے دایم مرا ممدوح مسرور
رہیں سب دوست اُسکے شاد و آباد — رہیں آنکھیں سدا حاسد کی بے نور

ایک محسن کا شکریہ

علیگڑھ میں میرا اک مہرباں ہی — سخن سنجی میں یکتائے زماں ہی
وہ جمن لال ہی کایست نامی — عدیم المثل ہے ذاتِ گرامی
بدایوں شہر میں اُس کا مکاں ہی — گورنمنٹی ملازم پر یہاں ہی
ہوئی اُس سے مری اکدن ملاقات — پسند آئی مجھے اُسکی ہر اک بات
جو دیکھا میں نے وہ اس فن میں اُستاد — ہوا ملنے سے اُسکے میں بہت شاد
اُسی کو میں نے یہ نسخہ دکھایا — وہی یہ بات فوراً مونہہ پہ لایا
کہ کیوں بے سود کی محنت گوارا — لگایا جو دماغی زور سارا
کہاں اب قدرداں شعر و سخن کے — کہاں ہیں مشتری اس سنج و فن کے
بہت کم ہیں سخن فہم و سخنور — ہزاروں عیب جو ہیں اک ہنروز
اگر ہی شوق کچھ شعر و سخن کا — تو افضل ہی جہاں میں رام چرچا
زمانہ جان و دل سے ہو خریدار — تجھے شہرت ہو حاصل اے انکو کار
کہا میں نے کہ ہاں ہی ٹھیک یہ بات — ولے ادراک سے باہر ہی وہ ذات
مثل وہ ہو کہ چھوٹا مونہہ بڑی بات — کہاں ذرہ کہاں مہر کرامات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مری اک گونہ اس میں بہتری ہی
یہ آقا کی ہماری ہسٹری ہی

کہ جس سرکار کا ہوں میں نمکخوار
کہ جس دربار کی رعیت ہوں اے یار

بجا لایا ہوں میں حق بندگی کا
بھروسہ کچھ نہیں ہی زندگی کا

نہیں یہ قصہ عشق و محبت
نہیں ہی داستاں وصل و فرقت

یہ ہی خواہش کہ میں ان گلرخوں کو
دکھاؤں اپنے مشفق دوستوں کو

طبع گر یہ مری منظور ہو جائے
تو شعر و سخن کی واں دھوم ہو جائے

پس گپتا اسے دیکھیں جو اُستاد
تو ذکر خیر سے اسکو کریں یاد

ہوا یہ سُن کے وہ ذی ہوش خاموش
ہوا میں شاہد مطلب سے ہمدوش

میں اُسکی مہربانی کا ہوں مشکور
کہ کی امداد اُس نے حسب مقدور

تاریخ تصنیف از مصنف

مہاراجگان جیند کی ہسٹری
دلی شوق سے میں نے تصنیف کی

طبع ہو کے تیار جب ہو چکی
تو پھر میں نے تاریخ کی فکر کی

ندا تب یہ گپتا کو ہاتف نے دی
کہ۔ نادر ہی تاریخ دربار کی

۱۹۱۸ء

تاریخ تصنیف از ڈاکٹر لیکھراج سنگھ

خاندان پھول کی تاریخ کو
نظم اُردو میں ہے والد نے لکھا

فکر مجھکو جب ہوئی تاریخ کی
ہاتف غیبی نے تب مژدہ دیا

بے شبہ سے بے بدل اے ڈاکٹر
جیند کی تاریخ نادر دلکشا

۱۹۱۸ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صحت نامہ

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۴	۱۱	مثل	مسل
۸	۷	نواسہ جوگجپت کا تھا مادر	نواسہ تھا گجپت کا ذی اقتدار
۸	۱۴	پڑ	پر
۱۰	۴	بہ	پہ
۱۱	۱۳	دو	وہ
۱۲	۱۸	قت	وقت
۱۲	۲۱	قدوانی	قدردانی
۱۹	۱۳	کچھ	جو
۱۹	۱۹	کوٹ	۔
۲۰	۲۰	بہنکر	بیکھر
۲۴	۰	سرار	سردار
۲۵	۱	بالانورالی	بالانوالی
۲۸	۲۱	با	ما
۳۰	۱۳	مطرر	مطرا
۳۱	۹	بیڑیاں	بیڑیان
۳۱	۱۳	بلایا	بلایا
″	۱۵	داشوراں	دانشوران
۳۴	۵	جواآن	جوانان
۴۴	۲۰	توا	توانا
۴۶	۴	رنجن	رنج
۴۸	۱۱	زی	ذی
″	۲۱	شعر	۔
۴۹	۲	جمعیت	باجمعیت
۵۰	۲	اسکندر	آسکنور
۵۵	۱۷	ے	اے
۶۷	حاشیہ	مہاراجہ سنگت	مہاراجہ سنگ سنگھ
۶۹	۱۸	ارادگی	آزادگی
۹۰	۱۱	سنبھال کر	سنبھالکہ
۹۴	۱۷	ر	ز
۹۷	۱۳	فصیل	تفصیل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

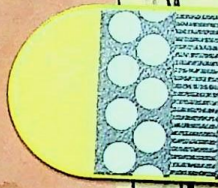

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ed in Database
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri